الدراری
شرح الدرة

فی القراءات الثلاث المتممة للقراءات العشر

حضرت صاحب الفضیلة الاستاذ الجلیل
المقری اظہار احمد التھانوی
شیخ عموم المقاری بالدیار الباکستانیة

www.KitaboSunnat.com

قرائت اکیڈمی
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اِنّ هٰذا القرآن اُنزل علیٰ سبعة احرف فاقرؤا ما تیسّر منه
(مسلم)

الدُّرَّة

فی القراءات الثلاث المتممة للقراءات العشر

للعلامة الشیخ ابی الخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی المتوفی ۸۳۳ھ

معہ

www.kitabosunnat.com

شرح الدُّرَّۃ

حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ الجلیل

المقری اظہار احمد التھانوی ؒ

شیخ عموم المقاری بالدیار الباکستانیة

قراءۃ اکیڈمی
۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اردو بازار لاہور ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10087

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب ـــــــــــ الدراری شرح الدرۃ المضیۃ

مصنف ـــــــــــ قاری اظہار احمد تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضخامت ـــــــــــ ۲۰۰ صفحات

تعداد ـــــــــــ ۵۰۰

سرورق ـــــــــــ شیر زمان صاحب

پرنٹر ـــــــــــ

طابع و ناشر ـــــــــــ قرآءت اکیڈمی اُردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرأت اکیڈمی کی مطبوعات درج ذیل جگہوں پر بھی دستیاب ہیں

کراچی ــــــ اسلامی کتب خانہ، عقب جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔
مکتبہ اسحاقیہ، جونا مارکیٹ بھوسول چوک کراچی۔
علمی کتاب گھر، اردو بازار کراچی۔

لاہور ــــــ اسلامی اکیڈمی، ۱۷۔ اردو بازار لاہور۔
نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور۔
مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار لاہور۔
مکتبہ تنویر القرآن، اردو بازار لاہور۔

کوئٹہ ــــــ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ۔
مکتبہ ماجدیہ، طوغی روڈ کوئٹہ۔

پشاور ــــــ مکتبہ امدادیہ، محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور۔

راولپنڈی ــــــ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی۔

گوجرانوالہ ــــــ مکتبہ حنفیہ، اردو بازار گوجرانوالہ۔

فیصل آباد ــــــ رحمانیہ دار الکتب، امین پور بازار فیصل آباد۔

آزاد کشمیر ــــــ مکتبہ خلفائے راشدین اندرون گیٹ مدرسہ تعلیم القرآن باغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ جزری رحمۃ اللہ

شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی جزری، دمشق میں ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ مطابق ۱۳۵۰ء کو پیدا ہوئے پندرہ سولہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کے علاوہ فقہ شافعی کی مشہور کتاب اَلتَّنْبِیْهُ، قراءت میں اَلشَّاطِبِیَّہ اور اَلتَّیْسِیْر حفظ کیں۔ تقی الدین بغدادی، ابن الحسین حنفی اور شیخ ابن اللبان وغیرہ آپ کے اساتذہ ہیں، فقہ میں جمال الاسنوی، ابن رسلان اور ابوالبقاء سبکی وغیرہ سے استفادہ کیا، حدیث میں ابن عبدالکریم حنبلی، بہاؤ الدین امینی، ابن المحب مقدسی اور علامہ ابن کثیر وغیرھم آپ کے شیوخ ہیں۔ شیخ کبری زادہ فرماتے ہیں۔ سَمِعَ الْحَدِیْثَ مِنْ جَمَاعَةٍ۔ ایک لاکھ حدیث کے حافظ تھے۔ حدیث، فقہ اور قراءت تینوں میں مہارت پیدا کی۔ سخاوی فرماتے ہیں۔ اذن لہ غیر واحد بالافتاء والتدریس والاقراء۔ (بہت سے مشائخ نے آپ کو افتاء درس و تدریس اور قراءت پڑھانے کی اجازت سے نوازا) تقریباً چالیس مشائخ سے دمشق، مکہ، مدینہ، قاہرہ اور اسکندریہ گھوم پھر کر علم قراءت میں استفادہ کیا، چنانچہ دمشق میں شیخ القراء کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس زمانہ میں شام مملکتِ مصر کا ایک صوبہ تھا۔ شاہ مصر ملک الظاہر سیف الدین برقوق نے آپ کو الجامعۃ الصلاحیہ میں امورِ تعلیمی کا ناظم مقرر کیا، گورنر شام امیر التمش نے ۷۹۷ھ میں آپ کو شام کے عہدہ قضا پر مامور کیا۔ لیکن امور قضا کے بعض اہم واقعات میں آپ کو حکومت سے اختلاف ہوا۔ حاسدوں کی ریشہ دوانیوں سے مرکزی حکومت نے سخت گیری اور ناروا سلوک کیا۔ مجبوراً آپ نے دمشق کو چھوڑ کر بروصا (روم) کی ہجرت اختیار کی، شاہ روم بایزید بن عثمان جس نے علامہ جزری کا شہرہ پہلے ہی سنا تھا، آپ سے بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ اور بروصا میں مستقل قیام کی درخواست کی۔ جس کو آپ نے منظور فرمایا۔ تدریس و تالیف کا فیض جاری ہوا، علوم کے قدر دانوں بالخصوص علم قراءت کے ہزاروں پروانوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۸۰۵ھ میں امیر تیمور لنگ نے ترکی اور روم کی سلطنت پر زبردست حملہ کیا، جس کے نتیجہ میں یہ سلطنت تباہ ہوگئی۔ سلطان بایزید نے تیمور کے ہاتھوں گرفتار ہو کر بے بسی کے عالم میں وفات پائی۔ امیر تیمور کو زر و جواہر کے علاوہ چیدہ چیدہ ماہرین علوم و فنون کو بھی اپنے دارالسلطنت سمرقند میں جمع کرنے کا شوق تھا، چنانچہ علامہ جزری اور دیگر چند منتخب علماء کو اس نے باعزت تمام اپنے ہمراہ چلنے پر مجبور کیا۔ شاہی لشکر کے ہمراہ ماوراء النہر کے بڑے بڑے علمی شہروں میں تشریف لے گئے، دوران قیام بڑے بڑے مقامی علماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آپ سے استفادہ کو نعمت کبریٰ سمجھا، وجہ یہ تھی کہ آپ کی تصانیف پہلے ہی علماء کے ہاتھوں میں پہونچ چکی تھیں، تیمور کو آپ سے بہت عقیدت تھی۔ وہ کہا کرتا تھا کہ یہ صاحب مکاشفہ ہیں جب چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ۸۰۷ھ میں تیمور کا انتقال ہوگیا۔ آپ خراسان، ہرات، یزد اور اصفہان ہوتے ہوئے ۸۰۸ھ میں شیراز پہونچے۔ حاکم شیراز پیر محمد جو تیمور کا پوتا تھا، علامہ کا بے حد معتقد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز میں قیام پر مجبور کیا۔ اور قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ایک مدت بعد ۸۲۷ھ میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں سے قاہرہ پہونچے، علماء اور طلباء نے دُور دُور سے حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی۔ قاہرہ میں سینکڑوں قراء اور علماء کا ہجوم تھا۔ بطور برکت کے سب نے آپ سے قراءت میں چند آیات سُنیں اور اجازت حاصل کی، انہی علماء میں شارح بخاری، حافظ ابن حجر بھی جو ابھی جوان تھے، موجود تھے، علاوہ ازیں مسند احمد اور مسند شافعی وغیرہ کا بھی درس دیا اور اجازت مرحمت فرمائی۔ شیراز واپس تشریف لائے ایک بہت بڑا مدرسہ دار القرآن قائم فرمایا۔ واضح رہے کہ دمشق میں بھی ایک درسگاہ اسی نام سے آپ قائم فرما چکے تھے نیز یاد رہے کہ بعض حضرات نے مدرسہ کا نام دار القراء لکھا ہے یہ ان کا وہم ہے۔

علم قراءت میں آپ کے دَور سے لے کر آج تک کوئی آپ کا ہمسر نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ إنتهت اليه رياسة علم القراءات في الممالك۔ (دنیا میں علم قراءات کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی) علامہ شوکانی فرماتے ہیں۔ قد تفرد بعلم القراءات في جميع الدنيا۔ (آپ علم قراءات میں ساری دنیا میں منفرد تھے) علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ لانظير لهٗ في القرآءات في الدنيا في زمانه حافظًا للحديث۔ (آپ کے زمانہ میں دنیا میں علم قراءات میں آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی آپ حافظ الحدیث تھے) حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محل فرماتے ہیں۔ " واز مجددین صدی ہشتم زین الدین عراقی وشمس الدین جزری وسراج الدین بلقینی " (آٹھویں صدی کے مجددین میں سے زین الدین عراقی، شمس الدین جزری اور سراج الدین بلقینی تھے)۔ علامہ نے مختلف فنون پر تقریباً پینتالیس کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے اَلنَّشر، تقریبُ النشر، اَلدُّرّہ، منجد المقرئین، مقدمة المجزری، تحبیر التیسیر، طبقات القراء، التمہید، الطیبہ اور حصن حصین مشہور ہیں۔ ۸۲ سال کی عمر میں ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ مطابق ۱۴۲۹ء میں وفات پائی۔ اور مدرسہ دار القرآن میں سپرد خاک ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ رحمۃً۔

اظہار احمد تھانوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از شارح

علوم قرآن میں قراءات سبعہ کی طرح قراءات ثلاثہ بھی اہم مقام رکھتی ہیں۔ ان کے تواتر پر نشر اور منجد المقرئین (وکلاھما للجزری) میں بہت عمدہ دلائل موجود ہیں۔ الدرۃ شمس المحققین علامہ جزری کی وہ مایۂ ناز تصنیف ہے جس نے حرز الامانی کے قصیدۂ لامیہ کو قراءات ثلاثہ کے ساتھ عشرہ میں تکمیل بخشی ہے۔ دُرّہ کا متن بعید اختصار پر مبنی ہے۔ طلباء علم کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ دُرّہ پڑھتے وقت حرز الامانی کو سامنے رکھیں تاکہ آئمہ ثلاثہ ابوجعفر یزید، یعقوب حضرمی اور خلفؒ کا اپنے اصول سے تخلّف یا توافق پیش نظر رہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ متعلقہ مسائل میں شاطبیہ کے اشعار نقل کئے جائیں، مگر شرح کے طویل ہو جانے کے خوف سے ایسا نہیں کیا گیا۔

اشعار کے لفظی ترجمہ کی نہ ضرورت اور نہ فائدہ، کلام کو سہل المفہوم انداز میں لانا ہمارے پیش نظر ہے، اور اس میں الحمد للہ خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ حرف ت سے ترجمہ اور ف سے تشریحی فوائد مراد ہیں۔

دُرّہ میں اشعار کی وہ حلاوت تو خیر نہیں ہے جو شاطبیہ میں ہے اور مزید یہ کہ دُرّہ میں بعید اطلاقات اور لفظی استغنا ہیں اور اعتماد علی الشہرت کی بنا پر تعمیم یا تخصیص یا تقیید پر کوئی اشارہ نہیں لاتے نہ رموز اور کلمۂ قرآنی میں کوئی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے تاہم ناظم کا یہ کمال ہے کہ مسائل میں اشتباہ یا التباس پیدا نہیں ہونے دیا بلکہ مسائل کو قابو میں رکھنے کے لئے بڑی چست نگاہی سے کام لیا گیا ہے۔ اتنے مختصر متن میں اتنا بڑا کام شمس المحققین ہی کا کارنامہ ہے۔

قراءات میں معانی و تفسیر اور لغت عربی کی توجیہ کو اس مختصر شرح میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بیان کیا جا سکا اہل ذوق بڑی کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس کتاب کی تشریح میں ہم نے شرح الایضاح للعلامۃ عبدالفتاح القاضی متوفی ۱۴۰۸ھ، شرح السمنودی للشیخ العلامہ محمد بن حسن سمنودی تصنیف ۱۱۲۳ھ، شرح شیخ زیلی اور شرح شیخ علی محمد الضباع علی ہامش ابراز المعانی۔ اور کہیں کہیں النشر، طیبۃ النشر، تحبیر التیسیر اور تقریب النشر سے بھی مدد لی ہے۔ جب کہ حرز الامانی ہمیشہ پیش نظر رہی۔

بن ہشام البزاز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستوں کے اصرار پر علالت کے باوجود الحمدللہ یہ شرح مرتب ہو ہی گئی، کوشش رہی ہے کہ سہو و خطا کا ارتکاب نہ ہو مگر پھر بھی لغزشوں کا ڈر ہے، اہل علم اصلاح فرمائیں۔

واللہ الموفق

نوٹ: یاد رہے کہ ضم، فتح، کسر، کلمات کی ابتدائی یا درمیانی حرکت کے لئے بولا جائے گا اور رفع، نصب، جر یا خفض، کلمات معربہ کے اواخر کے لئے استعمال ہوگا۔ کما ھو معروف بین اہل الفن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین۔

۱ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَحْدَهٗ عَلَا وَمَجِّدْهُ وَاسْأَلْ عَوْنَهٗ وَتَوَسَّلَا

کہہ کر، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اکیلا ہے عالی شان ہے اور اس کی بزرگی بیان کر اور اس کی مدد مانگ اور تقرب ڈھونڈ۔

فوائد: توسّل، تقرب ڈھونڈنا، توسّلا اصل میں توسّلن تھا، نون تاکید خفیفہ، کو وقف میں الف سے بدلنا جائز ہے۔

۲ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَاٰلٍ وَّالصِّحَابِ وَمَنْ تَلَا

درود بھیج خیر البشر محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پر، اور سلام بھیج، اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر اور ان پر کہ جنہوں نے ان کی پیروی کی۔

۳ وَبَعْدُ فَخُذْ نَظْمِیْ حُرُوْفَ ثَلَاثَةٍ تَتِمُّ بِهَا الْعَشْرُ الْقِرَاءَاتُ وَانْقُلَا

اور اس کے بعد، پس حاصل کر تو میری اس نظم میں تین ائمہ، قراءات کے کلمات مختلف فیہا کو، جن کے ساتھ دس قراءات (متواترہ) مکمل ہوتی ہیں اور دوسروں تک بھی منتقل کر۔

ف: میں اپنی اس نظم میں تین آئمہ کی قراءات کو بیان کروں گا، اور ان تین قراءات کے ساتھ وہ سبعہ قراءات جو شاطبیہ میں ہیں مل کر دس قراءات مکمل ہو جاتی ہیں۔ یعنی اس طرح دس قراءات متواترہ کی تکمیل ہو جائے گی۔

۴۔ كَمَا هُوَ فِیْ تَحْبِیْرِ تَیْسِیْرِ سَبْعِهَا فَأَسْأَلُ رَبِّیْ أَنْ یَّمُنَّ فَتَكْمُلَا

جس طرح سے کہ سبعہ قراءات کی کتاب التیسیر کے تکملہ میں قراءت ثلاثہ کی کتاب تحبیر میں ہے۔ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ احسان فرمائے کہ یہ قصیدہ مکمل ہو۔

ف: یہ قراءات ثلاثہ میں نے اپنی تصنیف تحبیر التیسیر کے مطابق نظم کی ہیں۔

تحبیر التیسیر، علامہ جزری کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ جس میں موصوف نے قراءات ثلاثہ کو نثر میں لکھا ہے، اور ایک طرح سے علامہ دانی کی کتاب تیسیر کا تکملہ ہے، جو سبعہ قراءات پر نثر میں مشہور تصنیف ہے " التیسیر سبعہ قراءات پر واضح نثر میں ایک مستند کتاب مانی جاتی ہے۔

اسی کی طرز پر علامہ جزری نے تین قراءتوں کو مرتب کیا۔ اور کتاب کا مذکورہ نام تحبیر کیا۔ تحبیر بمعنی تزیین، گویا جزری صاحب کی کتاب سے دانی صاحب کی تیسیر کو تزیین حاصل ہوئی اور نظم میں یہ کتاب دُرّہ تصنیف فرمائی ہے یہ گویا شاطبیہ کا تکملہ ہے اور نظم کا قافیہ ووزن شاطبیہ ہی کا اختیار فرمایا ہے۔

تحبیر التیسیر مدتوں سے مخطوطات کی شکل میں چلی آتی تھی الشیخ عبد الفتاح القاضی اور الشیخ محمد الصادق قمحاوی کی تعلیق و تصحیح سے مزین ہو کر ۱۳۹۲ھ میں الحمد للہ مصر میں چھپ گئی ہے۔

۵۔ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْهُ ابْنُ وَرْدَانَ نَاقِلٌ كَذَاكَ ابْنُ جَمَّازٍ سُلَيْمَانُ ذُو الْعُلَا

(پہلے امام) ابو جعفر ہیں کہ اُن سے (ان کے پہلے راوی) ابن وردان روایت کرنے والے ہیں۔
اسی طرح (دوسرے راوی) سلیمان ابن جماز جو بڑے عالی شان ہوئے ہیں، روایت کرتے ہیں۔

ف: ائمہ ثلاثہ میں سے ابو جعفر یزید بن قعقاع مخزومی مدنی پہلے امام ہیں۔

ابوالحارث مخزومی کے مولیٰ ہیں، تابعی ہیں، مسجد نبوی میں اقراء کے ۶۳ھ میں سب سے بڑے شیخ، امام نافع کے استاذ عظیم۔

ان کے شیوخ میں عبد اللہ بن عیاش مخزومی، عبد اللہ بن عباس ہاشمی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم ہیں، جو مشہور صحابی سید القراء ابو المنذر ابی بن کعب کے تلامذہ میں سے ہیں۔

ابو جعفر کی وفات ۱۲۸ھ میں مدینہ میں ہوئی۔ ان کے پہلے راوی عیسیٰ ابن وردان مدنی، متوفی ۱۶۰ھ جو قراءت میں محقق و ضابط تھے۔ دوسرے راوی ابن جماز سلیمان بن مسلم زہری مدنی ہیں جن کی وفات ۱۷۰ھ میں ہوئی اور قراءت میں بڑے عالی مقام ہوئے۔ [1]

---

[1] شرح السمنودی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ وَيَعْقُوبُ قُلْ عَنْهُ رُوَيْسٌ وَرَوْحُهُمْ وَاِسْحَاقُ مَعْ اِدْرِيسَ عَنْ خَلَفٍ تَلاَ

ترجمہ: اور دوسرے امام یعقوب ہیں کہ رویس اور روح ان کے راوی ہیں اور تیسرے امام خلف سے، اسحاق اور ادریس نے پڑھا ہے۔

ف: امام ثانی یعقوب بن اسحاق حضرمی۔ جو بصرہ ہیں، امام ابو عمرو بصری کے بعد سب سے بڑے شیخ قرارت ہوئے ابو منذر، سلام ابن سلیمان مدنی، شہاب بن شرنفہ۔ مہدی بن میمون اور ابو عمرو بصری، ان کے شیوخ میں سے ہیں۔ وفات ۲۰۵ھ میں ہے ان کے راوی اول محمد بن متوکل لولوی رویس ہیں متوفی ۲۳۸ھ دوسرے راوی ابو الحسن روح بن عبد المومن ہیں۔ متوفی ۲۳۴ھ یا ۲۲۵ھ

امام ثالث، خلف بن ہشام بزار بغدادی (راوی حمزہ) ہیں۔ وفات ۲۲۹ھ۔ ان کے پہلے راوی اسحاق مروزی وراق ہیں متوفی ۲۸۶ھ دوسرے راوی ادریس بن عبد الکریم حداد ہیں وفات ۲۹۲ھ۔

ف: امام ثالث، خلف کی قرارت کہیں بھی کوفیین کی قرارت سے باہر نہیں ہے۔ یہ بات خود علامہ جزری نے تتبع کے بعد فرمائی ہے۔

۷۔ لِثَانٍ اَبُو عَمْرٍو وَالْاَوَّلِ نَافِعٌ وَثَالِثُهُمْ مَعْ حَمْزَةٍ قَدْ تَاَصَّلاَ

دوسرے امام (یعقوب) کے لئے ابو عمرو، اور پہلے امام (ابو جعفر) کے لئے نافع اصل ہیں اور تیسرے امام (خلف) نے امام حمزہ کے ساتھ اپنی قرارت کو اصل ٹھہرایا ہے۔

ف: یعنی دوسرے امام یعقوب کی قرارت مثل ابو عمرو کے ہے کیونکہ یعقوب نے شیخ ابو المنذر سے پڑھا، اور وہ ابو عمرو بصری کے شاگرد ہیں۔ اور پہلے امام ابو جعفر کی قرارت مثل قرارت نافع کے ہے کیونکہ نافع بذات خود ابو جعفر کے تلمیذ ہیں اور تیسرے قاری امام خلف کی قرارت کا مدار حمزہ کی قرارت پر ہے کیونکہ خلف نے سُلَیم سے پڑھا اور سُلَیم نے امام حمزہ سے۔

۸۔ وَرَمْزُهُمْ ثُمَّ الرُّوَاةُ كَاَصْلِهِمْ فَاِنْ خَالَفُوا اَذْكُرْ وَاِلَّا فَاُهْمِلاَ

ان ائمہ کی اور راویوں کی رموز ان کے اصل کی طرح ہیں۔ پس اگر یہ اصل سے تخلف کریں گے تو میں اس کو ذکر کروں گا۔ ورنہ چھوڑ دوں گا۔

ف: ان ائمہ ورواۃ کے لئے، شاطبیہ کی طرح رموز اختیار کی جائیں گی، لہذا ابجد میں سے الف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر کے لئے ط با ابن وردان، اور جیم ابن جماز کی رمز ہوگا۔

حطی میں سے ح یعقوب، ط رویس اور ی روح کی رمز ہوگی۔

فضق میں سے فا خلف، ض اسحاق اور ق ادریس کی رمز ہوگی۔ ان آئمہ ثلاث کو شاطبی کے شیوخ کی فرع قرار دینے کا مقصد کتاب دُرّہ کو طوالت سے بچانا ہے اگر یہ آئمہ ثلاث کسی اختلاف میں بعینہٖ مثل اصل کے ہوں گے تو میں اس کو یہاں بیان نہ کروں گا۔ البتہ اگر اصل سے کلی یا جزوی تخلف ہوگا تو میں بیان کروں گا کیونکہ طالب علم کے لئے قراراتِ ثلاثہ میں یہ کتاب مستقل نہیں بلکہ اس کو شاطبیہ پڑھنے کے بعد ہی پڑھا جاسکتا ہے اور دُرّہ، شاطبیہ کے لئے ایک تکملہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۹- وَاِنْ كِلْمَةٌ اَطْلَقْتُ فَالشُّهْرَةُ اعْتَمِدْ كَذٰلِكَ تَعْرِيْفًا وَّتَنْكِيْرًا اَسْجِلَا

اور اگر کوئی کلمۃ، میں مطلق بولوں تو تو شہرت پر اعتماد کر اسی طرح تعریف وتنکیر میں تو اطلاق سے کام لے۔

ف: یعنی اکثر کلمۂ قرآنی مختلف فیہ کو ذکر کرکے اس کا حکم قاری یا راوی کے لئے ذکر کریں گے۔ حالانکہ قرآن میں اس کلمہ کے اور نظائر بھی ہوں گے، اور قاری یا راوی تمام نظائر میں اصل سے اختلاف کر رہے ہوں گے لیکن ایسے موقع پر ناظم ایسا اشارہ نہیں دیں گے جس سے تمام نظائر کی شمولیت اور تعمیم کا پتہ چلتا ہو، ایسے موقع پر اختلاف کا دائرہ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے تعمیم کی صورت میں تمہیں خود سمجھنا ہوگا۔

اور کبھی اس کے برعکس اختلاف صرف ایک جگہ محدود ہوگا، اور تعمیماً تمام قرآن میں اس کے نظائر مراد نہ ہوں گے، یہاں بھی شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے میں کوئی تخصیص پر دلالت کرنے والا لفظ نہ لاؤں گا آپ کو خود سمجھنا ہوگا۔

كَذٰلِكَ تَعْرِيْفًا وَّتَنْكِيْرًا اَسْجِلَا۔ یعنی میں کبھی کلمہ معرف باللام یا صرف نکرہ بولوں گا۔ اور میری مراد معرفہ نکرہ دونوں کلمات ہوں گے وہاں بھی آپ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے معرفہ نکرہ دونوں قسم کے کلمات مراد لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب البسملة وام القرآن

١/١٠ وَبَسْمَلَ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ اَئِمَّةٌ وَمَالِكِ حُزْ فُزْ وَالصِّرَاطَ فَاُسْجُلَا

ت: اور بین السورتین ائمہ نے بسم اللہ پڑھی ہے اور حُز فُز کے لئے مَالِكِ ہے اور فَاُسْجُلَا کے لئے الصراط ہے۔

ف: مطلب یہ کہ لفظ آئمہ کے مرموز ابوجعفر نے بین السورتین بسم اللہ پڑھی ہے۔

حالانکہ نافع کے راوی ورش کے لئے بسم اللہ یا وصل یا سکتہ میں خلف تھا۔ گویا امام ابوجعفر بسم اللہ پڑھنے میں مثل قالون کے ہیں۔

اور یعقوب و خلف کو ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ دونوں اصل کے مطابق ہیں۔ یعقوب کے لئے ابوعمرو بصری کی طرح بسم اللہ اور وصل اور سکتہ میں مُخلف ہے، اور خلف کے لئے مثل حمزہ کے صرف وصل بلا بسم اللہ ہے۔ باقی تمام مسائل میں شاطبیہ کے بیان کے مطابق ہیں۔

وَمَالِكِ حُزْ فُزْ۔ یعنی یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف مَالِكِ باثبات الالف پڑھا ہے۔

اور ابوجعفر سے خاموش ہونے کا مطلب ہوا کہ وہ اصل کے مطابق بحذف الف پڑھتے ہیں۔

والصراط فاسجلا یعنی مرموز فا خلف نے لفظ صراط کو تمام قرآن میں خالص صاد سے پڑھا ہے، خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، جیسا کہ فَاُسْجُلَا سے تعمیم کا اشارہ کیا ہے۔

٢/١١ وَبِالسِّيْنِ طِبْ. وَاكْسِرْ عَلَيْهِمْ اِلَيْهِمْ لَدَيْهِمْ فَتًى وَالضَّمُّ فِى الْهَاءِ حُلِّلَا

ت: اور سین کے ساتھ طِبْ کے لئے ہے۔ اور فتٰی کے لئے عَلَيْهِمْ اِلَيْهِمْ لَدَيْهِمْ کو کسرہ پڑھو۔ اور حُلِّلَا کے لئے ھا میں ضمہ ہے۔

٣/١٢ عَنِ الْيَاءِ اِنْ تَسْكُنْ سِوَى الْفَرْدِ وَاضْمُمْ اِنْ
تَنَزَّلُ طَابَ الْاٰنَ مَنْ يُوَلِّهِمْ فَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت، بعد یاء کے اگر وہ ساکن ہو، سوائے مفرد کے اور ضمہ پڑھ اگر یاء حذف ہو گئی ہو طاب کے لئے۔ مگر مِن لَّدُنْهُمْ کی ھاء کا ضمہ نہ پڑھ۔

ف، وَبِالسِّينِ طِبْ، یعنی رویس نے صراط کو جہاں بھی آئے اور جس طرح بھی آئے سین کے ساتھ پڑھا ہے۔

اور عدم ذکر سے معلوم ہوا کہ روح اور ابو جعفر اصل کے مطابق صاد ہی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

وَاكْسِرْ عَلَيْهِمْ إِلَيْهِمْ لَدَيْهِمْ فَتًى یعنی خلف مذکورہ تینوں ضمائر کو بکسر ھا پڑھتے ہیں، اور اصل کی طرح ضمہ نہیں پڑھتے۔

اور واضح ہو کہ یہ جب ہے کہ ان الفاظ کے بعد متحرک واقع ہو اور اگر ساکن واقع ہو تو اس کا حکم آخر باب میں آتا ہے۔

وَالضَّمُّ فِي الْهَاءِ حُلًا عَنِ الْيَاءِ إِنْ تَسْكُنْ سِوَى الْفَرْدِ. یعنی حا کے مرموز یعقوب نے ہر ہائے ضمیر جمع مذکر کو بالضم پڑھا ہے جب کہ وہ یاء ساکنہ کے بعد واقع ہو مثلاً عَلَيْهُمْ إِلَيْهُمْ لَدَيْهُمْ، فِيهُمْ، وَيُزَكِّيهُمْ، مِثْلَيْهُمْ، صَيَاصِيهُمْ، جَنَّتَيْهُمْ۔

اور ہر ہائے ضمیر جمع مونث کو بالضم پڑھا ہے جب کہ وہ یاء ساکنہ کے بعد واقع ہو مثلاً عَلَيْهُنَّ، إِلَيْهُنَّ۔ فِيهُنَّ۔ أَيْدِيهُنَّ۔

اسی طرح ہر ہائے ضمیر تثنیہ جب وہ بعد یائے ساکنہ کے ہو بالضم پڑھی جائے گی مثلاً فِيهُمَا عَلَيْهُمَا۔

غرض ضمیر مفرد (عَلَيْهِ) کے سوا، جمع مذکر، جمع مونث اور تثنیہ کی تمام ضمائر یعقوب کے لئے بالضم پڑھی جاتی ہیں جب کہ وہ یاء ساکنہ کے بعد ہوں۔

وَاضْمُمْ إِنْ تَزُلْ طَابَ یعنی اگر حالت جزمی کی وجہ سے یہ یاء حذف ہو گئی ہو تو صرف رویس ایسی حالت میں بھی ہائے ضمیر جمع کو وصلاً و وقفاً بالضم پڑھتے ہیں۔

واضح ہو کہ یہ صورت قرآن میں پندرہ کلمات میں واقع ہوئی ہے، جو حسب ذیل ہیں۔

فَآتِهِمْ عَذَابًا۔ وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ۔ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ (تینوں اعراف میں) وَيُخْزِهِمْ۔ أَلَمْ يَأْتِهِمْ (دونوں توبہ میں) وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (یونس)، وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ (حجر)، أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ (طٰہٰ) يُغْنِهِمُ اللَّهُ (نور) أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ (عنکبوت)، رَبَّنَا آتِهِمْ (احزاب)، فَاسْتَفْتِهِمْ (دو جگہ صافات میں)، وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ۔ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ (دونوں غافر میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا مَنْ يُّوَلِّهِمْ فَلَا یعنی سورۃ انفال میں وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ کو رُویس نے بھی بکسر ھا ہی پڑھا ہے خلاصہ یہ ہوا کہ یاءِ ساکنہ کے بعد ھاءِ ضمیر (ماسوا مفرد) کو امام یعقوب نے بالضم پڑھا ہے، اور اگر یہ یاءِ ساکنہ محذوف ہو تو پھر ھاءِ ضمیر کو رُویس بالضم اور روح بالکسر پڑھتے ہیں۔ جبکہ ابو جعفر اور خلف بکسر ھا ہی پڑھتے ہیں۔

فَلَا ای فَلَا تَضُمَّهُ یعنی مَنْ يُّوَلِّهِمْ کو کسی کے لئے بھی ضمہ نہ پڑھو۔
معلوم ہوا کہ فا آء رمز نہیں ہے۔

۴/۱۳ وَصِلْ ضَمَّ مِيمِ الْجَمْعِ أَصْلٌ وَقَبْلَ سَا ۔ كِنٍ اتْبَعَا حُزْ غَيْرُهُ اَصَّلَهُ تَلَا

ت: اور مرموز اصل کے لئے میم جمع کو صلہ کے ساتھ ضمہ پڑھ۔ اور ساکن سے پہلے مرموز حُز کے لئے میم جمع کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے تابع رکھ۔
اور غیر یعقوب نے میم جمع کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے۔

ف: یعنی میم جمع کو ابو جعفر نے وصل میں مثل ابن کثیر کے صلہ اور ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے، مراد ناظم کی یہ ہے کہ بشرطیکہ یہ میم جمع قبل از متحرک ہو۔ جیسے عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ ، ءَانْتُمْ اَشَدُّ ، عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ، عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
اور یعقوب اور خلف کے لئے سکوت سے یہ بات نکلی کہ دونوں اپنی اپنی اصل کے موافق ہیں اور صلہ نہیں کرتے۔

وَقَبْلَ سَاكِنٍ اتْبَعَا حُزْ اور اگر میم جمع ساکن سے پہلے واقع ہو تو یعقوب نے میم جمع کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے تابع کیا ہے۔ اور گذشتہ بیان سے ہمیں ھاء کی حرکت کا حال معلوم ہو چکا ہے پس اگر ھاء مضموم ہوگی تو میم جمع بھی مضموم ہوگی مثلاً عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ ، يُرِيهِمُ اللّٰهُ اور اگر ھاء مکسور ہوگی تو میم جمع بھی مکسور ہوگی مثلاً فِي قُلُوبِهِمِ الْعِجْلَ ، بِهِمِ الْاَسْبَابُ
غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یعقوب نے ماقبل ھاء کسرہ کی صورت میں ابو عمرو بصری سے موافقت ہی کی ہے صرف مخالفت اس وقت نکلتی ہے جب ھاء سے پہلے یاءِ ساکنہ ثابت یا محذوف ہو غَيْرُهُ اَصَّلَهُ تَلَا یعنی یعقوب کے علاوہ باقی دو اماموں ابو جعفر اور خلف نے میم جمع قبل ساکن کو اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے پس دونوں میم جمع کو تو ضمہ ہی پڑھتے ہیں، اور اس سے پہلے جو ھاء ہے اس کو بھی اپنی اپنی اصل کے موافق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں یعنی ابوجعفر ھار کو مطلقاً مکسور اور خلف مطلقاً ضمہ پڑھتے ہیں، عام اس سے کہ ھار سے پہلے یار ساکنہ ہو جیسے علیھم القتال، یہ یھم اللہ یا کسرہ ہو جیسے من یومھم الذی۔ پس ابوجعفر کے لئے کسرہ ہا و ضم میم ہوگا اور خلف کے لئے دونوں کا ضمہ
یہ سب وصل میں ہے اور وقف میں میم ساکن ہوگی اور دونوں کے لئے ھار مکسور ہوگی۔
خلاصہ یہ کہ بعد یار ساکنہ ثابتہ کے یعقوب کے لئے ان کے دونوں راویوں کی روایت میں ھا اور میم کا ضمہ ہوگا جیسے یریھم اللہ اور بعد یار ساکنہ محذوفہ کے رویس کے لئے ھار اور میم دونوں کا ضمہ ہوگا جیسے یغنھم اللہ اور روح کے لئے دونوں کا کسرہ، اور کسرہ کے بعد دونوں راویوں کے لئے ھا اور میم مکسور ہوں گے۔

واللہ تعالیٰ أعلم

الادغامُ الکبیر

۲۱ وَبِالصَّاحِبِ ادْغِمْ حُطْ وَأَنْسَابَ طِبْ نُسَبْ
بِحَكْ نَذْكُرَكْ إِنَّكْ جَعَلْ خُلْفُ ذَا وِلَا

ت: اور مرموز حُط کے لئے والصاحب بالجنب میں ادغام کر اور ادغام کر مرموز طِب کے لئے فلا انساب بینھم اور نسبحک کثیرا اور نذکرک کثیرا اور انک کنت میں۔ اور جعل لکم میں خُلفُ اس کا تسلسل والا ہے۔
ف: وبالصاحب ادغم حط یعنی والصاحب بالجنب (نسار) میں یعقوب کے لئے ادغام کبیر ہے۔
وَأَنْسَابَ طِبْ، الخ اور صرف رُویس ذیل کے چار کلمات میں ادغام کبیر کرتے ہیں۔ فلا أنساب بینھم (مومنین) اور نسبحک کثیرا اور نذکرک کثیرا اور انک کنت (تینوں طٰہٰ میں)، جعل خلف ذا ولا یعنی رویس نے حسب ذیل آنے والے جعل کے کلمات میں ادغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبیر بالخلف کیا ہے۔ پس ادغام واظہار دونوں وجہیں ہیں، اور یہ جَعَلَ کے کلمات سورت نحل میں ہیں۔ ناظم نے جَعَلَ مطلق ذکر کیا۔ لہذا اطلاق سے سورت کے تمام (آٹھوں) لفظ شامل ہو گئے (جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ۔ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا۔ جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ۔)

۲/۱۵ ، بِنَحْلِ قِبَلْ مَعْ أَنَّهُ النَّجْمِ مَعْ ذَهَبْ   كِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ وَبِالْحَقِّ أَوَّلَا

ت: اور سورۂ نحل میں قِبَلَ ساتھ ہی أَنَّهُ نجم میں اور ساتھ ہی لَذَهَبَ اور كِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ۔ اور وہ كِتَابَ بِالْحَقِّ جو قرآن میں سب سے پہلا ہے۔

ف: بِنَحْلِ قِبَلْ (الخ) یعنی رُویس نے ادغام کبیر بالخلف کیا لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا (نحل) میں، اور سورۂ نجم والے أَنَّهُ میں۔ اطلاق سے چاروں مواقع مراد ہیں یعنی أَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى۔ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا۔ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَى وَأَقْنَى وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى

مع ذھب یعنی رُویس نے بالخلف ادغام کیا ہے۔ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (البقرہ) میں اور الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ (البقرۃ) میں۔

قولہ وبالحق اولا یعنی رویس نے ادغام بالخلف الْكِتَابَ بِالْحَقِّ میں بھی کیا ہے۔ مگر ہر جگہ نہیں بلکہ صرف اس لفظ میں جو قرآن میں پہلی مرتبہ ہے، یعنی ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ (البقرۃ) میں۔ مطلب یہ ہوا کہ باقی ہر جگہ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ میں پورے یعقوب کے لئے اظہار ہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ادغام کبیر کے باب میں چند محدود کلمات میں ادغام ہوتا ہے۔ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ میں تو پورے یعقوب کے لئے ادغام ہے اور آگے آنے والے کلمات میں صرف رُویس کے لئے ادغام ہے اور یہ کلمات دو طرح کے ہیں سب سے پہلے چار میں بلاخلف ادغام ہے اور ان کے بعد والے کلمات میں بھی صرف رویس ہی کے لئے ادغام ہے مگر بالخلف باقی ہر جگہ پورے یعقوب کے لئے اظہار ہے۔

۳/۱۶ وَادُّ مَحْضَ تَأْمَنَّا تَمَارَى حُلَى تَمَلَّكْ   كَرُوا طِبْ تُمِدُّونَنْ حَوَى أَظْهِرُونَ فُلَه

لغات: اُدُّ نقل کر مَحْضَ خالص حُلَى جمع حِلْيَة زیب وزینت

حَوَى اس نے محفوظ کیا، جمع کیا فُلَه بضم فا، منادیٰ ہے حرف ندا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محذوف ہے اور منادیٰ مرخم ہے یعنی یا فُلانُ ۔

ت: اور مرموز اُدّ کے لئے مَتٰأْمَنَّا میں خالص ادغام کر۔ اور مرموز حُلیٰ کے لئے تَمٰارٰیٰ میں ادغام کر۔ اور مرموز طِب کے لئے تفکروا میں ادغام کر۔ اور مرموز حوی کے لئے تُمِدّونَنِ میں ادغام کر۔ اور تمدّونن ہی میں مرموز فَلا کے لئے اظہار کر۔

ش: یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر لَاتَأْمَنَّا (یوسف) کے نون کو خالص تشدید سے پڑھتے ہیں اور ادغام کے ساتھ روم یا اشمام نہیں کرتے۔ جبکہ یعقوب اور خلف اصل کے مطابق ادغام مع الاشمام یا اظہار مع الروم کرتے ہیں۔

تمارٰی حلیٰ یعنی یعقوب نے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمٰارٰی (نجم) میں پہلی تار کا دوسری تار میں ادغام کیا ہے۔ اور ابوجعفر اور خلف کے لئے اصل کے مطابق اظہار ہے۔

یاد رہے کہ یہ ادغام حالت وصل میں ہوگا۔ ابتدا کی حالت میں نہ ہوگا۔ ناظم نے اعتماداً علی الشہرت وصل کی قید لگانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

تفکروا طب یعنی رویس نے ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا (سبا) میں تاء اولیٰ کا ثانی میں ادغام کیا ہے اور ابوجعفر، خلف اور روح نے اظہار کیا ہے۔

یہاں بھی سمجھنا چاہئے کہ ادغام وصل میں ہے ابتداء میں نہیں (نیز یاد رہے کہ یہ ادغام تاءات بزی والا نہیں کیونکہ وہ تاءات بشکل تاء واحدہ مرسوم ہیں)

تُمِدّونَنِ حلا یعنی یعقوب نے اَتُمِدّونَنِ (نمل) کے پہلے نون کا دوسرے میں ادغام کیا ہے جیسا کہ شاطبیہ میں امام حمزہ کے لئے ادغام بیان ہوا ہے۔

اظہرن فلا یعنی خلف اپنی اصل کے خلاف اَتُمِدّونَنِ کو اظہار سے پڑھتے ہیں اور ابوجعفر کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی اصل کے مطابق اظہار ہی کرتے ہیں۔

١٧/٤ كَذَا التَّاءُ فِي صَفًّا وَزَجْرًا وَتِلْوِهِ ۞ وَذَرْوًا وَصُبْحًا عَنْهُ بَيَّتَ فِي حُلاهِ

ت: اسی طرح خلف کے لئے تار کا اظہار ہوگا صَفًّا اور زَجْرًا اور اس کے بعد والے لفظ میں، اور ذَرْوًا اور صُبْحًا میں بھی خلف سے اظہار ہی نقل ہوا ہے۔ اور فِی حُلاہ کے مرموزین کے لئے بَیَّتَ میں اظہار ہے۔

ف: مثلین کے بیان سے فارغ ہوئے تو متقاربین کا بیان شروع کیا فرمایا کذا التاء الخ مطلب یہ کہ آنے والے کلمات بھی تُمِدّونَنِ کے اظہار سے مشابہ ہیں عَنْهُ میں ضمیر خلف کے لئے ہے یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلَف نے تاء کو صاد، زای اور ذال کے ساتھ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا اور فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا میں اظہار کے ساتھ پڑھا ہے۔ وَتِلْوُہٖ سے یہی آخری تینوں کلمہ مراد ہے۔
اسی طرح خَلَف نے تاء کو وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا اور فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا میں اظہار سے پڑھا ہے۔ اصل کے خلاف [1]۔
بَيَّتَ فِيْ حُلًا یعنی خلف اور یعقوب نے بَيَّتَ طَائِفَةٌ (نساء) میں اظہار کیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تینوں آئمہ اظہار ہی کرتے ہیں، کیونکہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق اظہار ہی ہے۔

ھاءُ الکنایۃ

۱۸ وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهْ ‌ ‌ ‌ ‌ وَنُؤْتِهْ وَاَلْقِهْ اُلْ وَالْقَصْرُ حُمِّلَا

ت: اور مرموز اُلْ کے لئے ساکن پڑھ يُؤَدِّهْ کو، ساتھ ہی نُوَلِّهٖ اور نُصْلِهٖ اور نُؤْتِهٖ اور اَلْقِهٖ کو۔ اور قصر ہے حُمِّلَا کے لئے۔

ف: یعنی مرموز اُلْ ابوجعفر کے لئے حسب ذیل کلمات کی ھاءِ کنایہ کو ساکن پڑھ۔ يُؤَدِّهٖ آل عمران کے دونوں لفظ، اور نُوَلِّهٖ، نُصْلِهٖ نساء میں اور نُؤْتِهٖ آل عمران میں دونوں اور ایک شوریٰ میں، اور فَاَلْقِهْ نمل میں۔ گویا ابوجعفر نے اِن کلمات میں ھاءِ ضمیر کو ساکن پڑھا اور اصل کی مخالفت کی وَالْقَصْرُ حُمِّلَا اور یعقوب نے ان ھاءات کو خلافِ اصل کسرۂ مقصورہ سے پڑھا ہے۔

---

[1] علامہ جزری کی عادت یہ ہے کہ خلف (قاری) جب خلف (راوی) کے موافق ہوں تو اس کو بیان نہیں کرتے گو خلاد کے خلاف ہوں لہٰذا فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا کے اظہار کو بیان نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ خلفؒ راوی اظہار کرتے ہیں البتہ خلاد بالخلف ادغام کرتے ہیں۔ قال الشاطبی ؎ وخلادھم بالخلف فَالْمُلْقِيٰتِ فَالْـ
مغیرات فی ذکرًا وصبحًا فحصّلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

١٩/٢ كَيَتَّقْهِ وَامْدُدْ جُدْ وَسَكِّنْ بِهِ وَبَرْ ضَمَّهُ جَا وَقَصِّرْ حُوْ وَالِاشْبَاعُ بُجِّلَا

ت: جیسا کہ یَتَّقْهِ اور صلہ کر جُدْ کے لئے۔ اور مرموز بہ کے لئے ساکن کر اور مرموز جَا کے لئے یَرْضَہُ میں سکون ہے اور قصر ہے مرموز حُو کے لئے اور بُجِّلَا کے مرموز کے لئے اشباع ہے۔

ف: کَیَتَّقْهِ مطلب یہ کہ یعقوب نے جیسا کہ کلمات مذکورہ کو قصر کے ساتھ پڑھا ہے اسی طرح یَتَّقْهِ (نور) کو بھی قصر کے ساتھ پڑھا ہے۔ وَامْدُدْ جُدْ یعنی مرموز جیم ابن جماز نے ھاء کو اشباع سے پڑھا ہے۔ وَسَكِّنْ بِهِ یعنی باء کے مرموز ابن وردان نے ویتقہ کی ھاء کو ساکن پڑھا ہے۔ آگے اسکان پر عطف کرتے ہوئے فرمایا۔

وَيَرْضَهُ جَا یعنی ابن جماز نے یرضہ میں ھا کو ساکن پڑھا ہے وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ (زمر) میں۔

وَقَصِّرْ حُوْ یعنی حا کے مرموز یعقوب نے یَرْضَہُ میں ھا کو قصر سے پڑھا ہے۔

وَالِاشْبَاعُ بُجِّلَا یعنی با کے مرموز ابن وردان نے یَرْضَہُ میں ضمہ موصولہ پڑھا ہے۔ اشباع سے مراد صلہ ہے۔

٢٠/٢ وَيَاتِهِ اَتَى يُسْرٌ وَبِالْقَصْرِ طِفْ وَاَرْ جِهِ بِنْ وَاَشْبِعْ جُدْ وَفِي الْكُلِّ فَانْقُلَا

ت: اور اَتَى يُسْرٌ کے مرموزین کے لئے يَاتِهِ میں بھی اشباع ہے، اور طِفْ کے مرموز کے لئے قصر کے ساتھ ہے۔ اور بِنْ کے مرموز کے لئے اَرْجِهِ میں بھی قصر ہے اور مرموز جُدْ کے لئے اشباع کر، اور تمام کلمات میں فَانْقُلَا کے مرموز کے لئے اشباع کو نقل کر۔

ف: وَيَاتِهِ اَتَى يُسْرٌ گذشتہ شعر میں الِاشْبَاع کے ذیل میں ہے۔ مطلب یہ کہ اَتَى اور يُسْرٌ کے مرموزین ابوجعفر اور روح نے ومن یاتہ مومنا (طٰہٰ) میں ھاء ضمیر کو اشباع سے پڑھا ہے وبالقصر طف یعنی طاء کے مرموز رویس نے ومن یاتہ کی ھاء کو قصر سے یعنی بغیر صلہ پڑھا ہے۔ آگے قصر پر عطف کرتے ہوئے فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

وارجلہ بن یعنی یا کے مرموز ابن وردان نے اَرْجِہ (اعراف وشعراء) میں ھاء کو قصر سے پڑھا ہے مثل قالون کے۔

وَأَشْبِعْ حُبْدُ اور مرموز جیم ابن جماز نے ارجہ کی ھا میں اشباع کیا ہے، مثل ورش کے۔

اور ناظم یعقوب سے خاموش ہیں تو مطلب ہوگا کہ وہ اپنی اصل، بصری سے متفق ہیں یعنی اَرْجِئْہُ ہمزہ، ضمِ ھاء اور قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

وفی الکل فانقلا اشباع پر عطف ہے یعنی فاء کے مرموز خلف نے ان تمام کلماتِ مذکورہ میں (یُؤَدِّہ سے اَرْجِہ تک) اشباع یعنی صلہ کیا ہے۔

۲۱ - وَفِي يَدِهِ اقْصُرْ طُلْ وَبِنْ تُرْزَقَانِهِ ۔ وَهَا أَهْلِهِ قَبْلَ امْكُثُوا الْكَسْرُ فُصِّلَا

ت: اور بیدہ میں طُل کے لئے قصر کر۔ اور مرموز بِن کے لئے لفظ تُرْزَقَانِہ میں قصر کر۔ اور اُمْکُثُوا سے پہلے اَھْلِہ کی ھاء ضمیر میں فُصِّلا کے مرموز کا کسرہ ہے۔

ف: وفی یدہ اقصر طل یعنی طا کے مرموز رویس کے لئے لفظ بِیَدِہٖ میں ھائے ضمیر میں قصر کر۔ لفظ مطلق ہے، اس لئے قرآن میں واقع چاروں لفظوں کو شامل ہے۔ بیدہ عقدۃ النکاح۔ غرفۃ بیدہ (بقرہ) بیدہ ملکوت کل شیء (مومنین ویٰسین)

رویس کے اس انفراد سے معلوم ہو گیا کہ ابوجعفر، روح اور خلف اپنے اصول کے موافق اس ھاء ضمیر کو اشباع سے پڑھتے ہیں۔

وبن ترزقانہ یعنی مرموز با ابن وردان نے تُرْزَقَانِہ (یوسف) میں ھاء ضمیر میں قصر کیا ہے اور ابن وردان کے اس انفراد سے معلوم ہوا کہ ابن جماز، یعقوب اور خلف نے اصول کے موافق اشباع کیا ہے۔

وھا اَھْلِہ قبل امکثوا الکسرُ فصلا مطلب یہ کہ فُصِّلا کے مرموز خلف نے اس اَھْلِہ کی ھاء ضمیر میں جو طٰہٰ اور قصص میں لفظ اُمْکُثُوا سے پہلے آتا ہے، کسرہ پڑھا ہے جب کہ ان کی اصل حمزہ کے لئے ضمہ تھا۔

معلوم ہوا کہ ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اصل کے موافق کسرہ ہی پڑھتے ہیں۔ اس طرح تینوں آئمہ کسرہ پر متفق ہو گئے۔

www.kitabosunnat.com

(ناظم نے قَبْلَ امْکُثُوا کی قید لگائی تاکہ اِذْ قَالَ مُوسیٰ لِاَھْلِہ اور سَارَ بِاَھْلِہ نکل جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس میں تو کسرۂ ضمیر میں کوئی اختلاف ہی نہیں ۔)

اَلْمَدُّ وَالْقَصْرُ

۲۲ وَمَدُّهُمْ وَسِّطْ وَمَا انْفَصَلَ اقْصُرَنْ ۔ اِلَا حُزْ وَبَعْدَ الْهَمْزِ وَاللِّيْنُ اِصْلُهٗ

ت : اور ان تینوں کے لئے مَد میں توسط کر۔ اور جو مد منفصل ہو اس میں اَلا ، حُز کے لئے قصر کر
اور ہمزہ کے بعد حرفِ مد میں ، اور مَدلین میں اُصِّلَہٗ کے لئے وہ قصر ہی اصل قرار دیا گیا ہے ۔

ف : ومدهم وسط مد سے مد متصل و منفصل مطلقًا مراد ہے ۔ مطلب یہ ہوا کہ تینوں آئمہ کے لئے مد میں توسط کر ۔ کیونکہ طول کسی کے لئے بھی نہیں ۔ آگے منفصل میں استثناء کرتے ہیں ۔

وما انفصل اقصرن الا حز یعنی ہمزہ اور حا کے مرموزین ابو جعفر و یعقوب کے لئے مد منفصل میں قصر کر ۔

مطلب یہ ہوا کہ اولاً اطلاقی انداز میں مَد میں توسط کا حکم دیا پھر استثنائی انداز میں ابو جعفر اور یعقوب کے لئے مد منفصل میں قصر کا حکم کیا تو مطلب یہ نکلا کہ مد متصل میں تو تینوں اماموں کے لئے توسط کی مقدار ہے اور مد منفصل میں ابو جعفر و یعقوب کے لئے قصر ہے اور خلف کے لئے توسط ہے ۔

شروع کی عبارت ومدهم وسط سے صرف مد متصل مراد نہیں لینا چاہئے ، ورنہ مطلب یہ ہوگا کہ متصل میں تو تینوں آئمہ توسط کرتے ہیں اور منفصل میں ابو جعفر و یعقوب قصر کرتے ہیں اور خلف سے خاموشی کا مطلب ہوگا کہ وہ اپنی اصل پر ہیں یعنی طول کرتے ہیں ، حالانکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خلف متصل میں توسط کریں اور منفصل میں طول ، کیونکہ متصل قوی اور منفصل ضعیف ہوتا ہے ۔

وبعد الهمز واللين اصله اور ہمزہ کے بعد والے حرف مد میں کہ جسکو مدبدل کہتے ہیں مثلاً اٰمَنَ (اور ورش کے لئے اس میں قصر توسط طول تینوں تھے) اور مدلین میں (مثلاً شیءٌ سوءَۃ) مرموز ہمزہ ابو جعفر کے لئے قصر ہی اصل قرار دیا گیا ہے اور مثل ورش کے توسط اور طول نہ ہوگا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الهمزتان من كلمة

۲۲ لِثَانِيهِمَا حَقِّقْ يَمِينٌ وَسَهِّلَنْ بِمَدٍّ اِتَى وَالْقَصْرُ فِي الْبَابِ حُلِّلَا

ت: ہمزتین من کلمۃ کے دوسرے ہمزہ کو مرموز یمین کے لئے تحقیق سے پڑھ۔ اور اس میں ضرور تسہیل کر مع ادخال الف کے مرموز اتی کے لئے۔ اور پورے باب میں مرموز حُللا کے لئے قصر (عدم ادخال) ہی ہے۔

ف: لِثَانِيهِمَا حَقِّقْ يَمِينٌ یعنی دو ہمزہ جب ایک کلمہ میں جمع ہوں تو مرموز یا روح کے لئے ہمزۂ ثانیہ میں تحقیق کر، خواہ وہ ہمزتین متفق الحرکت ہوں مثلاً ءَاَشْفَقْتُمْ، یا مختلف الحرکت مثلاً أَئِنَّا اور اطلاق سے معلوم ہوا کہ روح پورے باب میں تحقیق کرتے ہیں حتیٰ کہ ءَامَنْتُمْ کے تینوں مواقع میں اور أَئِمَّة کے پانچوں مواقع میں اور ءَالِهَتُنَا میں مطلقاً

پس معلوم ہوا کہ رُویس اصل کے موافق ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

وَسَهِّلَنْ بِمَدٍّ اِتَى اور ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف کر مرموز اتی ابوجعفر کے لئے۔ یعنی تسہیل مع الادخال ہمزتین کی تینوں انواع میں۔ اور اسی میں لفظ أَئِمَّة بھی داخل ہے۔ یعنی أَئِمَّة میں ثانی میں ابدال بالیاء نہیں ہے۔ لہذا روایت ورش کے اعتبار سے نافع کے مخالف ہوئے۔

وَالْقَصْرُ فِي الْبَابِ حُلِّلَا یعنی حا کے مرموز یعقوب نے ہمزتین فی کلمۃ کا باب بالقصر یعنی بعدم ادخال الف پڑھا ہے۔ ہمزتین متفق الحرکت ہوں یا مختلف الحرکت۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر ہمزۂ ثانیہ میں مطلقاً تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔ اور یعقوب، بروایت رُویس تو تسہیل بغیر ادخال کرتے ہیں اور بروایت روح تحقیق بغیر ادخال کرتے ہیں اور خلف کے عدم بیان سے سمجھا جائے گا کہ وہ بھی اصل کے موافق مثل روح کے تحقیق بلا ادخال پڑھتے ہیں۔

۲۳ ءَاَمَنْتُمْ اَخْبِرْ طِبْ اَئِنَّكَ لَاَنْتَ اُذْ ءَاَنْ كَانَ فِدْ وَاسْأَلْ مَعَ ءَاَذْهَبْتُمْ اِذْ حَلَا

ت: ءَاَمَنْتُمْ کو مرموز طِب کے لئے اخبار پڑھ۔ اور اُذْ کے مرموز کے لئے ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ کو بھی اخبار پڑھ۔ اور ءَاَنْ كَانَ کو بھی مرموز فِدْ کے لئے اخبار پڑھ۔ اور اِذْ۔ حَلَا کے مرموزین کے لئے ءَاَنْ كَانَ اور ساتھ ہی اَذْهَبْتُمْ کو استفہام پڑھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف: ءَآمَنتُم اَخبِرطِب یعنی ءَاٰمَنتُم (اعراف طہ، شعراء) کو رویس کے لئے اخبار پڑھو ہمزۂ استفہام نہیں ہے۔

باقین، ابوجعفر روح اور خلف کا ذکر نہیں کیونکہ وہ اپنے اصول پر ہیں، پس ابوجعفر ہمزۂ استفہام اور ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور بین الہمزتین ادخال الف نہیں کریں گے کیونکہ کسی بھی قاری کے لئے اس کلمۂ ءامنتم میں اور ءالہتنا (زخرف) میں ادخال الف نہیں ہوتا۔

اور روح اور خلف اثبات ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھتے ہیں اور دوسرے ہمزہ میں تحقیق کرتے ہیں جیسا کہ گذرا۔

ءانلک لانت اُدْ اخبار پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمزہ کے مرموز ابوجعفر کے لئے انلک لانت یوسف ہمزۂ واحدہ کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ ابن کثیر مکی پڑھتے ہیں)

ءانلک لانت فرمایا حالانکہ یہ لفظ دو جگہ ہے ایک سورۂ ہود میں انلک لانت الحلیم الرشید اور دوسرا یوسف میں انلک لانت یوسف، لیکن چونکہ قراء میں مشہور ہے کہ ہود والا کلمہ باتفاق قراء اخبار ہی پڑھا گیا ہے۔ اور سورۂ یوسف والا مختلف فیہ ہے اس لئے ناظم نے اطلاق سے کام لیا۔ جیسا کہ فرما چکے ہیں

وَاِنْ كِلْمَةٌ اَطْلَقْتُ فَالشُّهْرَةُ اعْتَمِدُ

اور یعقوب اور خلف سے خاموش ہیں کیونکہ وہ اپنے اصول پر قائم ہیں یعنی استفہام سے پڑھتے ہیں پس رویس کے لئے ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل بلا ادخال ہوگی اور روح و خلف کے لئے تحقیق بلا ادخال۔

ءان کان فند اخبار پر ہی عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مرموز خلف کے لئے ان کان ذامال وبنین (قلم) بغیر ہمزۂ استفہام کے یعنی خبر ہے گویا خلف اپنی اصل حمزہ کی مخالفت کرتے ہیں۔

واسال مع اذہبتم اخحلہ یعنی مرموزین ہمزہ وحا ابوجعفر و یعقوب نے ان کان ذامال اور اذہبتم طیباتکم (احقاف)

دونوں کو استفہام کے ساتھ دو ہمزوں سے پڑھا ہے۔

پھر اپنے اپنے قاعدوں پر ہمزتین کو پڑھتے ہیں، ابوجعفر ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل مع الادخال اور رویس تسہیل بلا ادخال اور روح تحقیق بلا ادخال سے پڑھتے ہیں۔

جبکہ خلف نے دونوں کو خبر پڑھا ہے۔ ان کان ذامال میں اخبار خلافاً لاصلہ ہے اور اَذْهَبْتُمْ میں موافقاً لاصلہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵ وَاَخْبِرْ فِي الاُوْلٰى اِنْ تَكَرَّرْ اِذَا سِوٰى اِذَا وَقَعَتْ مَعْ اَوَّلِ الذِّبْحِ فَاسْأَلَا

ت: اور اگر استفہام مکرر ہو تو مرموز اذا کے لئے موضع اول میں اخبار پڑھو۔ سوائے اِذَا وَقَعَتْ اور ساتھ ہی سورۂ ذبح (صافات) کے پہلے مقام کے کہ ان کو استفہام سے پڑھ۔

ف: یعنی اذا کے مرموز ابوجعفر نے اخبار کے ساتھ پڑھا ہے اُس پہلے کلمہ کو جو استفہام مکرر میں واقع ہو رہا ہے سوائے اس موقعہ کے کہ جس کا استثناء ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ استفہام مکرر میں اگر ایک جگہ اخبار ہوگا تو لازماً دوسری جگہ استفہام ضرور ہوگا، دونوں جگہ اخبار نہیں ہو سکتا تو ناظم فرماتے ہیں کہ تمام قرآن میں استفہام مکرر کے مواقع میں ابوجعفر نے پہلی جگہ خبر پڑھا ہے۔

سوی اذا وقعت مع اول الذبح فاسئلا سوائے سورۂ واقعہ کے، یعنی ء اذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون (واقعہ) میں وہ مع ہمزۂ استفہام ء اذا پڑھتے ہیں۔ اسی طرح سورۂ ذبح یعنی والصافات کے پہلے استفہام مکرر کے موقعہ میں موضع اول کو استفہام سے پڑھتے ہیں یاد رہے کہ سورۂ والصافات میں استفہام مکرر دو مرتبہ واقع ہوا ہے۔ پہلا ہے ء اذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون تو ابوجعفر نے اس کو بھی پہلے کلمہ میں استفہام کے ساتھ یعنی ء اذا ہی پڑھا ہے۔ اور یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے کہ ابوجعفر نے جب پہلے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے تو دوسرے کو کیسے پڑھا ہے؟ جواب یہ ہے کہ دوسرے کلمہ کو واقعہ میں اور یہاں اخبار سے پڑھا ہے اور اخبار سے پڑھنا ناظم کے عدم بیانی کے باعث موافقت اصل سے معلوم ہوتا ہے۔

ناظم نے اول الذبح کی قید سے یہ بتلانا چاہا ہے کہ سورۂ ذبح کے دوسرے استفہام مکرر یعنی ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمدینون میں ابوجعفر نے پہلے کلمہ کو اخبار یعنی اذا پڑھا ہے۔

خلاصہ یہ کہ استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں سے نو میں ابوجعفر نے کلمۂ اولیٰ کو اخبار سے پڑھا ہے اور دو میں استفہام سے پڑھا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جب نو مواقع میں پہلے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے تو دوسرے کلمہ میں استفہام ہونا لازمی ہے کیونکہ دونوں کلموں میں اخبار کسی بھی قاری کے لئے نہیں۔ البتہ دونوں کلموں میں استفہام ہو سکتا ہے مگر معلوم ہو چکا ہے کہ واقعہ اور اول ذبح میں ابوجعفر پہلے کلمہ کو استفہام اور دوسرے کو اخبار سے پڑھتے ہیں۔

(ہمزتین فی کلمۃٍ میں ابوجعفر کا مذہب آپکو معلوم ہے یعنی وہ تسہیل مع الادخال کرتے ہیں لہٰذا استفہام پڑھنے میں ان کے اس اصول کی پابندی ضرور کرنا ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز واضح ہو کہ ابوجعفر نے استفہام مکرر کے پورے باب میں اصل کے خلاف کیا ہے البتہ صافات کے پہلے استفہام مکرر میں وہ اصل کے موافق رہے ہیں۔

۴/۲۶ وَفِي الثَّانِ اَخْبِرْ حُطْ سِوَى الْعَنْكَبِ اعْكِسَا
وَفِي النَّمْلِ الِاسْتِفْهَامُ حُمْ فِيهِمَا كِلَا

ت: اور حُطْ کے لئے (استفہام مکرر کے باب میں) موضع ثانی میں اخبار پڑھ سوائے سورۂ عنکبوت کے کہ اس میں اس کا اُلٹ کر دے اور رمز حُم کے لئے سورۂ نمل میں دونوں کلموں میں استفہام ہی پڑھ۔

ف: یعنی یعقوب نے استفہام مکرر کے باب میں ماسوی مستثنیٰ کے کلمۂ ثانی کو اخبار سے پڑھا ہے۔ لازم آیا کہ کلمۂ اوّل میں استفہام ہوگا اور یہ بات ہمیں اصل کے ساتھ وفاق سے بھی معلوم ہوتی ہے، اور اس اصول سے بھی کہ کلمۂ اوّل و ثانی میں اخبار نہیں ہو سکتا۔

سوى العنكب اعكسا مطلب یہ کہ یعقوب نے موضع عنکبوت میں کلمۂ اوّل کو اخبار سے اور ثانی کو استفہام سے پڑھا ہے، استفہام مکرر کے باب میں اپنے عام مذہب کے برعکس۔ عنکبوت میں استفہام مکرر والی آیت اس طرح ہے۔ انكم لتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين ءانكم لتاتون الرجال۔

وفي النمل الاستفهام حم فيهما كلا یعقوب ہی کے لئے ان کے عام مذہب سے دوسرا استثنائی موقعہ بیان کرتے ہیں مطلب یہ کہ سورۂ نمل میں ءاذا كنا ترابا وآباؤنا ءانا لمخرجون کو یعقوب نے دونوں کلموں میں استفہام ہی کے ساتھ پڑھا ہے۔

اور معلوم ہے کہ ہمزتین فی کلمۃ میں رویس کے لئے تسہیل بلا ادخال اور روح کے لئے تحقیق بلا ادخال ہے۔
دونوں شعروں کا خلاصہ یہ کہ ابوجعفر کلمۂ اول کو اخبار سے اور کلمۂ ثانی کو استفہام سے نو جگہ پڑھتے ہیں۔ رعد، اسراء کے دونوں مواضع، مؤمنین، سجدہ اور موضع ثانی صافات میں اور نمل میں اور عنکبوت اور نازعات میں۔
اور دو جگہ اس کے برعکس یعنی اول میں استفہام اور ثانی میں اخبار پڑھا ہے۔ صافات کا پہلا موقع اور سورۂ واقعہ میں۔

اور یعقوب نے نو مواقع میں اوّل میں استفہام اور ثانی میں اخبار پڑھا ہے، وہ نو حسب ذیل ہیں:۔
رعد۔ اسراء کے دونوں مواقع، مومنین، سجدہ، صافات کے دونوں مواقع، سورۂ واقعہ، اور نازعات، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنکبوت میں اول میں اخبار اور ثانی میں استفہام ہے، اور نمل میں دونوں ہی میں استفہام ہے۔
ناظم خلف سے خاموش ہیں کیونکہ وہ پورے باب استفہام مکرر میں اصل کے موافق ہیں۔

اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ

۲۷ وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ إِذْ طَوَا وَحَقِّقْهُمَا كَالْاِخْتِلَافِ يَعِي وِلَا

ت، اور ہمزتین کے متفق الحرکت ہونے کی حالت میں اِذْ ، طوا کے لئے ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرو اور تحقیق سے پڑھ متفقین کو مانند مختلفین کے مرموز یَعِی کے لئے اتباع کرتے ہوئے۔

ف، ہمزتین فی کلمتین کی دو قسمیں ہیں۔ متفقین جیسے جَاءَ اَجلهم، هؤلاءِ اِن۔ اولیاءُ اُولئك اور مختلفین، جنکی تشریح آتی ہے وحال اتفاق سہل الثان اذ طوا یعنی اِذْ ، طوا کے مرموزین ابوجعفر اور رُویس کے لئے ہمزتین متفقین میں ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرو اور ظاہر ہے کہ یہ تسہیل وصل میں ہوگی اگر پہلے ہمزہ پر وقف اور دوسرے سے ابتداء ہوگی تو تسہیل نہ ہوگی۔

وحققہما کالاختلاف یعی ولا یعنی یعی کے مرموز رَوح کے لئے متفقین کے دونوں ہمزوں میں تحقیق ہوگی۔ جیساکہ مختلفتین میں بھی تحقیق ہی ہوگی۔ عبارت میں متفقین کو مختلفین کے ساتھ تحقیق کے ساتھ پڑھنے میں روح کے لئے تشبیہ دی گئی ہے۔

یاد رہے کہ ہمزتین مختلفتین فی الحرکت کی پانچ قسمیں ہیں۔

اول: پہلا مفتوح دوسرا مکسور جیسے تفئ ءَ اِلٰی - ثانی، پہلا مفتوح دوسرا مضموم مثلاً جَاءَ اُمۃ، ثالث پہلا مضموم دوسرا مفتوح جیسے الملاُ اَفتونی رابع، پہلا مکسور، دوسرا مفتوح جیسے مِن السماءِ آیۃ خامس۔ پہلا مضموم دوسرا مکسور مثلاً یشاءُ اِلٰی

پس روح ہمزتین فی کلمتین کو اتفاق واختلاف دونوں حالتوں میں تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ ناظم نے ابوجعفر اور رُویس کے لئے مختلفین میں کوئی حال بیان نہیں کیا کیونکہ وہ دونوں مختلفین کی اقسام خمسہ میں اصل کے ساتھ متفق ہیں یعنی قسم اول وثانی میں ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

قسم ثالث میں ہمزۂ ثانیہ میں ابدال بالواو، اور قسم رابع میں ابدال بالیاء سے پڑھتے ہیں جبکہ قسم خامس میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال بالواو دونوں جائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : یاد رہے کہ قرآن میں قسم سادس مکسورہ کے بعد مضموم جیسے فِی السَّمَاءِ اُمَّۃً نہیں پائی جاتی۔
نیز ناظم نے خَلَفْ کے لئے بھی کچھ بیان نہیں کیا، کیونکہ وہ بھی اپنی اصل کے موافق پورے باب ہمزتین فی کلمتین میں تحقیق کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اَلْهَمْزُ الْمُفْرَدُ

۱/۲۸ وَسَاكِنَهٗ حَقِّقْ حِمَاهُ وَاَبْدِلَنْ ‏ اِذَا غَيْرَ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ فَلَا

ت : اور مرموز حما کے لئے ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھ۔ اور مرموز اِذا کے لئے ضرور ابدال کر سوائے انبئھم اور نبئھم کے، کہ ان میں ابدال نہ کر۔

ف : ہمزۂ مفرد کی دو قسمیں ہیں۔ متحرک، ساکن اور ساکن یا فا کلمہ میں ہوگا جیسے یأتی یا عین کلمہ میں جیسے بئس یا لام کلمہ میں جیسے اقرأ نبأ تکما وساکنہ حقق حماد یعنی یعقوب کے لئے مطلقاً ہمزہ ساکنہ میں تحقیق ہوگی۔ فا کلمہ ہو یا عین کلمہ یا لام کلمہ۔ جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہو رہا ہے۔ پس یعقوب کے لئے کہیں بھی ہمزۂ ساکنہ میں ابدال نہیں۔ (البتہ یاجوج وماجوج میں ابدال ہے) چنانچہ شاطبی نے ابوعمرو بصری کے لئے فرش میں ان دونوں میں ابدال بیان کیا ہے، اور ناظم نے اس ابدال کو یعقوب کے لئے بیان نہیں کیا، کیونکہ وہ اپنی اصل۔ بصری۔ سے ابدال میں موافق ہیں۔

وَاَبْدِلَنْ اِذَا فرماتے ہیں کہ ابوجعفر کے لئے ہمزۂ ساکنہ میں مطلقاً ابدال ہوگا فا کلمہ ہو یا عین یا لام۔ اس ابدال کے لئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سکون اصلی ہونا ضروری ہے۔ عارضی سکون میں ابدال نہیں مثلاً قَالَ الْمَلَأُ وقف میں۔ الْمَلَأْ

غیر انبئھم ونبئھم فلا ابوجعفر کے لئے ہمزۂ ساکنہ میں ابدال سے استثناء کو بیان کرتے ہیں کہ انبئھم بقرہ میں اور نبئھم سورۂ حجر و قمر میں ابوجعفر ابدال نہیں کرتے ہیں۔ لیکن واضح ہو کہ نَبِّئْنَا اور نبأ تکما (دونوں یوسف میں) میں ابوجعفر کے لئے ابدال ہوگا۔

۲/۲۹ وَرِءْيًا فَاَدْغِمْهُ كَرُؤْيَا جَمِيْعِهٖ ‏ وَاَبْدِلْ يُؤَيِّدْ جُدْ وَنَحْوُ مُؤَجَّلَا

ت : اور رِءْیًا میں (ابوجعفر کے لئے) ابدال وادغام کر جیسا کہ رُؤْیَا کے تمام لفظوں میں ابدال وادغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمہ۔ اور ابدال کمہ یُؤَیِّدُ میں مرموز جُد کے لئے۔ اور (ابوجعفر کے لئے) مؤجلا جیسے لفظوں میں۔

ف: یعنی ابوجعفر کے لئے رِئیا (مریم) میں ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدل کر یا میں ادغام کمہ۔ اسی طرح الرؤیا میں ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پھر واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کمہ۔

جمیعہ کا مطلب یہ ہے کہ لفظ الرؤیا خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو تمام لفظوں میں یہ ادغام و ابدال ہوگا۔" (لہٰذا رُؤیاکَ، رُؤیای سب داخل ہوئے اور ادغام کے ساتھ الرؤیا اور رِئیا کی تخصیص بیانی سے اشارہ ہے کہ لفظ تُؤوِی (احزاب) اور تُؤوِیہ (معارج) میں ہمزہ کا ابدال بالواؤ تو ہے مگر ادغام نہیں ہے بلکہ دونوں واؤ بالاظہار پڑھی جائیں گی[1])

وَاَبْدِلْ یُؤَیِّدُ جُدْ یہاں سے ابوجعفر کے لئے ہمزۂ متحرکہ کا بیان شروع ہے۔ فرماتے ہیں کہ وَاللّٰہُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِہٖ (آل عمران) کے لفظ یُؤَیِّدُ میں ابوجعفر کے راوی ابن جماز کے لئے ابدال بالواؤ ہے، مگر ابن وردان ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

وَنحو مُؤَجَّلًا یہ ماقبل پر عطف نہیں، بلکہ یہاں سے نیا کلام شروع ہے اس کی تشریح آئندہ شعر کے الفاظ سے ملا کر پڑھیں۔

۳۴۔ كَذٰلِكَ قُرِىْ اسْتُهْزِىْ وَنَاشِيَةً رِيَا ‌ ‌ ‌ نُبَوِّىْ يُبَطِّىْ شَانِئَكْ خَاسِئًا اِلَا

ت: (اور مؤجلا جیسے لفظ میں) اسی طرح قُرِئَ۔ اُسْتُہْزِئَ۔ نَاشِئَۃً، رِئَاءَ، نُبَوِّیُٔ، یُبَطِّئَنَّ، شَانِئَکَ، خَاسِئًا میں مرموز الا کے لئے ابدال کمہ۔

ف: یعنی مرموز الا ابوجعفر کے لئے ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا اگر مفتوح بعد الضم ہو اور فاکلمہ میں واقع ہو مثلاً مُؤَجَّلًا۔ مُؤَذِّنٌ۔ اَلْمُؤَلَّفَۃِ۔ یُؤَلِّفُ، یُؤَاخِذُ، یُؤَخِّرُ وغیرہ۔ پس اَلْفُؤَادُ، سُؤَالَ وغیرہ نکل گئے کیونکہ ہمزہ فاکلمہ نہیں۔ ان میں ابوجعفر کا ابدال نہ ہوگا۔

سوائے یُؤَیِّدُ کے کہ اس میں باوجودیکہ ہمزہ مفتوح بعد الضم فاکلمہ میں ہے مگر ابدال صرف ابن جماز کے لئے ہے۔ ابن وردان کے لئے نہیں۔

پس اس شعر میں مذکور کلمات میں اور گذشتہ شعر کے مؤجلا میں پورے ابوجعفر کے لئے ابدال ہے۔

یعنی ہمزہ مفتوحہ بعد الکسر کو بھی یاء سے بدل کر پڑھتے ہیں جیسے قُرِئَ (اعراف و انشقاق) استہزئ (انعام، رعد، انبیاء)

---

[1] الایضاح ص ۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَاشِئَةً (مزمل) رِئَاءَ النَّاسِ (بقرہ نساء انفال) لَنُبَوِّئَنَّهُمْ (نحل عنکبوت) لَيُبَطِّئَنَّ (نساء) شَانِئَكَ (کوثر) خَاسِئًا (ملک)

۴/۳۱ كَذَا مُلِئَتْ وَالْخَاطِئَه وَمِائَه فِئَه ۔ فَاطْلِقْ لَهُ وَالْخُلْفُ فِي مَوْطِئًا إِلَا

ت: اسی طرح مُلِئَتْ اور الخاطئه اور مِائَة فئة میں، پس مطلق رکھ ابوجعفر کے لئے اور مَوْطِئًا میں اِلَا کے لئے خلف ہے۔

ف: یعنی مُلِئَتْ (جن) میں اور الخاطئة مائة فئة کو مطلق رکھو، یعنی ابوجعفر نے ان تینوں لفظوں میں ہمزہ کو خالص یا ء سے بدل کر پڑھا ہے اور یہ لفظ حسب ذیل ہیں۔ الخاطئه خواہ معرف باللام ہو یا نکرہ جیسے المؤتفکات بالخاطئه (حاقہ) یا نکرہ ہو جیسے ناصية كاذبة خاطئة (علق) اور مائة مفرد ہو جیسے وان يكن مائة یا مثنیٰ جیسے يغلبوا مائتين اسی طرح فئة مفرد ہو جیسے فئة تقاتل یا مثنیٰ جیسے تراءت الفئتان۔ والخلف فی موطئا الا یعنی ابوجعفر کے لئے لفظ مَوْطِئًا میں خلف ہے۔ پس ابدال اور تحقیق دونوں مروی ہیں۔

۵/۳۲ وَيَحْذِفُ مُسْتَهْزِؤُنَ وَالْبَابَ مَعْ تَطَو

يَطَوْا مُتَّكَأً خَاطِئِينَ مُتَّكِئِيْ إِلَا

ت: اور ابوجعفر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مُسْتَهْزِؤُنَ اور اس کے باب میں، ساتھ ہی تطون، يطون، متكأ میں۔ اور خاطئين اور مُتَّكِئِينَ میں بھی مرموز اِلَا کے لئے حذف ہے۔

ف: یعنی ابوجعفر مُسْتَهْزِؤُنَ اور اس باب کے تمام لفظوں میں ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ باب سے وہ الفاظ مراد ہیں جن میں ہمزہ مضموم بعد الکسرہ ہو اور اس کے بعد واؤ ساکنہ مدیہ ہو جیسے مُتَّكِئُونَ، فَمَالِئُونَ، الخاطئون، الصابئون (اس لفظ میں نافع بھی ہمزہ حذف کرتے ہیں) اَنْبِئُونِي لِيُوَاطِئُوا اَنْ يُطْفِئُوا، قل استهزؤا وغیرہ پس ان لفظوں میں ابوجعفر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں اور ہمزہ کے ماقبل کو ضمہ پڑھتے ہیں تاکہ واو جو اس کے بعد ہے، سے مناسبت ہو جائے، اور ناظم نے ماقبل ہمزہ کو ضمہ دینے کا حکم نہیں کیا، اعتمادًا علی الشہرۃ۔

مَعْ تطوا يطوا یعنی ابوجعفر نے تین لفظوں کو حذف ہمزہ مضمومہ بعد الفتح مع ابقاء الفتح کے پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وَلَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا (توبہ) اَنْ تَطَئُوْھُمْ (فتح) لَمْ تَطَئُوْھَا (احزاب) پس یَطَوْنَ کو بروزن یَرَوْنَ اور تَطَوْھُمْ کو مثل تَرَوْھُمْ اور تَطَوْھَا کو مثل تَرَوْھَا پڑھا ہے۔ مُتَّكَا یعنی ابوجعفر نے سورۂ یوسف میں مُتَّكَأً کو بحذف ہمزۂ مفتوحہ بعد الفتح، مُتَّكًا پڑھا ہے۔

خاطئین مُتَّكِئِي الا اسی طرح خاطئین اور متکئین کو بحذف ہمزہ پڑھا ہے۔ جن میں ہمزہ مکسور بعد الکسر ہے اور ہمزہ کے بعد یاءِ مدہ ہے۔

۳۴/۶ كَمُسْتَهْزِئِيْ مُنْشُوْنَ خُلْفُ بَدٍ اُوَجُزْ ۞ أَأَدْغِمْ كَهَيْئَةْ وَالنَّسِيْءُ وَسَهِّلَا

ت: جیسے مُسْتَهْزِئِيْنَ اور مُنْشُؤُنَ میں مرموز بَدٍ کے لئے خُلْف ہے، اور جُزْءًا میں ادغام کر اسی طرح كَهَيْئَةِ میں اور النَّسِيْءُ میں۔ اور تسہیل کر۔۔۔

ف: كمستهزئی سے اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ مراد ہے، اس کے علاوہ کہیں اور جگہ یہ لفظ نہیں آیا۔ اور ناظم کا لفظ کو نکرہ بولنا ضرورۃً ہے۔ حاصل یہ کہ ابوجعفر نے حذف ہمزہ کے ساتھ تین لفظ پڑھے ہیں۔ خاطئین، متکئین، المستھزئین۔ پس خاسئین میں حذف نہیں ہے، البتہ صابئین میں موافقۃً للاصل حذف ہے۔

منشون خلف بدا یعنی ابن وردان کے لئے المنشئون (واقعہ) میں خلف ہے۔ پس ان سے اس میں دو وجہیں ہیں حذف ہمزہ، اور اثبات۔ اور ابن جماز کے لئے بلاخلف حذفِ ہمزہ اور ماقبل میں ضمّہ ایک ہی وجہ ہے۔ گویا ماقبل کے عام قیاس میں یہ ایک طرح کی استثنائی وجہ ہوئی۔

وَجُزْءًا اَدْغِمْ یعنی مرموز اُذْ ابوجعفر نے جُزْءًا کو حذف ہمزہ اور تشدید زای کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہ لفظ تین جگہ ہے۔ مِنْهُنَّ جُزْءًا (بقرہ) جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (حجر) مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا (زخرف) (توجیہ میں بعض تو فرماتے ہیں کہ اس میں نقل حرکت ہے پھر زای کے ضعف کی وجہ سے اسے مشدد کیا گیا اور یہ ادغام نہیں ہے جبکہ بعض نے کہا کہ ہمزہ کا زای میں ادغام ہوا ہے یعنی ہمزہ کو زای کیا گیا پھر زای کا زای میں ادغام ہوا، اور یہ ادغام سماعی ہے اور غالباً یہی قول ناظم کو پسند ہے اسی لئے اَدْغِمْ فرمایا۔

(كهيئه والنسئ) ابوجعفر نے كَهَيْئَةِ (آلِ عمران و مائدہ) میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا اور كَهَيَّةِ پڑھا۔ اس طرح النَّسِيْءُ (توبہ) میں ابدال و ادغام کیا ہے۔

یہ ابدال و ادغام ناظم نے دو لفظوں میں بیان کیا ہے لہٰذا هَنِيْٓئًا، مَرِيْٓئًا، بَرِيْٓءٌ، بَرِيْٓئُوْنَ میں ابوجعفر کے لئے جندی کے طریق میں ابدال و ادغام نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴ اَرَیْتَ وَاِسْرَائِیْلَ کَائِنْ وَمُدَّ اُدْ مَعَ اللّٰآءِ هٰاَنْتُمْ وَحَقِّقْهُمَا حلاو

ت : اور تسہیل کر اَرَأَیْتَ میں اور اِسْرَائِیْلَ میں اور کَائِنْ میں اور اُدْ کے لئے مد کے ساتھ پڑھ ساتھ ہی اللّٰآءِ میں اور هٰاَنْتُمْ میں۔ اور مرموز حلاو کے لئے ان دونوں میں تحقیق کر۔

ف : ناظم فرماتے ہیں کہ ابوجعفر کے لئے پانچ کلمات میں تسہیل کرو۔ اول اَرَأَیْتَ میں اسی طرح اَرَأَیْتَکُم اَرَأَیْتَكَ، اَفَرَأَیْتُمْ، اَفَرَأَیْتَ سب مراد ہیں۔ دوسرے اسرائیل میں کہ ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہوگی اور ہمزہ میں تسہیل کی وجہ سے مد کرنا اور قصر کرنا دونوں جائز ہیں۔

تیسرے کَائِنْ میں مع التوسط والقصر۔ کیونکہ اس لفظ کو ابوجعفر مثل ابن کثیر کے مد کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا وَمُدَّ اُدْ۔

چوتھے اَللّٰآءِ میں جو احزاب، مجادلہ اور طلاق میں دو مرتبہ آیا ہے۔ اور تسہیل کے ساتھ مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔

اَللّٰآءِ پر وقف کی صورت میں تین وجوہ ہیں۔ ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال، مع مد طویل تسہیل بالروم مع التوسط والقصر۔

پانچویں هٰاَنْتُمْ یہ لفظ آل عمران، نساء اور قتال میں آیا ہے۔ ابوجعفر اس کو تسہیل ہمزہ مع اثبات الف ھا پڑھتے ہیں۔ اور الف کا اثبات وزن بیت یا اعتماد علی الشہرۃ سے ہوتا ہے۔

وَحَقِّقْهُمَا حلا ناظم نے یعقوب کے لئے اللّٰئی اور هٰاَنْتُمْ میں ہمزوں کو تحقیق کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا، اور اللّٰآءِ میں یعقوب کے لئے ہمزہ کے بعد یاء کا حذف اصل کے مطابق ہوگا۔ اسی طرح هٰاَنْتُمْ میں ھا میں اثبات الف ہوگا۔ گویا اصل سے مخالفت صرف تحقیق ہمزہ میں ہے۔

۴۵ لِئَلَّا اَجِدْ بَابَ النُّبُوءَةِ وَالنَّبِیْ ءِ اَبْدِلْ لَهٗ وَالذِّئْبَ اَبْدِلْ فَیَجْمَلْو

ت : اور ابوجعفر کے لئے تحقیق کر لِئَلَّا میں۔ اور النُّبُوءَةِ اور النَّبِیْءِ کے باب میں ابوجعفر کے لئے ابدال کر۔ اور فیجملو کے مرموز کے لئے الذِّئْبَ میں ابدال کر۔

ف : یعنی ابوجعفر نے لِئَلَّا کے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ لفظ لِئَلَّا بقرہ، نساء، حدید تین سورتوں میں آیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا ہے کہ ابوجعفر کے لئے النُّبُوءَةِ میں ہمزہ کا واؤ سے ابدال ہوگا اور واؤ کا واؤ میں ادغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ اسی طرح النبیء النبیون میں ہمزہ کا یا سے ابدال اور یا میں ادغام ہوگا۔

اور اخیر میں فرماتے ہیں کہ لفظ الذئب کے ہمزہ کو خلف کے لئے یائ سے بدلا جائیگا۔ باقی تمام الفاظ میں خلف، اپنی اصل کے موافق ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

النقل والسکت والوقف علی الھمز

۲۶ وَلَا نَقْلَ اِلَّا الْاٰنَ مَعْ یُوْنُسٍ بِدَا   وَرِدْءًا وَاَبْدِلْ اِمْ مِلْءُ بِهٖ انْقُلَا

ت: اور نقل نہیں ہے مگر اٰلْاٰنَ میں، مع سورۂ یونس والے اٰلْاٰنَ کے مرموز بدا کے لئے۔ اور ردءًا میں نقل ہے اور تنوین کو الف سے بدل مرموز اُمْ کے لئے اور مِلْءُ میں بِهٖ کے مرموز کے لئے نقل کر۔

ف: فرمایا کہ ورش کے نقل والے تمام کلمات میں نقل نہ ہوگی مگر ابن وردان کے لئے اٰلْاٰنَ خبریہ میں اور اٰلْاٰنَ استفہامیہ میں جو سورۂ یونس میں دو جگہ ہے۔ نقل ہوگی۔

اٰلْاٰنَ خبریہ جیسے قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ۔ اَلْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ۔ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ اور ءٰالْـٰٔنَ استفہامیہ، یونس میں دو جگہ ہے، ءٰالْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اور ءٰالْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ

ابن وردان کہنے سے معلوم ہوا کہ ابن جماز نقل نہیں کرتے بلکہ تحقیق سے پڑھتے ہیں اور یعقوب و خلف بھی ابن جماز کی طرح اصل کے موافق تحقیق ہی پڑھتے ہیں۔

وَرِدْءًا وَاَبْدِلْ اُمْ یعنی اُمْ کے مرموز ابو جعفر نے رِدْءًا یُّصَدِّقُنِیْ (قصص) میں رِدْءًا کے ہمزہ کی حرکت نقل کر کے دال کو دی ہے اور پھر تنوین کو الف سے بدل کر پڑھا ہے۔

نقل تو اس میں نافع کے لئے بھی ہے مگر ابو جعفر نے نقل بھی کی ہے اور اِجْرَاءً للوصل مجری الوقف کے اصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تنوین کو الف سے بدل کر بھی پڑھا ہے اور معلوم ہوا کہ یعقوب اور خلف اصل کے موافق ہمزہ محققہ پڑھتے ہیں مِلْءُ بِهِ افتدیٰ یعنی مِلْءُ کے مرموز ابن وردان لفظ مِلْءُ میں نقل کرتے ہیں یعنی مِلُ الْاَرْض آل عمران میں۔ اور ابن جماز، یعقوب اور خلف تحقیق ہی پڑھتے ہیں۔

۲۴ مِنِ اسْتَبْرَقٍ طِيبٌ وَسَلْ مَعْ فَسَلْ فَشَا

وَحَقَّقَ هَمْزَ الْوَقْفِ وَالسَّكْتَ اَهْمَلَا

ت: مِنِ اسْتَبْرَقٍ میں طِیبٌ کے لئے نقل ہے اور فَشَا کے لئے وَسَلْ اور فَسَلْ میں نقل ہے اور مرموز فَشَا نے وقف میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے اور سکتہ کو ترک کیا ہے۔

ف: یعنی مرموز طا رویس ہمزہ کی حرکت نون پر نقل کرتے ہیں اور ہمزہ حذف کرتے ہیں مِنِ اسْتَبْرَقٍ سورۂ رحمٰن میں ہے۔ پس وِفَاقًا لِلْاَصْل روح، ابوجعفر اور خلف کے لئے ترک نقل ہے۔ وَسَلْ مَعْ فَسَلْ فَشَا فا کے مرموز خلف نے وَسْئَلْ، فَسْئَلْ میں نقل حرکت کیا ہے۔ یعنی سوال کے صیغہ امر سے پہلے جب واو یا فاء ہو تو خلف کے لئے نقل ہوگی مثلاً وَسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ، وسل القرية وسل من ارسلنا۔ فسلوا اهل الذكر، فسل الذين يقرءون، فسلوهن من وراء حجاب اور ابوجعفر و یعقوب کے لئے اصل کے موافق ترک نقل ہے۔

وحقق همز الوقف والسكت اهملا حقق اور اهملا میں ضمیر فاعل کا مرجع فشا کی فاء کا مرموز خلف ہے۔ یعنی خلف، وقف میں جمیع انواع میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ اسی طرح حرف ساکن قبل الہمز میں مطلقاً ترک سکتہ کرتے ہیں، اور ابوجعفر و یعقوب بھی اسی طرح ہیں۔

نوٹ: عاداً الاولیٰ (نجم) میں ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اپنی اصل کے موافق ہیں، اسی لئے ناظم نے اس کو ان کے لئے بیان نہیں کیا ہے[1]

---

[1] ولا نقل الا الآن مع يونس بدا سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابوجعفر یا ان کے راوی کے لئے نقل تمام قرآن میں نہیں سوائے الآن وغیرہ چند کلمات کے جن کو ناظم نے شمار کیا ہے مگر سورۂ نجم کے عَادًا الْاُولیٰ میں ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق نقل ہے۔ اس کا استثناء ہونا چاہئے تھا۔ جو نہ تو اس باب میں ہے اور نہ نجم میں۔ جواب ایک تو عام قسم کا ہے کہ اعتماداً علی الشہرت بیان نہیں کیا دوسرا جواب جو زیادہ ٹھوس ہے یہ ہے (علی ما سمعت) ==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الادغام الصغیر

۲۸۱ وَاَظْهَرَ اِذْ مَعْ قَدْ وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ ‌ ‌ ‌ اَلَاحُنُّ وَعِنْدَ الثَّاءِ لِلتَّاءِ فُصِّلَا

ت : اور اَلَاحُنُّ نے اذ اور قد اور تاء تانیث کو ظاہر کر کے پڑھا ہے اور فُصِّلَا کے لئے تاء کا ثاء میں اظہار ہوا ہے۔

ف : (ذال اذ کا جن حرفوں میں ادغام یا اظہار ہوتا ہے چھ ہیں۔
تاء جیسے اذ تبرّأ ۔ زای جیسے واذ زین صاد جیسے واذ صرفنا
دال جیسے اذ دخلوا ۔ سین جیسے اذ سمعتموہ ۔ جیم جیسے
واذ جعلنا

اسی طرح دال قد کے حروف اظہار یا ادغام آٹھ ہیں۔ سین جیسے قَدْ سمع ذال جیسے وَلَقَدْ ذَرَأنَا ضاد جیسے فقد ضلّ ظاء جیسے فقد ظلم۔ زای جیسے ولقد زیّنّا ۔ جیم جیسے ولقد جاءکم صاد جیسے ولقد صرفنا شین جیسے قد شغفها حبا

اور تاء تانیث کے چھ ہیں۔ سین جیسے انزلت سورۃ ثاء جیسے کَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ صاد جیسے حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ زای جیسے کلما خبت زدناهم۔ ظاء جیسے کانت ظالمۃ جیم جیسے نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ۔

عن الشیخ زهران) کہ دراصل یہاں ولا نقل کہہ کر اس نقل کی نفی مقصود ہے جو ورش ہی کے لئے خاص ہے اور اس میں اور کوئی شریک نہیں جس کو شاطبی نے وحرک لورش کل ساکن آخرہ کہہ کر بیان کیا ہے اور عاد الاولیٰ کی نقل ہیں ورش کے علاوہ اور بھی شریک ہیں لہٰذا وہ نقل جس میں اور بھی شریک ہیں مختصات ورش میں سے نہ ہوا ورنہ اس کی ولا نقل میں نفی مقصود ہے پس وہ بدستور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق باقی رہا اور اس کو بیان نہیں کیا کیونکہ اس میں اصل سے تخالف نہ ہوا تھا لہٰذا فان خالفوا اذکر والا فاهملا کے مطابق وہ نقل اصل کے مطابق باقی رہی اور ولا نقل سے اسکی نفی نہیں ہوئی۔ شارح اظہار احمد تھانوی غفرلہ ۱۱/۸۹ ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظم فرماتے ہیں کہ ابوجعفر اور یعقوب ذال اذ کا اس کے تمام چھ حرفوں ہیں۔ اور دال قد کا اس کے تمام آٹھوں حرفوں میں اور تاء تانیث کا اس کے تمام چھ حرفوں میں اظہار کرتے ہیں۔

ابوجعفر نے ذال اذ کے اظہار میں اپنی اصل سے موافقت کی ہے، پس ناظم سا ان کو ذال اذ کے اظہار میں ذکر کرنا اپنی اصطلاح سے خروج ہے اور دال قد و تاء تانیث میں ابوجعفر نے اپنی اصل سے باعتبار ورش کے مخالفت کی ہے۔ ورنہ قالون کے اعتبار سے اصل سے موافق ہیں۔

اور ناظم نے ذال إذ اور دال قد میں خَلَف کے بیان سے سکوت کیا ہے کیونکہ وہ اصل کے موافق ۔ ذال اذ کا تاء اور دال میں ادغام کرتے ہیں اور باقی حروف میں اظہار کرتے ہیں اسی طرح اصل کے موافق دال قد کا اس کے تمام حروف میں ادغام کرتے ہیں۔

وعند الثاء للتاء فُصِّلا یعنی خَلَف تاء تانیث کا صرف ثاء میں اظہار کرتے ہیں پس موافقت للاصل سے معلوم ہوا کہ باقی پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں۔ آگے اظہار پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۲۹ وَهَلْ بَلْ فَتًى هَلْ مَعْ تَرَى وَلِبَابِفَا ۔۔۔ نَبَذْتُ وَكَاغْفِرْلِي يُرِدْ صَادَ حُوِّلَا

ت: اور ھل و بل کو مرموز فتی نے اظہار کر کے پڑھا۔ اور مرموز حُوِّلَا نے ھَلْ کا ترٰی کے ساتھ اظہار کیا اور باء کا فاء میں اور نبذت میں اور اغفرلی جیسے کلمات میں اور یُرِد میں اور کھیعص کا ذکر کے ذال میں۔

ف: وھل بل فتی یعنی فتی کے مرموز خلف نے لام ھَلْ اور بَلْ کا ان حرفوں میں اظہار کیا کہ جن میں حمزہ کے راوی خلف نے ادغام کیا ہے یعنی تاء، ثاء، اور سین میں، اس طرح اصل سے مخالف ہوئے۔ آگے اظہار ہی پر عطف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ھل مع تری یعنی مرموز حاء حُوِّلَا یعقوب نے ھَلْ کے لام کو ترٰی کی تاء میں اظہار کے ساتھ پڑھا ہے۔ یعنی ھَلْ ترٰی میں اظہار کیا ہے، جو کہ قرآن میں دو جگہ ہے جبکہ ابوعمرو بصری اس میں ادغام کرتے ہیں، وہ دو جگہ یہ ہیں۔ ﴿هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ﴾ (ملک)، ﴿فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ﴾ (حاقہ)

اور معلوم ہے کہ ابوجعفر نے بھی ھَلْ اور بَلْ کے لاموں کا ان کے تمام حرفوں میں اظہار ہی کیا ہے۔ لہٰذا تینوں آئمہ کے لئے تمام حرفوں میں اظہار ہی ہوا۔

وَلِبَابِ فَا نیز یعقوب نے باء مجزومہ کا فا میں اپنے مواضع خمسہ میں اظہار کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواضع خمسہ یہ ہیں :- او یغلب فسوف (نساء) وان تعجب فعجب (رعد) قال اذھب فمن تبعك (اسراء) قال اذھب فان لك فی الحیاۃ (طٰہٰ) ومن لم یتب فاولٰئك (حجرات)
پس یعقوب نے اظہار کرکے اصل سے مخالفت کی ۔ اور ناظم ابوجعفر اور خلف سے ساکت ہیں کیونکہ وہ اصل سے موافقت میں اظہار ہی کرتے ہیں ۔

قولہ نَبَذْتُ نیز یعقوب نے ذال ساکنہ کا تاء میں فنبذتھا (طٰہٰ) میں اظہار کیا ہے ۔ اور ابوجعفر نے بھی وفاقاً للاصل اظہار کیا ہے ۔ جب کہ خلف نے وفاقاً للاصل ادغام کیا ہے ۔

قولہ وکاغفرلی یعنی یعقوب نے راء ساکنہ کو لام کے ساتھ اظہار سے پڑھا ہے جیسے واصبر لحکم ربك ، ان اشکرلی ، واغفرلنا وغیرہ ۔ کاغفرلی میں کاف تشبیہ سے عموم کی طرف اشارہ ہے ۔ نیز ابوجعفر و خلف بھی اظہار کرتے ہیں تو تینوں اظہار پہ متفق ہوئے ۔

قولہ یُرِدْ ایسے ہی یعقوب نے دال ساکنہ کو ثاء کے ساتھ اظہار کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منھا ومن یرد ثواب الاخرۃ نؤتہ منھا میں ، یہ دونوں آل عمران میں ہیں ۔
اور ابوجعفر نے اپنی اصل کی موافقت میں اظہار ہی کیا ہے جبکہ خَلَف نے موافقت اصل میں ادغام کیا ہے ۔

قولہ صَادَ اسی طرح یعقوب نے دال ساکنہ کا ذال میں کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ اول مریم میں اظہار کیا ہے ۔
اور موافقت اصل میں ابوجعفر نے اظہار اور خلف نے ادغام کیا ہے
آگے اظہار پہ عطف کرتے ہوتے فرمایا :-

٣٤ اَخَذْتُ طُلْ اُورِثْتُمُو حِمًی فِدْ لَبِثْتُ عُذْ ... بِهَا وَادَّغِمْ مَعْ عُذْتُ اُبْ ذَا الْعَكْسُ حَلَا

ت : اَخَذْتُ میں طُلْ کے لئے اظہار ہے ۔ اُورِثْتُمُو میں حِمًی اور فِدْ کے لئے ۔ اور لَبِثْتُ میں بھی ان دونوں سے اظہار مروی ہے ۔ اور ادغام کر اس لَبِثْتُ میں ساتھ ہی عُذْتُ میں اُبْ کے لئے ۔ اور اس عُذْتُ میں ادغام کا عکس کر (یعنی اظہار کر) حلا کے لئے ۔

ف یعنی طُلْ کے رموز رویس نے اَخَذْتُ میں اظہار کیا ہے (یاد رہے کہ اظہار اوپر کے شعر میں اظہار پہ عطف سے نکلتا ہے) مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جہاں بھی ہو اور جس طرح بھی ہو ، عام اس سے کہ ضمیر مفرد کے ساتھ ہو مثلاً ثم اَخَذْتُ الذین ۔ فاَخَذْتُھُم ، یا ضمیر جمع کے ساتھ ہو مثلاً وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِی
اسی طرح لفظ اِتَّخَذْتَ میں اظہار ہوگا ضمیر مفرد ہو جیسے لَتَخَذْتَ ، لَئِنِ اتَّخَذْتَ ، یا ضمیر جمع کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہو مثلاً تتخذتم، سب میں رویس کے لئے اظہار ہی ہوگا۔ تمام الفاظ مراد ہیں اگرچہ ناظم کے کلام سے تعمیم ظاہر نہیں ہو رہی ہے لیکن حکم سب کا ایک ہی ہے، ناظم اعتماداً علی الشہرۃ کی بنا پر تعمیم پر دال کوئی لفظ نہیں لائے۔

اور باقین یعنی ابوجعفر، روح اور خلف کے لئے اصل سے موافقت کی بنا پر ادغام ہے۔

قولہ، أورثتموها حمی فسد یہ بھی اظہار پر معطوف ہے یعنی حا اور فا کے مرموزین یعقوب اور خلف ثاء کا تاء میں خلافاً للاصل اظہار کرتے ہیں، أورثتموها (اعراف) میں۔ وتلک الجنة التی أورثتموها (زخرف) میں۔

اور ابوجعفر اپنی اصل کے موافق اظہار کرتے ہیں، تو تینوں آئمہ اظہار پر متفق ہو گئے۔

قولہ، لبثت عنهما یہ بھی اظہار کے ذیل میں ہے اور عنهما کی ضمیر یعقوب اور خلف کی طرف لوٹتی ہے یعنی یہ دونوں ثاء کا تاء سے اظہار کرتے ہیں لفظ لبثت میں، جہاں بھی ہو اور جس طرح بھی ہو لہٰذا لبثتم کو بھی شامل ہے۔

قولہ، وادغمو معْ عذت امْ یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر ثاء کا تاء میں ادغام کرتے ہیں لفظ لبثت اور لبثتم میں، اور اسی طرح ذال کا تاء میں ادغام کرتے ہیں لفظ عذت میں (اور یہ غافر میں ہے إنی عذت بربی وربكم من كل متكبر اور دخان میں ہے وانی عذت بربی وربکم ان ترجمون) اور یاد رہے کہ اس میں خلف بھی ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اصل کی موافقت سے معلوم ہوتا ہے۔

قولہ، ذا اعکسن حطلا ذا سے اشارہ ہے لفظ عذت کی طرف، اور عکس سے اِعْکِسَنْ، صیغہ امر بانون تاکید خفیفہ ہے، اور عکس سے ادغام کی ضد یعنی اظہار مراد ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ حطلا کے مرموز یعقوب لفظ عذت میں ذال کا تاء میں اظہار کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر و خلف عذت میں ادغام کرتے ہیں اور یعقوب اظہار کرتے ہیں۔

۴۲ وَيَاسِينَ نُونَ ادْغَمْ فَذَا حُطْ وَسِينَ مِيـ ـمِ فُزْ يَلْهَثَ اظْهَرْ أُذْ وَبَارْكَبْ فَشَا إِلَا

ت، اور یاسین اور نون کا فذا حط کے لئے ادغام کر۔ اور سین کا میم میں فز کے لئے ادغام کر۔ اور یلھث کو اُذ کے لئے اظہار سے پڑھو، اور ارکب کی با ر کو بھی فشا، إلا کے لئے۔ اظہار سے پڑھ۔

ف، یعنی یٰسٓ کے نون کا والقرآن کی واؤ میں اور نٓ کے نون کا والقلم کی واؤ میں فا اور حا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مرموزین خلفؔ اور یعقوب کے لئے ادغام کرو، جب کہ دونوں کی اصل کے لئے اظہار ہے اور ابوجعفر اظہار کرتے ہیں کیونکہ وہ حروف مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں، جیسا کہ بقرہ کی ابتدا میں معلوم ہوگا، انشاءاللہ

قولہ: وسین میم فق یعنی خلفؔ نے سین کے نون کو میم میں طٰسٓمٓ شعراء اور قصص کے مقطعات میں ادغام کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور اصل کے خلاف کیا ہے اور ناظم نے ابوجعفر اور یعقوب سے سکوت کیا ہے ابوجعفر تو اظہار کریں گے کیونکہ مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں اور سکتہ کو اظہار لازم ہے اور یعقوب اصل کے مطابق ادغام کے ساتھ پڑھیں گے۔

قولہ: یلھث اظھر اد کہتے ہیں کہ یلھث ذلک (اعراف) میں ابوجعفر کے لئے ثا اور ذال کو اظہار سے پڑھو جبکہ یعقوب اور خلفؔ نے اصل کے مطابق ادغام کے ساتھ پڑھا ہے۔ آگے اظہار پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قولہ: وبا ارکب فتی الا یعنی فا اور ہمزہ کے مرموزین خلفؔ وابوجعفر ارکب معنا (ہود) میں بار کو اظہار سے پڑھتے ہیں۔

ناظم شفقت علی الطلاب کی وجہ سے خلفؔ کو بھی بیان کر گئے۔ ورنہ بیان کی ضرورت نہ تھی کیونکہ حمزہ کے راوی خلفؔ بھی اظہار ہی پڑھتے ہیں۔

النون الساکنۃ والتنوین

۴۲ وَغُنَّۃٌ یَا وَالْوَاوِ فِیْ وَبِخَا وَغَیْـ ... ـنِ الْاِخْفَا سِوٰی یُنْغِضُ یَکُنْ مُنْخَنِقْ اِلَا

ت: اور یا اور واو میں فتیٰ کے لئے غنہ ہوگا۔ اور الا کے لئے خا اور غین میں اخفا ہوگا۔ سوائے فَسَیُنْغِضُوْنَ اور اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا، اور الْمُنْخَنِقَۃُ کے۔

ف: مرموز فا خلفؔ نے نون ساکنہ اور تنوین کا واو اور یا میں ادغام مع الغنہ کیا ہے مثلاً وَمَنْ یَّقُلْ، مِنْ وَّالٍ، یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ، یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَۃٌ۔

یعنی اپنی اصل روایت خلفؔ کے خلاف پڑھا۔ اور ابوجعفر و یعقوب بھی وفاقاً للاصل ادغام مع الغنہ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔

قولہ: وَبِخَاءٍ وغین الخ یعنی مرموز الا ابوجعفر نے اصل کے خلاف، نون ساکنہ و تنوین میں جب کہ ان کے بعد خا اور غین ہو، اخفا کیا ہے۔ جیسے من خیر هو لا غیر الذی ، هل من خالق غیر الله ، من غیر کم ، یومئذ خاشعه لیکن اس اخفا سے تین لفظ مستثنیٰ ہیں ان میں ابوجعفر بھی اظہار ہی کرتے ہیں ۔ فَسَيُنْغِضُونَ اليك (اسراء) ان یکن غنیا (نساء) اَلْمُنْخَنِقَةُ (مائدہ) یعقوب اور خلف کے لئے تمام حروف حلقیہ میں اظہار ہی ہے۔

الفتح والامالة

۴۴ وَبِالْفَتْحِ قَهَّارِ الْبَوَارِ ضِعَافَ مَعْ ۔۔۔ لَهُ عَيْنُ الثُّلَاثِيْ رَانَ شَا جَاءَ مُيِّلَا

ت: اور (فد کے لئے) فتح کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ قَهَّارِ اور الْبَوَارِ اور ضِعَافًا اور اس کے ساتھ ہی ماضی ثلاثی کا عین۔ اور رَانَ ۔ شَاءَ ۔ جَاءَ میں مرموز فد نے امالہ کیا ہے ۔

ف: یعنی فد (جو آئندہ شعر میں ہے) کے مرموز خلف نے الْقَهَّارِ مجرور میں فتح پڑھا ہے جیسے وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراہیم) اور لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (غافر) اسی طرح الْبَوَارِ میں فتح پڑھا ہے جو سورۃ ابراہیم میں ہے ۔ اور لفظ ضِعَافًا یعنی ذُرِّيَّةً ضِعَافًا نساء میں۔ اسی طرح فتح پڑھا ہے ماضی ثلاثی کے عین کلمہ میں، جو حسب ذیل ہیں ۔

خَابَ جیسے وقد خاب من افتری اور خَافَ جیسے ولمن خاف مقام ربه اور طَابَ جیسے فانکحوا ما طاب لکم اور ضَاقَتْ جیسے وضاقت علیهم أنفسهم اور حَاقَ جیسے وحاق بهم اور زَاغَ جیسے ما زاغ البصر اور زَادَ جیسے فزادهم الله مرضا

غرض عین الثلاثی سے یہی سات افعال ماضیہ مراد ہیں اور ظاہر ہے کہ امام خلف نے اصل سے مخالفت کی ہے

قولہ: رَانَ ، شَاءَ ، جَاءَ مُيِّلَا یعنی تین افعال ماضیہ میں البتہ خلف نے اصل سے موافقت کرتے ہوئے امالہ کیا ہے جو یہ ہیں۔ مثلاً رَانَ (مطففین) اور شَاءَ ، جَاءَ جہاں بھی واقع ہوں اور جس طرح بھی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴ كَالأَبرَارِ رُؤْيَا اللاَّمِ تَوْرَاةَ فِدْ وَلاَ ۔ تُمِلْ حُزْ سِوَى أَعْمىٰ بِسُبْحَانَ أَوَّلاَ

ت: اور فـد کے لئے الابرار جیسے لفظوں میں امالہ ہوا ہے، اور الرؤیا معرف باللام میں، اور توراۃ میں۔ اور مت امالہ کرحُز کے لئے کسی لفظ میں سوائے اس پہلے اعمیٰ کے جو سورۃ سبحان میں ہے۔

ف: قولہ کالابرار یعنی خلف نے اس الف میں امالہ کیا ہے جو دو راء کے درمیان ہو اور دوسری راء مجرور ہو، ناظم یہ بات کاف تشبیہ سے بتانا چاہتے ہیں، عام اس سے کہ معرف باللام ہو جیسے الاشرار یا نکرہ ہو جیسے مالھا من قرار۔

قولہ: رؤیا اللام یعنی نیز خلف نے لفظ الرؤیا معرف باللام میں امالہ کیا ہے۔ البتہ مجرد عن اللام میں امالہ نہیں کریں گے جیسے رؤیای، رؤیاك۔

قولہ: توراۃ اور خلف نے لفظ التوراۃ میں بھی امالہ کیا، خواہ قرآن میں کہیں بھی واقع ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ خلف نے اصل سے اختلاف کرتے ہوئے القہار، البوار، ضعافا اور سات افعال ثلاثیہ کے الفات میں فتح پڑھا ہے۔

اور صرف تین افعال ماضیہ (ان شاء، جاء) میں امالہ کیا، نیز اصل سے اختلاف کرتے ہوئے توراۃ میں امالہ کیا۔ الرؤیا معرف باللام میں اور الابرار جیسے لفظوں میں امالہ کیا ہے۔

اس تفصیل کے علاوہ جو الفات منقلبہ عن الیاء یا مرسوم بالیاء ہیں۔ ان میں اصل کی موافقت کرتے ہوئے امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

آگے یعقوب کے مذہب کی طرف منتقل ہوتے ہیں، فرمایا:

قولہ: ولا تمل حُز الخ یعنی یعقوب امالہ کبریٰ یا صغریٰ والے الفات میں جن میں کہ ابوعمرو بصری کرتے تھے، کوئی امالہ نہیں کرتے البتہ کلمہ اعمیٰ میں جو سورۃ اسراء میں پہلی مرتبہ ہے۔ امالہ کبریٰ کرتے ہیں یعنی ومن کان فی ھذہ اعمیٰ۔

۳/۴۵ وَطُلْ كَافِرِينَ الْكُلِّ وَالنَّمْلِ حُطْ وَيَا ۔ سِينَ يُمِنْ وَافْتَحِ الْبَابَ إِذْ عَلاَ

ت: اور مرموز طُل کے لئے ہر جگہ کافرین میں امالہ کر، اور نمل میں حُط کے لئے امالہ کر اور یاسین میں یُمن کے لئے امالہ کر اور مرموز اذ کے لئے پورے باب میں فتح پڑھ کر وہ فتح بلند ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف: مرموز طا رویس نے لفظ کافرین میں جہاں بھی ہو معرف ہو یا منکر امالہ کیا ہے۔

قولہ: والسنمل حط یعنی نمل میں انہا کانت من قوم کافرین میں پورے یعقوب نے امالہ کیا ہے۔

قولہ: ویاسین یمن یا کے مرموز روح نے یٰسٓ کے الف میں امالہ کیا ہے۔

پس گویا یعقوب نے اصل کے خلاف کرتے ہوئے صرف چند مواقع میں امالہ کبریٰ کیا ہے یعنی اسراء کے پہلے اعمیٰ میں، نمل کے کافرین میں۔ اور ان کے پہلے راوی رویس کے لئے کافرین میں ہر جگہ اور روح کے لئے یٰسٓ کے الف میں امالہ ہوا ہے۔

قولہ: وافتح الباب اذ علا یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر نے پورے باب امالہ اور تمام ان لغات میں کہ جو نافع کے دونوں راویوں کے لئے ممال تھے یا کسی ایک کے لئے اس میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ تھا ان تمام الفاظ کو فتح سے پڑھا ہے گویا پورے باب میں اصل سے مخالفت ہے۔

الراءات واللامات والوقف علی المرسوم

۴۶ کقالون راءات ولامات اتلھا وقف یابۃ بالھا الاحمر ولہ حلا

ت: اور مرموز اتلھا کے لئے تمام راءات اور لامات مثل قالون کے ہیں اور یا ابت پر الا اور حمو کے لئے بالہا وقف کر۔ اور لہ۔ حلا کے لئے ....

۴۷ وسائرھا کالبز مع ھو وھی وعنہ نحو علیھنہ الیہ روی الملا

ت: اور باقی تمام الفاظ بھی مثل بزی کے ہیں، ساتھ ہی ھو اور ھی بھی اور مرموز حلا ہی سے علیھنہ اور الیہ جیسے الفاظ جماعت نے روایت کئے ہیں۔

ف: قولہ: کقالون راءات ولامات اتلھا یعنی مرموز اتل ابوجعفر نے تمام راءات اور لامات کو مثل قرارت قالون کے پڑھا ہے، جن راءات کو وہ مفخم پڑھتے ہیں ابوجعفر بھی مفخم پڑھتے ہیں اور جن کو وہ مرقق پڑھتے ہیں ابوجعفر بھی مرقق پڑھتے ہیں اسی طرح جن لامات کو قالون مغلظ پڑھتے ہیں اور ابوجعفر بھی مغلظ پڑھتے اور جن کو وہ باریک پڑھتے ہیں۔ ابوجعفر بھی ان کو باریک پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر نے نافع سے روایت ورش کے اعتبار سے مخالفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اور ظاہر ہے کہ یعقوب و خلف بھی اس باب میں قرأت ابو جعفر سے متفق ہیں۔ کما علم من الوفاق۔

قولہ: وَقِفْ یَا اَبَتِہْ بِالْہَا الْاِحْکُو یعنی ابو جعفر و یعقوب نے لفظ یَا اَبَتِ پر جو یوسف، مریم، قصص اور صافات میں ہے۔ بالہا وقف کیا ہے۔ گویا اصل سے تخلف کیا ہے، اور خلف نے مطابق اصل بالتاء وقف کیا ہے

قولہ: وَلِمَ حُلَا وَسَائِرُ ھَا کَالْبَزِّیْ یعنی یعقوب نے بزی کی طرح لِمَہْ، عَمَّہْ، فِیْمَہْ، بِمَہْ اور مِمَّہْ پانچ لفظوں پر ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے۔ مگر بزی کے لئے خلف ہے یعقوب کے لئے نہیں۔

قولہ: مَعْ ھُوَ وَھِیَ یعنی یعقوب نے ضمیر منفصل مذکر و مؤنث ھُوَ اور ھِیَ پر بھی ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے، یہ ضمیریں جس شکل پر بھی ہوں، وَھُوَ، وَھِیَ، لَھُوَ، لَھِیَ وغیرہ وغیرہ۔

قولہ: وعنہ نحو علیھنہ الیہ روی الملا نیز یعقوب نے ہاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا۔ نون مشدد جمع مؤنث غائبات پر جبکہ یہ نون ھا کے بعد جس شکل میں بھی ہو، فعل سے متصل ہو مثلاً عَلِمْتُمُوْھُنَّ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ، لَا تُخْرِجُوْھُنَّ۔ یا حرف کے ساتھ جیسے لَھُنَّ مِنْھُنَّ یا اسم کے ساتھ ہو۔ مثلاً بُیُوْتِھِنَّ، اَبْصَارِھِنَّ۔

البتہ اگر نون مشدد کاف یا تاء کے بعد ہو تو وقف میں ہاء سکتہ کا اضافہ نہ ہوگا مثلاً مِنْکُنَّ۔ لَسْتُنَّ، اِتَّقَیْتُنَّ۔

قولہ: اِلَیَّہْ یعنی یعقوب کے لئے یاء متکلم مشدد پر وقف میں ھاء سکتہ کا اضافہ ضروری ہے، اسم کے ساتھ ہو۔ مثلاً خَلَقْتُ بِیَدَیَّ، بِمُصْرِخِیَّ۔

یا حرف کے ساتھ جیسے یُوْحٰی اِلَیَّ۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ

۴۸ وَذُو نُدْبَةٍ مَعْ ثَمَّ طِبْ وَلَهَا احْذِفَنْ ... بِسُلْطَانِيَهْ مَالِيَهْ وَمَاهِيَهْ مُوصِلَا

ت: اور نُدْبَۃٍ والے کلمات پر، ساتھ ہی ثَمَّ پر طِبْ کے لئے ہاء سکتہ کے ساتھ وقف کر اور حماۃ (جیسا کہ اگلے شعر میں ہے) کے لئے سُلْطَانِیَہْ، مَالِیَہْ اور مَاھِیَہْ کی ہاءات سکتہ کو وصل کرتے ہوئے ضرور حذف کر۔

ف: قولہ وذو ندبۃ مع ثم طب یعنی رویس نے تین کلمات ندبہ پر ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا۔ یَا وَیْلَتٰی، یَا اَسَفٰی، یَا حَسْرَتٰی، اور ھاء سکتہ پڑھی جائے گی تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مد لازم بقدر چہار حرکت بھی ضروری ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نیز رویس نے ثُمَّ مفتوحہ ظرفیہ پر ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے۔ ثَمَّ قرآن میں چار جگہ ہے۔ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه (بقرہ) وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ (شعراء) وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ (انسان) مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (تکویر)

قولہ: وَلَهَا احْذِفَن اھ۔ یعنی مرموز حا یعقوب ھاء سکتہ کو وصل میں مثل امام حمزہ کے تین کلمات میں حذف کرتے ہیں۔ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ۔ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ (دونوں حاقہ میں) اور وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ (قارعہ)

وصل میں حذف کا مطلب یہ ہوا کہ وقف میں حذف نہیں کریں گے بلکہ ھاء سکتہ کو باقی رکھتے ہوئے وقف کریں گے۔

۴۹ حِمَاهُ وَأَثْبِتْ فُزْ كَذَا احْذِفْ كِتَابِيَهْ حِسَابِي تَسَنَّ اقْتَدِهْ لَدَى الْوَصْلِ حُفَّلَا

ت: مرموز حِمَا کے لئے۔ اور فُزْ کے لئے باقی رکھ، اسی طرح كِتَابِيَه، حِسَابِيَه، لَمْ يَتَسَنَّه، اقْتَدِهْ میں وصل میں حُفَّلا کے لئے ھاء سکتہ کو حذف کر۔

ف: قولہ: وَاثْبِتْ فُزْ یعنی مرموز فا خلف اصل کے خلاف مذکورہ تینوں کلمات میں ھاء سکتہ کو وصل میں حذف نہیں کرتے بلکہ وصل و وقف دونوں میں باقی رکھتے ہیں۔

قولہ: كَذَا احْذِفْ كِتَابِيَه الخ یعنی یعقوب مزید چار کلمات میں بھی وصل میں ھاء سکتہ کو حذف کرتے ہیں كِتَابِيَه (حاقہ میں دو جگہ) حِسَابِيَه (حاقہ میں دو جگہ) لَمْ يَتَسَنَّهْ (بقرہ) فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (انعام)

www.kitabosunnat.com

۵۰ وَأَيًّا بِأَيًّا مَّا طَوَى وَبِمَا فِدًا وَبِالْيَاءِ إِنْ تُحْذَفْ لِسَاكِنِهِ حَلَا

ت: اور أَيًّا مَّا میں طوی نے أَيًّا پر اور فِدًا نے مَا پر وقف کیا ہے، اور حَلَا نے یاء کے ساتھ وقف کیا ہے گر وہ یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصل میں حذف ہو گئی ہے۔

ف: یعنی طا کے مرموز رویس نے أَيًّا مَّا تَدْعُوا (اسراء) میں أَيًّا پہ وقف کو جائز قرار دیا، اور اصل کے خلاف کیا، جبکہ فِدا کے مرموز خلف نے بھی اپنی اصل کے خلاف کرتے ہوئے مَا پہ وقف کیا ہے اور أَيًّا پر جائز نہیں ٹھہرایا، اور یاد رہے کہ روح اور ابوجعفر نے بھی مثل خلف کے مَا پہ وقف کیا اور اصل کی موافقت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ؛ وبالیاء ان تحذف الخ مطلب یہ کہ مرموز حا یعقوب نے اس کلمہ پر اثبات یاء کے ساتھ وقف کیا ہے جس کے آخر میں یا مرسوم نہ ہو اور وصل میں التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئی ہے۔

۱۵ ت کتغن النذر من یؤت واکسر ولا م ما ل مع ومیکانہ ویکان کذا تلا

ت، جیسے تغن النذر، من یؤت اور تاء کو مکسور پڑھ۔ اور وقف کر (مال کے لام پر ساتھ ہی ویکانہ اور ویکان پر، کیونکہ یعقوب نے اسی طرح پڑھا ہے۔

ف؛ علماء نے ان کلمات کو، کہ جن کے آخر سے یاء، اجتماع ساکنین کی وجہ سے تلفظ میں حذف ہوئی ہو اور مرسوم بھی نہ ہو، جمع کیا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے :۔

(ومن یؤت الحکمۃ (البقرہ) یاد رہے کہ یعقوب نے بکسر تاء پڑھا ہے، اسی لئے ناظم نے فرمایا، واکسر وسوف یؤت اللہ (نساء) واخشون الیوم (مائدہ) یقض الحق (انعام) ننج المؤمنین (یونس)، وان اللہ لھاد الذین امنوا (حج)

الواد چار جگہ، بالواد المقدس (طٰہ و نازعات) واد النمل (نمل) الواد الایمن (قصص)

بھاد العمی (روم)، ان یردن الرحمن (یٰس)، صال الجحیم (صافات)، ینادِ (ق)، فما تغن النذر (قمر) ولہ الجوار المنشآت (رحمٰن)، الجوار الکنس (تکویر)

تنبیہ، قل یاعباد الذین امنوا (زمر) باتفاق قراء عشرہ یا حالین میں حذف ہو گی اور فبشر عباد (زمر) کی یاء کا بیان عنقریب یاءات زوائد میں آتا ہے۔

قولہ؛ ولا م ما ل یعنی فمال ھؤلاء (نساء)، مال ھذا الکتاب (کہف) مال ھذا الرسول (فرقان)، فمال الذین کفروا (معارج) چاروں میں یعقوب مال کے لام پر وقف کرتے ہیں۔ ما پر نہیں۔

قولہ: مع ویکانہ ویکان کذا تلا مطلب یہ کہ یعقوب نے ویکانہ لا یفلح (قصص) میں ویکانہ ھا پر وقف کیا ہے۔ اسی طرح ویکان اللہ یبسط (قصص) میں ویکان نون مشدد پر وقف کیا ہے۔ (دونوں جگہ اصل سے مخالفت کی ہے اور ابو جعفر و خلف نے بھی وفاقاً للاصل مذکورہ دونوں کلموں کے آخر پر ہی وقف کیا ہے۔ گویا تینوں آئمہ میں کوئی اختلاف نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءات الاضافۃ

۵۲ کَقَالُونَ اُدْ لِیْ دِیْنِ سَکِّنْ وَاِخْوَتِیْ وَرَبِّیْ اِفْتَحْ اَصْلاً وَاسْکِنِ الْبَابَ حُمْلَہٗ

ت: مثل قالون کے مرموز اُد ہے۔ اور مرموز اصلاً کے لیے وَلِیَ دِیْن کو ساکن کر۔ اور اخوتی اور ربی کو فتح پڑھ۔ اور حُمِلَہٗ کے لئے پورے باب کی یاءات کو ساکن پڑھ۔

ش: قولہ: کقالون اُدْ یعنی ہمزہ کے مرموز ابوجعفر نے تمام یاءاتِ اضافت کو (اقسام ستہ میں) مثل قالون کے فتح پڑھا ہے۔ پس جہاں قالون کے لئے فتح ہے ابوجعفر بھی فتحہ پڑھتے ہیں اور جہاں قالون نے ساکن پڑھا ہے ابوجعفر بھی ساکن پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر کی اصل سے اگر مخالفت ہے تو باعتبار روایت ورش کے ہے، نہ کہ باعتبار قالون کے۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ شاطبیہ میں یاءات اضافت کے باب میں " یاءاتِ اضافت کی چھ قسمیں بیان ہوئی ہیں ایک وہ کہ ان کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ ہے، دوسری وہ کہ ان کے بعد ہمزۂ قطعیہ مکسورہ ہے تیسری وہ کہ ان کے بعد ہمزۂ قطعیہ مضمومہ ہے۔ چوتھی وہ کہ ان کے بعد ہمزۂ وصلیہ مع لام تعریف کے ہے، پانچویں وہ کہ ان کے بعد ہمزۂ وصلیہ منفردہ ہے، چھٹی وہ کہ ان کے بعد ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہے۔

قولہ: لی دین سکن، واخوتی وربی افتح اصلاً۔ یعنی ابوجعفر نے تمام باب میں اگرچہ مثل قالون کے یاءات اضافت کو مفتوح یا ساکن پڑھا ہے مگر تین یاءات میں قالون سے اختلاف کیا ہے۔

پہلی جگہ وَلِیَ دِیْن سورۂ کافرون میں کہ وَلِیَ کی یاء کو ابوجعفر نے ساکن پڑھا ہے، حالانکہ قالون نے (اور ورش نے بھی) یاء کو مفتوح کو پڑھا ہے، پس ابوجعفر نے اپنی اصل نافع سے دونوں ہی روایتوں کے اعتبار سے مخالفت کی۔

دوسری جگہ وَاِخْوَتِیْ اِنَّ سورۂ یوسف میں یاء کا فتحہ پڑھا ہے، حالانکہ قالون کے لئے اسکان تھا۔

تیسری جگہ ولئن رُجعتُ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّ، فُصِّلَت میں کہ ابوجعفر نے یاء کو مفتوح پڑھا ہے۔ حالانکہ قالون کے لئے اس میں فتح و اسکان دونوں وجہیں تھیں۔

ابوجعفر کے بعد اب یعقوب کو بیان کرتے ہیں۔

قولہ: واسکن الباب حُمْلَہٗ یعنی حاء حُمِلَہٗ کے مرموز یعقوب نے یاءِ اضافت کو مطلقاً باءِ اضافت کی اقسام ستہ مذکورہ میں ساکن پڑھا ہے۔ پس یعقوب نے اپنی اصل کی مخالفت کی ہے۔ آگے استثنا ما آتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۳ سِوَی عِندَ لَامِ العُرفِ اِلَّا النِّدَا وَغَیـ ـرَ مَحیَایَ مِن بَعدِی اسمُهُ وَاحذِفَن وِلَا

۵۴ عِبَادِی لَا یَسمُو وَقَومِی افتَحَا لَـهُ وَقُل لِعِبَادِی طَب فَشَا وَلَهُ وَلَا

۵۵ لَدَی لَامِ عُرفٍ نَحوُ رَبِّی عِبَادِی لَا الَّذ ـِینَ ذَا مَسَّنِی اَتَانِ اَهلَکَنِی مُـلَا

ت: سوائے ان یاءات کے جو لام تعریف کے ساتھ ہیں مگر وہ جو منادی میں ہیں۔ اور سوائے مَحیَایَ اور مِن بَعدِی اسمُهُ کے۔

اور ضرور حذف کر اتباع کرتے ہوئے یٰعِبَادِی لا کی یاء اضافت کو رمز یَسمُو کے لئے اور قَومِی کو فتح پڑھ۔ یَسمُو کے لئے۔ نیز فتح پڑھ قل لعبادی کو طب، فشا کے لئے۔

اور فشا کے لئے فتح ہے۔ (از روئے نصرت کے) لام تعریف کے نزدیک جیسے رَبِّیَ الَّذِی اور عِبَادِیَ الصالحون: نہ وہ عِبَادِ (قبل معرف باللام) جو منادی میں آئے ہیں: اور جیسے مَسَّنِیَ الضر۔ اتانی الکتاب اهلکنی الله۔ حالانکہ یہ سب دلائل قویہ ہیں۔

حل لغات: شعر اول کے شروع وِلَا بکسر واؤ، وَلِیَ بمعنی تَبِعَ کا مصدر ہے۔ پس وِلَا کے معنی ہوں گے۔ مُتَابَعَة اور دوسرے شعر کے آخر میں وَلَا بفتح واؤ بمعنی نصرت ہے اور تیسرے شعر کے آخر میں مُلَاء جمع مُلَاءة ہے بمعنی بڑی سفید چادر، مجازاً دلائل قویہ مراد ہیں۔

ف

قولہ: سوی عند لام العرف یعنی یعقوب نے یاء اضافت کو ساکن پڑھا ہے مگر جو یاء لام تعریف کے ساتھ واقع ہو گی اس کو ساکن نہیں بلکہ مفتوح پڑھیں گے جیسے عَهدِی الظالمین۔ ربی الذی یُحیی ویُمیت پس اس قسم میں اصل کے موافق ہیں۔

قولہ: اِلَّا النِّدَا یعنی یہی یاء اضافت قبل از لام تعریف اگر منادی میں ہو تو یعقوب اس کو مفتوح نہیں پڑھیں گے بلکہ ساکن ہی پڑھیں گے اور ایسی یاء اضافت دو جگہ ہے، ایک یا عبادی الذین امنوا ان ارضی واسعة (عنکبوت) دوسری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم (زمر)

ظاہر ہے کہ اس استثناء کا ذکر ناضروری تھا ورنہ سوی عند لام العرف کے عموم میں یہ دو منادی والی یائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی داخل ہو کر مفتوح ہوتی ہیں۔

قولہ: وَمَحْيَايَ. مِن بَعْدِي اسْمُهُ، عطف ہے۔ سوی عند لام العرف پر، اور اصل قاعدہ واسکن الباب حملا سے استثنار ہے، یعنی یعقوب نے تمام یارات اضافت کو ساکن پڑھا ہے، مگر دو جگہ اصل سے اتفاق کرتے ہوئے ساکن نہیں بلکہ فتح پڑھا ہے ایک وَمَحْيَايَ (انعام)، دوسری مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (صف) پس اصل کے موافق ان دونوں کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

قولہ: واحذفن ولا عبادی لا یسمو مطلب یہ کہ مرموز یسمو روح کے لئے یا عباد لا خوف علیکم (زخرف)، کی یار کو حالین میں حذف کرو۔ عبادی کے ساتھ لفظ لا کا اضافہ تعیین مقام کے لئے ہے تاکہ دوسرے عبادی کے الفاظ مراد نہ لئے جائیں۔ اور روح کے لئے حذف کا حالین میں مراد ہونا، اطلاق سے ماخوذ ہے۔

رویس کے لیے کیا ہے؟ اُن کے لئے اصل کے موافق، نیز ناظم کے قول واسکن الباب حملا کے مطابق یار ساکنہ کا حالین میں اثبات ہے۔

قولہ: وقومی اتخذا لہ یعنی اسی روح کے لئے، ان قومی اتخذوا (فرقان)، کی یار اضافت کو مفتوح پڑھو۔ اور یہ فتح ابو عمرو بصری کے موافق ہے، لہٰذا اصل کی موافقت ہوئی مگر اس لئے ذکر کیا کہ اس کو واسکن الباب حملا کے عموم میں داخل نہ سمجھ لیا جائے۔ البتہ رویس کے لئے یہ مستثنیٰ نہیں بلکہ ساکن ہے۔ آگے فتح پر عطف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

قولہ: وقل لعبادی طب فتشا یعنی طِب اور فتشا کے مرموزین رُویس اور خَلَف کے لئے قل لعبادی الذین آمنوا یقیموا الصلاۃ (ابراہیم)، کی یار اضافت کو فتح پڑھو۔ جب کہ روح کے لئے اسکان ہے۔

اور اصل یعنی ابو عمرو بصری نے اس یار اضافت کو فتح پڑھا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناظم نے رویس کے لئے فتح کیوں بیان کیا، جب کہ فتح اصل کے بھی موافق ہے، اور سوی عند لام العرف سے فتح مفہوم تھا لہٰذا رویس کے لئے فتح بیان کرنا ایک غیر ضروری بات ہے۔

بعض شارحین نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا کہ رویس کے لئے فتح بیان کرنے سے غرض دراصل مفہوم مخالف بیان کرنا ہے کہ رویس نے فتح پڑھا اور روح نے فتح نہیں پڑھا، اس طرح روح کے لئے یار کا اسکان نکل آیا۔

مگر جواب کمزور سی ہے، گفتہ آید در حدیث دیگراں کے بجائے صاف بات یہ ہے کہ ناظم کو روح کی قرارت یعنی اسکان یار کو بصراحت بیان کرنا ضروری تھا کیونکہ استثنار سے خروج روح نے ہی کیا ہے اور رویس اصل کے مطابق ہیں ان سے تعرض کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ (عبدالفتاح القاضی رحمۃ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ: وَلَہٗ وَلَہ لَدیٰ بِھِمْ عُرِّفْ الخ مطلب یہ کہ لَہٗ کی ضمیر کے مرجع خَلَف نے اُن یاءات اضافت کو اپنی اصل کے خلاف فتح کے ساتھ پڑھا ہے جن کے بعد لام تعریف ہو۔ ایسی یاءات قرآن مجید میں کل چودہ ہیں جیسا کہ ہم عنقریب اُن کی تفصیل بیان کریں گے۔

یاء اضافت قبل لام تعریف کی ناظم نے پانچ مثالیں دی ہیں۔ اوّل رَبِّیَ دوسری عِبَادِیَ اور پھر عبادی کے ساتھ بطور جملہ معترضہ لا النداء کہا مطلب یہ کہ جو عبادی قبل از لام تعریف، منادی ہے وہ خَلَف کے لئے مفتوح نہیں بلکہ اصل کے مطابق ساکن ہی ہے، اور یہ عِبَادِی جو منادی ہے قرآن میں دو جگہ ہے۔ یا عِبادی الذین امنوا (عنکبوت) اور یا عبادی الذین اسرفوا (زمر) تیسری مثال مَسَّنِیَ چوتھی اٰتانِیَ پانچویں اَھْلَکَنِیَ۔

یاءات جو قبل از لام تعریف قرآن مجید میں آئی ہیں کل چودہ ہیں جن میں سے بارہ یہ خَلَف نے فتح پڑھا ہے اور دو عبادی جو منادی واقع ہوئے ہیں، خَلَف کے لئے اصل کے موافق ساکن ہی ہیں۔ جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے

(چودہ یاءات اضافت قبل از لام تعریف:۔ عہدی الظالمین، ربی الذی یحیی ویمیت (دونوں بقرہ میں)، حرم ربی الفواحش، ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون (دونوں اعراف میں)، قل لعبادی الذین امنوا (ابراہیم)، اٰتانی الکتاب (مریم)، مسنی الضر۔ عبادی الصالحون (دونوں انبیاء میں)، یا عبادی الذین امنوا (عنکبوت)، عبادی الشکور (سبا)، مسنی الشیطن (ص)، ان ارادنی اللہ بضر، یا عبادی الذین اسرفوا (دونوں زمر میں)، ان اھلکنی اللہ (ملک)

شارح سمنودی فرماتے ہیں کہ ناظم نے جو مثال اٰتانِ دی ہے، اس سے اٰتانی الکتاب (مریم) مراد ہے، اور اٰتانِ یَ اللہ (نمل) مراد نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ یاء غیر مرسوم ہے اس کا ذکر آئندہ باب الزوائد میں آرہا ہے

ایسے ہی قل یا عباد الذین امنوا (زمر) کی یاء بالاتفاق وصلاً وقفاً محذوف ہے۔ اور عباد الذین یستمعون القول (زمر) میں بھی حالتین میں یاء محذوف ہے، کیونکہ مرسوم نہیں، البتہ یعقوب اس کو وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔ یہ یاءات زوائد میں ان شاء اللہ اس کا ذکر آرہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَاءَاتُ الزَّوَائِد

علماءِ قرأت کے نزدیک وہ یاءات زوائد کہلاتی ہیں جو مصاحفِ عثمانی میں مرسوم نہیں ہوئیں مگر تلاوت میں کسی نہ کسی امام کے لئے باقی ہیں۔ زائد عن الرسم ہونے کے باعث ان کو زوائد کہا جاتا ہے۔

یاءِ اضافت اور یاءِ زائدہ میں چار فرق ہیں۔

اول یہ کہ یاءِ زائدہ اسماء میں ہوتی ہے جیسے الداعِ، الجوار اور افعال میں بھی ہوتی ہے جیسے یومَ یاءتِ، واللیلِ اذا یسرِ مگر حروف میں نہیں ہوتی۔ اور یاءِ اضافت اسماء، افعال اور حروف تینوں میں ہوتی ہے۔

دوسرے یہ کہ یاءِ زائدہ مرسوم فی المصاحف نہیں ہوتی، بخلاف یاءِ اضافت کے کہ وہ مرسوم ہوتی ہے۔

تیسرے یہ کہ یاءاتِ زوائد میں قراء کا اختلاف بین الحذف والاثبات دائر ہوتا ہے، اور یاءاتِ اضافت میں اُن کا اختلاف بین الفتح والاسکان دائر ہوتا ہے۔

چوتھے یہ کہ یاءاتِ زائدہ حروفِ اصلیہ کے اعتبار سے کبھی اصلی ہوتی ہے جیسے الداعِ اور کبھی زائد جیسے وَعِیدِ بخلاف یاءاتِ اضافت کے کہ وہ ہمیشہ زائد ہی ہوتی ہیں۔

اصولی بات یہ ہے کہ جو یاءاتِ زوائد ابوجعفر کے لئے ثابت ہوں گی ان کو وہ صرف حالت وصل میں پڑھیں گے وقف میں نہیں۔ اور یعقوب اپنی یاءاتِ زائدہ کو دونوں حالتوں میں باقی رکھیں گے۔ اور خلف حالین میں حذف کریں گے مگر کہیں کہیں اس کے خلاف بھی ہوگا۔

اور یاءاتِ زوائد کبھی وسطِ آیت میں ہوتی ہیں اور کبھی رؤس آیات میں، جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ (شیخ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ)

۵۶ وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ لَا یَتَّقِیْ یُوْ سُفٍ حُزْ کَرُؤُسِ الْاٰیِ وَالْحَبْرُ مُوْصِلَا

ت: اور یاءاتِ زوائد حالین میں مرموز حُزْ کے لئے ثابت رکھی جائیں گی مگر لفظ یتقی میں نہیں جو یوسف میں ہے۔ جیسا کہ رؤس آیات میں یاءاتِ زوائد کو ان (یعنی مرموز حُزْ) کے لئے ثابت رکھا جائے گا اور مرموز الحبر ثابت رکھتے ہیں یاءاتِ زوائد کو صرف وصل کرتے ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢/٥٧ یُوَافِقُ مَا فِی الْحِرْزِ فِی الدَّاعِ وَاتَّقُوْ ... نِ تَسْأَلُنِ تُؤْتُوْنِ کَذَا اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

ت: الحق موافق ہیں (یعقوب کے ساتھ) ان تمام یاءات زوائد کو ثابت رکھنے میں جو حرز الامانی میں داؤن کی اصل ابوعمرو بصری کے لئے) بیان کی گئی ہیں۔ یعنی الدَّاعِ اور اِتَّقُوْنِ ، تَسْأَلُنِ تُؤْتُوْنِ اسی طرح اِخْشَوْنِ میں جو لفظ وَلَا کے ساتھ ہے۔

٣/٥٨ وَاَشْرَکْتُمُوْنِ الْبَادِ تُخْزُوْنِ قَدْ هَدَا ... نِ وَاتَّبِعُوْنِی ثُمَّ کِیْدُوْنِ وُصِّلَا

ت: اور اَشْرَکْتُمُوْنِ ، اور اَلْبَادِ ، تُخْزُوْنِ ، قَدْ هَدَانِ وَاتَّبِعُوْنِی اور ثُمَّ کِیْدُوْنِ (اکر یہ تمام ابوجعفر کے لئے) وصل میں پڑھی گئی ہیں۔

٤/٥٩ دَعَانِی وَخَافُوْنِی وَقَدْ زَادَ فَاتِحًا ... یُرِدْنِ بِحَالَیْهِ وَتَتَّبِعَنْ اِلَا

ت: دَعَانِی اور خَافُوْنِی اور مرموز اَلَا نے ان مذکورہ یاءات پر (دو یاء کا) اضافہ کیا ہے، اور یہ دونوں یاءات حالین میں پڑھتے ہیں کہ وصل میں فتحہ (اور وقف میں ساکن) پڑھتے ہیں۔ اِنْ یُرِدْنِ اور تَتَّبِعَنِ

ف: قولہ وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ الخ مطلب یہ ہے مرموز حا یعقوب نے ان تمام یاءات زوائد کو پڑھا ہے جو حرز الامانی میں ہیں، عام اس سے کہ ان کو اہل سما نے پڑھا ہو جیسے اَلَا تَتَّبِعَنِ یا ان کو نافع اور بصری نے باقی رکھا ہو جیسے وَمَنِ اتَّبَعَنِ یا کسی اور قاری و راوی نے پڑھا ہو جیسے وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ یا اس کو ثابت رکھنے میں صرف کوئی ایک قاری منفرد ہو جیسے الْمُتَعَالِ یا کوئی ایک راوی منفرد ہوا ہو جیسے فَحَقَّ وَعِیْدِ)

اور عام اس سے کہ یہ یاءات وسط آیات میں واقع ہوئی ہوں جیسے اوپر کچھ مثالیں آئیں یا روس آیات میں ہوں جیسے اَکْرَمَنِ ، اَهَانَنِ۔

پس یعقوب حالین میں ان تمام یاءات کو پڑھتے ہیں جن کو امام شاطبی باب یاءات الزوائد میں لائے ہیں۔

قولہ: لا یتقی بیوسف حُز یعنی امام شاطبی کی بیان کی ہوئی یاءات زوائد میں سے یعقوب کے لئے مَنْ یَتَّقِی: یوسف، کی یاء زائدہ وقف و وصل میں کسی وقت بھی نہیں پڑھی جاتی ہے۔ یعنی لا یُثْبِتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءِ یتقی لمرموز مختم لہذا سمجھنا چاہیئے کہ یتقی کی یاء کو صرف قنبل پڑھتے ہیں۔

(اور شارح عبدالفتاح قاضی نے اس استثناء کے ذیل میں کہا کہ یعقوب کے لئے حرز الامانی کی بیان کردہ باسٹھ یاءات زوائد میں سے چار مستثنیٰ ہیں۔

ایک یتقی (یوسف) دوسرے فَمَا اٰتٰان اللہ خیر (نمل) جس کا استثناء خود ناظم اس بات کے پچھلے شعر میں واٰتان فمل یُسر وصل میں بیان کریں گے، تیسرے مَن تَخ (یوسف) کہ اس کو یعقوب سکون عین پڑھتے ہیں۔ یسن ذُع نہیں پڑھتے ہیں۔ چوتھے فَبَشِّرعِبَادِ (زمر) پس اس عِبَادِ کی یاء زائدہ کو یعقوب وصل میں التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے نہیں پڑھتے، اگرچہ وقف میں باعتبار راس الآیت ہونے کے پڑھتے ہیں۔)

قولہ : کَسُرُوسِ الْآیِ یعنی یعقوب نے حرز الامانی میں مذکور تمام یاءات زوائد کو تو پڑھا ہی ہے خواہ وہ اثناء آیات میں ہوں یا رؤس آیات میں، لیکن قرآن مجید کی دیگر تمام رؤس آیات کی یاءات زائدہ کو بھی حالین میں پڑھا ہے اگرچہ ان کو شاطبی نے بیان نہیں کیا کیونکہ وہ سبعہ قراءات میں کسی کے لئے پڑھی نہیں گئی۔ حاصل یہ کہ ناظم کروس الآی وسیع معنی میں بول رہے ہیں۔[1]

---

[1] علماء قراءت نے حسب ذیل کلمات میں ان یاءات زوائد کا شمار کیا ہے۔ تین سورۃ البقرہ میں فارھبون فاتقون، ولا تکفرون۔ آل عمران میں واطیعون۔

اعراف میں فلا تنظرون، یونس میں فلا تنظرون ہود میں ثم لا تنظرون۔ یوسف میں تین جگہ فَاَرسلون، ولا تقربون، اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ رعد میں چار جگہ المتعال۔ والیہ متاب فکیف کان عقاب، والیہ مآب، ابراھیم میں دو وخاف وعید وتقبل دعاءِ۔ حجر میں دو فلا تفضحون، ولا تُخْزُوْنِ، نحل میں دو فاتقون، فارھبون۔ انبیاء میں تین فاعبدونِ دو جگہ اور فلا تستعجلونِ، حج میں فکیف کان نکیر، مومنون میں چھ بما کذبونِ دو جگہ، فاتقونِ، اَن یحضرونِ، ربِّ ارجعون، ولا تکلمونِ، شعراء میں سولہ، ان یکذبونِ، ان یقتلون، سیھدینِ، فھو یھدینِ، ویسقینِ، ویشفینِ، ثم یحیینِ، واطیعون آٹھ جگہ ان قومی کذبونِ، نحل میں حتی تشھدونِ قصص میں دو اَن یقتلون ان یکذبونِ عنکبوت میں فاعبدونِ۔ سبا میں فکیف کان نکیر۔ فاطر میں بھی فکیف کان نکیر، یٰسٓ میں دو ولا ینقذونِ۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَالْجَوٰرِ مُوْصِلاً يُوَافِقُ مَا فِي الْحِرْزِ الخ یعنی ابوجعفر سر مونذ الجنوٰ یعقوب کی موافقت کرتے ہیں۔ ان یاءات زائدہ کو وصل میں ثابت رکھنے پر جن کو یعقوب، اپنی اصل ابوعمرو بصری کی موافقت میں وصل و وقف میں ثابت رکھتے ہیں اور جن کو حرز الامانی میں ابوعمرو بصری کے لئے شمار کیا گیا ہے

(فاسمعونِ۔ صافات میں ۲ لتردینِ۔ سیھدینِ۔ صٓ میں ۲ لما یذوقوا عذابِ۔ فحقّ عقابِ زمر میں فاتقونِ۔ غافر میں ۳ یوم التلاقِ۔ یوم التنادِ، فکیف کان عقابِ۔ زخرف میں ۲ سیھدینِ واطیعونِ۔ دخان میں ۲ ان ترجمونِ، فاعتزلونِ، قٓ میں وعیدِ ۲ جگہ۔ ذاریات میں ۳، لیعبدونِ ان یطعمونِ، فلا تستعجلونِ۔ قمر میں ونذرِ ۶ جگہ۔ ملک میں ۲ کیف نذیرِ۔ فکیف کان نکیرِ نوح میں واطیعونِ۔ المرسلات میں فکیدونِ۔ فجر میں ۴ اذا یسرِ، جابوا الصخر بالوادِ، فیقول ربی اکرمنِ، فیقول ربی اھاننِ کافرون میں ولی دینِ)

شرح الایضاح

عبد الفتاح قاضی رح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ یہ ہیں :- اجیب دعوۃ الداع (بقرہ) یوم یدع الداع (قمر) واتقون یا اولی الالباب (بقرہ)، فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم (ہود) حتی تؤتون موثقا (یوسف) واخشون ولا تشتروا[1] (مائدہ) بما اشرکتمون من قبل (ابراہیم) سواء ن العاکف فیہ والباد (حج) ولا تخزون فی[2] ضیفی (ہود) وقد ہدان[3] (انعام) فلا تمترن بہا واتبعون[4] (زخرف) ثم کیدون (اعراف) دعوۃ الداع اذا دعان (بقرہ) وخافون ان کنتم مومنین (آل عمران)

پس ابوجعفر ان یاءات کو فقط وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور یعقوب وصل و وقف دونوں حالتوں میں۔

قولہ: وقد زاد فاتحا یردن بمالیہ وتتبعن الا یعنی مذکورہ یاءات تو وہ تھیں جن کو ابوجعفر نے یعقوب کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے بحالت وصل پڑھا ہے اور دو یا زائدہ ایسی ہیں کہ مرموز الف ابوجعفر نے یعقوب پر ایک قسم کے اضافہ (یا بالفاظ دیگر قدرے مخالفت) کے ساتھ پڑھا ہے۔ ایک اِنْ یُرِدْنِ الرحمن (یٰس) میں دوسرے اَلَّا تَتَّبِعَنِ (طٰہٰ) میں کہ ان دونوں میں یاء زائدہ کو حالین میں پڑھا ہے۔ مفتوح وصل میں، اور ساکن وقف میں۔ جبکہ یعقوب دونوں میں سے پہلی یاء کو وصل میں ساکن ہونے کے باعث التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف کرتے ہیں اور وقف میں ساکن پڑھتے ہیں اور دوسری یاء کو وصل و وقف میں ساکن پڑھتے ہیں۔

(البدور الزاہرہ) للقاضی

---

[1] واخشون کو ولا کے ساتھ اس لئے مقید کیا تاکہ واخشونی ولأتم نعمتی (بقرہ) نکل جائے کیونکہ یہ یا حالین میں تمام قراء کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ نیز تاکہ واخشون الیوم (مائدہ) بھی نکل جائے، جو حالین میں تمام قراء کے لئے محذوف ہوتی ہے سوائے یعقوب کے کہ وہ اسکو وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔

[2] اور فاتقوا اللہ ولا تخزون (حجر) کی یاء تمام قراء کے لئے حالین میں محذوف ہوتی ہے سوائے یعقوب کے کہ وہ اس کو حالین میں پڑھتے ہیں۔

[3] اس میں قد قید احترازی ہے، تاکہ قل اننی ہدانی ربی (انعام) نکل جائے۔ ایسے ہی او تقول لو ان اللہ ہدانی (زمر) نکل جائے کیونکہ یہ دونوں یاء تمام قراء کیلئے وصلاً و وقفاً پڑھی جاتی ہیں اور مرسوم ہیں۔

[4] اور فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران) کی یاء تمام قراء کیلئے بوجہ مرسوم ہونے کے حالین میں پڑھی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٩٦ تَلَاقِ التَّنَادِ ى بِن عِبَادِ اتَّقُوطَمِّى   دُعَاءِ اِتْلُ وَاحْذِفْ مَعْ تُمِدُّونَنِى فُلَا

ت: اور اضافہ کیا ہے یا زائدہ کا مِن نے اَلتَّلَاقِ اور اَلتَّنَادِ میں - اور اضافہ کیا ہے ۔ طمّی نے یا عِبَادِ فَاتَّقُون میں اور اضافہ کیا ہے ۔ اُتْلُ نے دُعَاءِ میں اور فُلَا کے لئے دعاءِ اور ساتھ ہی تُمِدُّونَنِ میں حذف کر یا زائدہ کو ۔

ف: یعنی مرموز بِن ابن وردان نے یا زائدہ کو لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ، اور اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ (دونوں غافر میں) میں مثل ورش بحالت وصل ثابت رکھا ہے ۔ یاد رہے کہ یہ مفہوم وَقَدْ زَادَ کے تحت میں ہونے کی وجہ سے نکلا ہے ، جو اوپر کے شعر میں گذرا ہے ۔

ابن وردان کی تخصیص سے یہ نکلا کہ ابن جماز دونوں لفظوں میں یا زائدہ کو مثل قالون وصل و وقف میں حذف کرتے ہیں اور اسی طرح خلف بھی ۔ اور یعقوب اپنے اصل کے مطابق دونوں جگہ حالین میں اثبات کرتے ہیں ، کیونکہ دونوں رأس الآیت ہیں ۔

قولہ : عِبَادِ اتَّقُوطَمِّى یعنی مرموز طا رویس نے لفظ عِبَادِ کی یا کو یَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ (زمر) میں حالین میں ثابت رکھا ہے ۔ اور رویس کے لئے جو اثبات فی الحالین کہا گیا ہے وہ ان کے شیخ یعقوب کے اصول کی وجہ سے ہے کہ وہ اثبات فی الحالین کرتے ہیں ۔

جبکہ یٰعِبَادِ کی یا کو روح ابوجعفر اور خلف حالین میں حذف کرتے ہیں ۔

قولہ : دُعَاءِ اتْلُ یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر نے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (ابراہیم) میں دُعَاءِ کی یا زائدہ کو مثل ورش وصل میں ثابت رکھا ہے گویا ابوجعفر نے اپنی اصل سے باعتبار روایت قالون تخلف کیا ہے یہاں بھی وَقَدْ زَادَ کے تحت ہونے کی وجہ سے ابوجعفر کے لئے اثباتِ یا زائدہ کا مفہوم لیا گیا ہے ۔

قولہ : وَاحْذِفْ مَعْ تُمِدُّونَنِى فُلَا یعنی مرموز فا خلف کے لئے وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ میں اور ساتھ ہی تُمِدُّونَنِ (نمل) میں دونوں جگہ یا زائدہ کو حالین میں حذف کرو ۔ اس طرح خلف نے دونوں جگہ اصل کے خلاف کیا ہے ۔

نوٹ : اور ادغام کبیر کے باب میں گذر چکا ہے کہ خلف اَتُمِدُّونَنِ کے نون کو اظہار سے پڑھتے ہیں ۔ قولہ فُلَا یعنی یَا فُلَانُ ترخیم اور حرفِ ندا کے حذف کے ساتھ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۱ وَاٰتَانِ نَمْلِ یُسْرُ وَصْلٍ، وَتَمَّتِ الْـ اُصُوْلُ بِعَوْنِ اللّٰهِ دُرًّا مُفَصَّلَا

ت: اور نمل والے اٰتَانِ میں یُسْر کے لیے وصل میں حذفِ یاء ہے۔
اور اصول پورے ہوگئے اللہ کی مدد سے جو الگ الگ پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔

ف: وَاٰتَانِ نَمْلِ یُسْرُ وَصْلٍ، یعنی مرموز یُسْر روح، فَمَا اٰتَانِ اللّٰهُ جو نمل میں ہے۔ میں یاء زائدہ کو وصل میں حذف کرتے ہیں کیونکہ ان کی روایت میں یاء زائدہ ساکن ہے لہذا وصل میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی البتہ وقف میں ان کے شیخ یعقوب کے اصول کے مطابق ضرور باقی رہے گی اور رُویس کی روایت میں اصل کے مطابق چونکہ مفتوح ہے لہذا وصل و وقف دونوں میں باقی رہے گی، یعنی وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن اور ابوجعفر نے وصل میں اپنی اصل کے مطابق مفتوح پڑھا ہے اور وقف میں یاء کو حذف کیا ہے جبکہ خلف اپنی اصل کے مطابق دونوں حالوں میں حذف کرتے ہیں

اور فبشر عبادالذین (زمر) میں ابوجعفر اور خلف وصل و وقف میں یاء کو حذف کرتے ہیں۔
جبکہ یعقوب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے وصل میں تو حذف ہی کرتے ہیں مگر وقف میں باقی رکھتے ہیں۔
اور اس پورے باب میں یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ خلف نے ہر جگہ اپنی اصل کے خلاف کرتے ہوئے یاء زائدہ کو وصلاً وقفاً حذف ہی کیا ہے۔

تمت الاصول، وللّٰہ الحمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرۃ

١/٦٢ حُرُوفَ التَّهَجِّیْ افْصِلْ بِسَکْتٍ کَمَا اَلِفْ ۔ اَلَا یَخْدَعُوْنَ اِعْلَمُوْا حِجِّیْ وَاشْمِمْ طِلَا

٢/٦٣ بِقِیْلَ وَمَا مَعَهٗ وَیُرْجِعُ کَیْفَ جَا ۔ اِذَا کَانَ لِلْاُخْرٰی فَسَمِّ حُلِیْ حَلَا

ت: حروفِ تہجی کو الگ الگ پڑھ سکتے کے ساتھ۔ جیسے حاء، الف الٓمٓ کے لئے۔ اور یخدعون پڑھ اعلموا اور حجی کے لئے اور اشمام کر طلا کے لئے قیل اور ان تمام لفظوں میں جو اس کے ساتھ آتے ہیں اور لفظ یُرجعُ جس طرح بھی آئے، جب وہ آخرت کے لئے ہو تو اس کو معروف پڑھ حُلی کے لئے۔

ف: قولہ حُرُوفَ التَّهَجِّیْ افْصِلْ بِسَکْتٍ کَمَا الف الٓمٓ یعنی مرموز الٓمٓ ابوجعفر کے لئے سورتوں کے اوائل میں واقع حروف مقطعات کو سکتے کے ساتھ علیحدہ علیحدہ پڑھو، خواہ ایک حرف ہو، جیسے قٓ، صٓ، یا زیادہ ہوں جیسے الٓمٓ، الٓمٓصٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، اور اس سے یہ لازم آیا کہ تمام حروف کا مابعد میں ادغام یا اخفاء ختم ہو جائے گا مثلاً طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔

نیز یاد رہے کہ چونکہ حروفِ مقطعات اور کلمۂ قرآنی میں بھی سکتہ کیا جائے گا تو طٰسٓ تِلْکَ میں اخفاء نہ ہوگا، اور الٓمٓ اللّٰہُ میں نہ میم پر حرکت پڑھی جائے گی اور نہ لفظ اللّٰہ کا ہمزۂ وصل حذف ہوگا۔

قولہ: یَخْدَعُوْنَ اعْلَمُوْا حِجِّیْ مطلب یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب نے وَمَا یَخْدَعُوْنَ کو یا اور دال کے فتحہ اور دونوں کے درمیان خاء ساکنہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ جیسا کہ وزنِ بیت سے ظاہر ہے۔

آیت ہے: یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخَادَعُوْنَ اول کو تمام قراء نے یخادعون پڑھا ہے۔ دوسرے میں اختلاف ہوا ہے۔ علامہ شاطبی نے وَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی قید کے ساتھ اختلاف بتایا ہے کہ سما نے یخادعون اور کوفیین وشامی نے یخدعون پڑھا ہے مگر علامہ جزری نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے تعیین لفظ پر کسی اشارے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

حاصل یہ کہ ابو جعفر اور یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے اور خلف نے اصل کی موافقت کرتے ہوئے تینوں نے وَمَا يَخْدَعُونَ پڑھا ہے۔

قولہ : واشمم حاطِ بِقِيلَ وَمَا معه یعنی رویس نے قِيلَ کو جہاں بھی ہو کسرہ میں ضمہ کے اشمام کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہی صورت ان باقی افعال میں بھی روایت کی ہے جن کو شاطبی نے قیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور وَمَا معه کا یہی مطلب ہے وہ افعال یہ ہیں غِيضَ، جِيءَ، حِيلَ، سِيقَ، سِيءَ، سِيئَتْ

رویس کے علاوہ باقی دو اماموں اور روح نے اپنے اصول کی موافقت کی ہے۔ پس پہلے پانچ میں تو سب نے کسرۂ خالصہ پڑھا ہے اور چھٹے (سِيءَ، سِيئَتْ) میں ابو جعفر نے رویس کے مثل اشمام کیا ہے اور خلف وروح نے خالص کسرہ ہی پڑھا ہے۔

یہ اشمام قیس اور اسد کی لغت ہے جبکہ باقی قبائل عرب میں کسرۂ خالص بولا گیا۔ (ایضاح ص ۶۳)

قولہ : وَيُرْجَعُ كَيْفَ جَاءَ الخ مطلب یہ کہ یعقوب نے لفظ يُرْجَعُ میں علامت مضارع کو مفتوح اور جیم کو مکسور بصیغۂ معروف پڑھا ہے۔ خواہ علامت مضارع یا ہو یا تا ہو جیسے وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ اور جیسے وَإِلَى اللَّهِ تَرْجِعُ الْأُمُورُ، اور خواہ اسم ظاہر کی طرف مسند ہو جیسا کہ مثالیں گذریں یا ضمیر کی طرف اسناد ہو مثلاً ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔ مگر شرط یہ ہے کہ مضمون رجوع الی اللہ تعالیٰ فی الآخرۃ کا ہو، جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے۔ یہی مطلب ہے ناظم کے قول إِذَا كَانَ لِلْأُخْرَى کا۔ لہٰذا اگر یہ مضمون نہ ہو تو تمام قراء بلا اختلاف صیغۂ معروف ہی پڑھتے ہیں مثلاً وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ اسی طرح صُمٌّ بُكْمٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ وغیرہ۔

نوٹ : اور اس کی سادہ سی پہچان یہ ہے کہ جس جگہ حفص کے لئے يُرْجَعُونَ یا يُرْجَعُ بالضم ہے وہاں یعقوب کے لئے بالفتح معروف ہے اور جس جگہ حفص کے لئے بالفتح ہے وہاں سب کے لئے بالفتح معروف ہی ہے۔ جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۴ وَالْاَمْرَ اتُّلُ وَاعْكِسْ اَوَّلَ الْقَصَصِ وَهُوَ هِيَ
يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسْكِنَا اُدُوْ حِمْلًا

۶۵ فَحِلْ وَاَيْنَ اَضْمُمْ مَلٰٓئِكَةَ اسْجُدُوْا
اَزَلَّ فَشَا لَا خَوْفَ بِالْفَتْحِ حُوْ لَا

ت: اور اُتْلُ کے لئے اَلْاَمْرُ والے يُرْجَعُ کو اسی طرح پڑھ اور اس کا اُلٹ کہا اول قصص
ہیں اور هُوَ اور هِيَ اور يُمِلَّ هُوَ اور ثُمَّ هُوَ کو اُدْ کے لئے باسکان ھا پڑھ
اور حِمْلًا کے لئے ھا متحرک ہی پڑھ اور اَيْنَ کے لئے (ہر جگہ) مَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
کو بضمِ تو نا پڑھ۔ اور فَشَا کے لئے اَزَلَّ ہے اور حُوْ لَا کے لئے لَا خَوْفَ (ہر جگہ) بفتح
فا ریس تبدیل کیا گیا ہے۔

ف: قولہ وَالْاَمْرَ اتُّلُ یعنی ابو جعفر نے والیہ یرجع الامر کلہ (ہود) کو بفتح یا و کسر
جیم معروف پڑھا ہے، یعقوب کی قراءت کے مثل۔
قولہ واعکس اول القصص یعنی سورۂ قصص کے اول میں وظنوا انهم الینا
لا یرجعون کو ابو جعفر ہی کے لئے اُلٹ کرو یعنی مجہول پڑھو۔ بضمِّ یا و فتح جیم۔ مطلب یہ ہے
کہ ہود اور قصص میں ابو جعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ہے۔ اور ان دو کے علاوہ ہر جگہ اصل کے موافق
ہی پڑھا ہے۔
ناظم نے خلف کے لئے کچھ نہیں فرمایا کیونکہ وہ ہر جگہ اصل کے موافق ہیں۔
قولہ: وهو وهی آلخ ابو جعفر نے ضمیر مفرد مذکر اور مفرد مؤنث میں ھا کو ساکن پڑھا ہے،
پہلے واؤ ہو مثلاً وهو الله وهی تجری بهم یا فا ہو مثلاً فهو ولیهم۔ فهی کالحجارة
یا لام ہو جیسے لهو الغنی لهی الحیوان۔
اَنْ يُّمِلَّ هُوَ (البقرہ) میں بھی ھو کو سکون ھا سے پڑھا ہے اور قصص میں ثُمَّ
هو یوم القیمة میں بھی سکون ہی پڑھا ہے۔
قولہ وحملا فحل یعنی حِمْلًا کے مرموز یعقوب نے ضمیر کی ھا کو حرکت ضمہ (هُوَ میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کسرہ (یعنی یں) کے ساتھ پڑھا ہے۔

حاصل یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اصل کے خلاف پڑھتے ہیں۔

نوٹ : ناظم نے مطلق حرکت کہا، ضمہ اور کسرہ کی بات کو اعتمادًا علی الشہرت بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قولہ وایت اضمم وملائکۃ اسجدوا امر اَیْنَ کے مرموز ابوجعفر کے لئے مَلٰٓئِكَة کی تاء کو مضموم پڑھو جب یہ اُسْجُدُوا سے پہلے واقع ہو قرآن میں بہ صورت پانچ جگہ ہے، بقرہ، اعراف اسراء، کہف، طٰہٰ، پانچوں میں تاء مضموم ہوگی۔

قولہ ازل فتىٰ خلف نے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عنها پڑھا جبکہ اصل میں فَاَزَالَهُمَا تھا

قولہ لا خوف بالفتح حولا یعنی مرموز حا یعقوب نے لا خوفَ عَلَيْهِمْ بفتح فا پڑھا ہے اور تنوین کے ساتھ نہیں پڑھا۔ قرآن میں جہاں بھی واقع ہو۔

٥
٦٦ وَعَدْنَا اتْلُ بَارِئُ بَابَ يَامُرُاتِمَّ حُمُ

اُسَارٰى فِدْ اَخِفَ الْاَمَانِىَ مُسْجَلَا

٦
٦٧ اَلَا يَعْبُدُوا خَاطِبْ فَشَا يَعْمَلُوْنَ قُلْ

حَوٰى قَبْلَهٗ اَصْلُ وَبِالْغَيْبِ فُقْ حَلَا

ت : وَعَدْنَا پڑھ اُتْلُ کے لئے۔ حُمُ کے لئے بَارِئْ اور یَامُرْ کے باب میں اتمام حرکت کر۔ فِدْ اکے لئے اُسَارٰی ہے۔ اَلَا کے لئے الْاَمَانِیْ میں مطلقاً تخفیف ہے۔ فَشَا کے لئے لا یعبدون میں خطاب پڑھ، حوی کے لئے یَعْمَلُوْنَ قُلْ میں خطاب پڑھ اور اس سے پہلے یعملون میں اصل کے لئے خطاب پڑھ اور فُقْ حَلَا کے لئے اسکو غیب کے ساتھ پڑھ۔

ف : قولہ، وَعَدْنَا اُتْلُ یعنی ابوجعفر نے وَاِذْ وٰعَدْنَا (البقرہ) وواعدنا موسیٰ ثلاثین (اعراف) وواعدناکم جانب الطور الأیمن (طٰہٰ) کو تینوں جگہ وَعَدْنَا بغیر الف پڑھا ہے۔

لہ یعنی امام حمزہ کے لیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: واضح ہو کہ لفظ قُلْ رمز نہیں بلکہ یَعْمَلُوْنَ کی تعیین کے لیے لایا گیا ہے۔
قولہ: قبلہ اصل یعنی ابو جعفر نے مذکورہ یعملون سے پہلے یعملون کو تا خطاب سے پڑھا ہے یعنی وما اللہ بغافل عما تعملون اُولٰٓئِكَ
قولہ: وبالغیب فق حلا یعنی خَلَفْ اور یعقوب نے اس دوسرے یعملون کو یاء غیب سے پڑھا ہے، گویا اس لفظ میں تینوں آئمہ نے اصل سے خلاف کیا ہے۔

۴۶۸ وَقُلْ حَسَنًا مَعَهُ تُفَادُوْا وَنُنْسِهَا

وَتَسْأَلُ حَوٰی وَالضَّمُّ وَالرَّفْعُ اُصِّلَہٗ

ت: اور کر تو حَسَنًا۔ اس کے ساتھ ہی تُفَادُوْهُمْ اور نُنْسِهَا اور وَلَا تُسْئَلُ (یہ سب) حَوٰی کے لئے ہے اور ضمہ اور رفع اُصِّلَہٗ کے لئے ہے۔

قولہ وقل حسنا الخ حَوٰی کے مرموز یعقوب نے وقولوا للناس حَسَنًا
ف: بفتح الحاء والسین اور تُفَادُوْهُمْ کو بضم تا و فتح فا و الف بعد فا پڑھا ہے۔ اور نُنْسِهَا بضم نون اول، و کسر سین، بغیر ہمزہ، اسی طرح وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ، میں صیغہ نہی، جیسا کہ نافع نے پڑھا ہے۔

ناظم نے یہ چار قرآتیں بغیر قید کے بیان کیں۔ گویا

وباللفظ استغنی عن القید ان جلا

پر عمل کیا ہے۔

قولہ والضم والرفع اصلہ یعنی ابو جعفر اصل کے خلاف وَلَا تُسْئَلُ پڑھتے ہیں۔ بضم تاء و رفع لام۔

۴۶۹ وَكَسْرَاتَّخِذْ اِذْ سَكَّنَ اَرِنَا وَاَرِنْ حُزْ

خِطَابَ يَقُوْلُوْا طِبْ وَقُبِّلْ وَمِنْ حِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یعقوب نے بھی یہی پڑھا ہے جیسا کہ اصل سے معلوم ہوا، اور خلف۔ اصل کے موافق وَاعَدْنَا بالثبات الف پڑھتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ محل اختلاف وہی تین آیتیں ہیں جن کا ذکر ہوا۔ افمن وعدناہ (قصص) اَوْ نُرِیَنَّکَ الَّذِی وَعَدْنَاهُمْ (زخرف) کو قراءِ عشرہ نے بغیر الف ہی پڑھا ہے۔ ناظم نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے توضیح کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قولہ: بارئکم باب یامرا تأمرھم یعنی یعقوب نے حرکت کامل پڑھی ہے لفظ بَارِئِکُمْ کے ہمزہ میں بقرہ کے دونوں لفظوں میں۔ ایسے ہی یَأْمُرُکُمْ، یَأْمُرُهُمْ، تَأْمُرُهُمْ یَنْصُرْکُمْ، یُشْعِرُکُمْ میں راء کی حرکت کو اتمام کے ساتھ پڑھا ہے۔

بَابُ یَأْمُرُ سے یہ تمام الفاظ مراد ہیں جن کو علامہ شاطبی نے حرز میں ذکر کیا ہے۔

قولہ اُسَارٰی فِدا یعنی خلف وان یاء تو کم اُسَارٰی میں لفظ اُسَارٰی کو بضم ہمزہ بفتح سین مع الالف پڑھا جبکہ امام حمزہ نے اَسْرٰی پڑھا ہے۔

قولہ: خِفّ الامانی مُسجلا الا یعنی ابوجعفر نے لفظ اَمَانِیُّ کی یاء کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔ خواہ مفتوح ہو یا مضموم ہو یا مکسور ہو۔

مفتوح جیسے لا یعلمون الکتاب الا امانیَّ (البقرہ)

القی الشیطن فی اُمْنِیَّتِہٖ (حج)

مضموم، جیسے تلک امانیھم (البقرہ)

وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ (حدید)

مکسور، جیسے لیس بامانیکم ولا امانیِّ اھل الکتاب (نساء)

یاد رہے کہ مفتوحہ تخفیف کے بعد علی حالہٖ مفتوح رہے گا جبکہ مضمومہ اور مکسورہ میں یاء ساکن ہوگی اور اس کے بعد ہاءِ ضمیر مکسور پڑھی جائے گی۔ تِلْکَ اَمَانِیْهِمْ۔

قولہ: یعبدوا خاطب فشا یعنی خلف نے پڑھا لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللہ تاء خطاب کے ساتھ۔

قولہ: یعملون قل حوی خطاب پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یعقوب نے یَعْمَلُوْنَ کے اس لفظ میں جو قُلْ مَنْ کَانَ عَدُوًّا سے پہلے واقع ہے تاء خطاب پڑھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹/۷۔ وَقَبْلُ يَعُوا إِذْ غِبْ فَتًى وَيَرِي اِتْلُ خَا
طِبًا حُزْ وَأَنَّ اكْسِرْ مَعًا حَائِزُ الْعُلَا

اور وَاتَّخَذُوا میں اُذْ کے لئے کسرہ ہے اور حسن نے اَرِنَا اور اَرِنِی کو ساکن

ت پڑھا ہے اور طِب کے لئے اَمْ تَقُولُونَ میں خطاب ہے اور خطاب ہی حلا کے لئے وَمِنْ حَيْثُ سے پہلے يَعْمَلُونَ میں ہے۔

اور اس سے بھی پہلے والے يَعْمَلُونَ میں يَعُوا اور اِذْ کے لئے خطاب ہے۔ اور فتیٰ کے لئے غائب پڑھ۔ اور يَرِي کو حسن کے لئے خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اور أَنَّ کو دونوں جگہ حائز اور العلا کے لئے ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ پڑھ۔

ف؛ قولہ وکسر اتخذ اُذْ یعنی اُذْ کے مرموز ابوجعفر واتخذوا من مقام میں خا کو کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

قولہ؛ سکن ارنا وارنی حز یعقوب نے لفظ اَرِنَا اور اَرِنِی کو جہاں بھی ہوں۔ اسکان را سے پڑھا ہے جیسے وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً۔ اَرِنَا الَّذِيْنَ اَضَلّٰنَا۔ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ۔

قولہ؛ خطاب يقولوا طب یعنی رویس نے اَمْ تَقُولُونَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ کو تا، خطاب سے پڑھا اور اصل سے مخالفت کی۔

اور ابوجعفر روح اور خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، پس ابوجعفر اور روح بالیا اور خلف بالتا پڑھتے ہیں۔

قولہ؛ وقبل ومن حلا یعنی یعقوب نے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ سے پہلے لفظ تعملون کو تا، خطاب سے پڑھا اور اصل سے مخالف ہوئے۔

قولہ وقبل يعوا اذ یعنی روح اور ابوجعفر نے اس لفظ تعملون کو جو اس زیر بحث تعملون ومن حيث خرجت سے بھی پہلے ہے، اور جس کے بعد وَلَئِنْ اَتَيْتَ ہے۔ کو خطاب پڑھا ہے اور اصل کے خلاف گئے ہیں۔

قولہ غب فتی یعنی خلف نے اس آخر الذکر يعملون کو اصل کے خلاف غیب سے پڑھا ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رویس کا ذکر نہیں آیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اصل کے موافق بیاء الغیب پڑھتے ہیں۔

قولہ : وَيَسْرِي اسْتَلْ یعنی ابوجعفر نے وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوا میں يَرَى بیاء الغیب پڑھا ہے۔

نوٹ : ماقبل پر عطف سے یا لفظ سے غائب کی قید نکلتی ہے۔

قولہ : خَاطِبْ حُزْ اور یعقوب کے لئے اسکو خطاب پڑھ یعنی ولو ترى غرض ابوجعفر اور یعقوب دونوں نے اپنے اصول کے خلاف پڑھا ہے۔

قولہ : وَإِنَّ اكْسِرْ مَعًا حَائِزُ الْعُلَا مطلب یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب دونوں نے لفظ أَنَّ کو دونوں جگہ بکسر ہمزہ پڑھا ہے۔ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ یاد رہے کہ ان دونوں جگہ قراء عشرہ میں سے صرف ابوجعفر اور یعقوب نے کسرہ پڑھا ہے۔

۲۱ وَأَوَّلُ يَطَّوَّعْ حَلَا الْمَيْتَةَ اشْدُدُوا

وَمَيْتَةً وَمَيْتًا أُدْ وَالْأَنْعَامِ حُلِّلَا

۲۲ وَفِي حُجُرَاتٍ طُلْ وَفِي الْمَيْتِ حُزْ وَأُو

وَلِ السَّاكِنَيْنِ اضْمُمْ فَتًى وَبِقُلْ حَلَا

۲۳ بِكَسْرٍ وَطَاءَ اضْطُرَّ فَاكْسِرْ أُمِنَّا

.. ..

ت : اور پہلا يَطَّوَّعْ حَلَا کے لئے ہے۔ اور الْمَيْتَةَ اور مَيْتَةً اور مَيْتًا کو اُدْ کے لئے مشدد پڑھ۔ اور انعام میں حُلِّلَا کے لئے مشدد ہے اور حجرات میں طُلْ کے لئے تشدید ہے، اور الْمَيْتِ میں حُزْ کے لئے تشدید ہے اور فَتًى کے لئے ساکنین میں پہلے ساکن کو ضمہ پڑھ اور قُلْ کے ساتھ حَلَا کے لئے پہلا ساکن کسرہ کے ساتھ ہے اور أُمِنَّا کے لئے اضْطُرَّ کی طاء کو کسرہ پڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوں۔

اور المیت معرّف، منصوب ہو یا مجرور اسی طرح میت منکّر کو ابوجعفر اصل کے موافق مشدد پڑھتے ہیں۔ اسی لئے ناظم نے ان دونوں کو ابوجعفر کے لئے ذکر نہیں کیا۔

اور یعقوب المیتۃ اور میتۃ کو ہر جگہ تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اور لفظ مَیْتًا کو فرقان، زخرف اور قٓ میں مخفف پڑھتے ہیں مگر انعام میں مشدد پڑھتے ہیں، اور حجرات میں مَیْتًا کو ان کے پہلے راوی رویس نے مخفف پڑھا ہے اور روح کے لئے مشدد ہے اور المیت معرف باللام کو یعقوب نے ہر جگہ اپنی اصل کے خلاف مشدد پڑھا ہے اور ناظم نے میت منکّر کو یعقوب کے لئے بیان نہیں کیا، کیونکہ وہ اپنی اصل کے موافق بالتخفیف پڑھتے ہیں اور خلف ان تمام زیر بحث لفظوں کو اپنی اصل کے موافق مخفف یا مشدد پڑھتے ہیں اسی لئے ان کا ذکر کسی لفظ میں بھی نہیں ہوا۔

نوٹ: علامہ شاطبی نے کہا ع وما لو میت للکل جاء مثقلا
یہ حکم قراء ثلاثہ کے لئے بھی سمجھنا چاہیئے۔ جیسے وما ھو بمیت۔ انک میت وانھم میتون۔

قولہ، وأوّل الساکنین اضمم وبقل حلا بکسر شاطبیہ میں تفصیل آچکی ہے، کہ جب اجتماع ساکنین ہو اور پہلا ساکن لتنود کا حرف ہو جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوگا اور دوسرے ساکن کے بعد تیسرا حرف ضمہ لازمی کے ساتھ مضموم ہو تو پہلے ساکن کو فی ندحلا (حمزہ، عاصم بصری) کسرہ دیتے ہیں اور باقین ضمہ پڑھتے ہیں سوی أو وقل لابن العلاء کہ بصری أو اور قل کو ضمہ دیتے ہیں باقی حرفوں میں کسرہ پڑھتے ہیں۔ مثلاً قل ادعوا اللہ، قالت اخرج فمن اضطر محظورا انظر او ادعوا الرحمن ولقد استھزئ۔

ناظم کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ فتیٰ کے مرموز خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ ساکن اول کو ضمہ پڑھا اور ابوجعفر کا ذکر نہ ہونے سے ثابت ہوا کہ وہ اصل کے موافق ہیں اور مثل نافع ہر جگہ ضمہ ہی پڑھتے ہیں لہٰذا خلف اور ابوجعفر دونوں ساکن اول کو ضمہ پڑھیں گے۔

اور یعقوب کے لئے فرماتے ہیں کہ وہ تمام جگہ اصل کے موافق ہیں البتہ ساکن اول لام میں اصل کے خلاف کسرہ پڑھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ لتنود کے بجز واؤ کے تمام حرفوں میں کسرہ، اور واؤ میں اصل کے موافق ضمہ پڑھیں گے گویا لام میں اصل کے خلاف ہوئے ہیں۔ باقی تمام جگہ اصل کے موافق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف: قولہ واول یطوع حلا یعنی یعقوب نے ومن یطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم پہلی جگہ میں یاء غیب، تشدید طاء اور جزم عین کے ساتھ پڑھا ہے۔ یَطَّوَّعْ ۔ گویا فعل مضارع مجزوم ہے اور جزم مَن شرطیہ کی وجہ سے ہے اصل میں یتطوع ہے تاء کا طاء میں ادغام ہوا، اصل کے مطابق خلف بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ گویا یعقوب اور خلف یَطَّوَّعْ پڑھنے میں متفق ہوئے اور ابوجعفر اپنی اصل پر تَطَوَّعَ صیغہ ماضی پڑھتے ہیں۔

دوسری جگہ ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ میں سب اپنی اپنی اصل پر ہیں بس خلف ومن یَطَّوَّعْ مشدد مجزوم اور ابوجعفر و یعقوب کے لئے تَطَوَّعَ صیغہ ماضی ہے۔

قولہ والمیتۃ اشدد ن ومیتہ ومیتا اُد مطلب یہ کہ ابوجعفر نے المیتۃ معرف باللام جہاں بھی ہو یاء مشددہ مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جو چار جگہ ہے، بقرہ، مائدہ، نحل اور یٰسین میں لیکن ان کی اصل نافع نے صرف یٰسین میں مشدد پڑھا ہے۔

اسی طرح مَیِّتَۃً نکرہ بھی جہاں کہیں واقع ہوا ابوجعفر نے مشدد پڑھا ہے اور یہ سورۃ انعام میں دو جگہ ہے وان یکن میتۃ - الا ان یکون میتۃ - اس کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں۔

www.kitabosunnat.com

اسی طرح ابوجعفر نے مَیْتًا کو بھی ہر جگہ مشدد مَیِّتًا پڑھا ہے اور یہ انعام، فرقان زخرف حجرات اور قٓ میں واقع ہے۔

قولہ والانعام حلا یعنی لفظ مَیْتًا کو مشدد پڑھنے سے صرف سورۃ انعام میں ابوجعفر کے ساتھ یعقوب نے بھی موافقت کی ہے۔ موضع انعام سے مراد اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا ہے۔ گویا انعام والے میتًا کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد نہیں بلکہ یعقوب بھی پڑھتے ہیں۔

قولہ، وفی حجرات طل یعنی سورۃ حجرات والے مَیْتًا کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد نہیں بلکہ رویس بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔

قولہ، وفی المیت حُن مطلب یہ کہ یعقوب نے المیت معرف باللام ہر جگہ تشدید یا پڑھا ہے خواہ مجرور ہو یا منصوب مثلاً یخرج الحی من المیت ویخرج المیّت من الحی۔

اور مَیْت منکر میں۔ جیسے لِبَلَدٍ میت (اعراف)

الی بلد میت (فاطر) یعقوب اپنی اصل کے موافق ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ابوجعفر تشدید یا پڑھتے ہیں المیتۃ کو اور میتۃ کو اور میتا کو جہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَطَاءِ اضطر فاکسرہ امنا یعنی ابو جعفر نے فَمَنِ اضْطُرَّ کو بکسیر طاء پڑھا ہے، جہاں کہیں ہو، اور یہ بقرہ، مائدہ، انعام اور نحل میں آیا ہے۔ اور ابتدا میں پڑھا جائے گا۔ اُضْطِرَّ۔ بکسر طاء۔

۱۲/۷۳ ... ...

وَرَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرُّ فُزْ وَثَقِّلَا

۱۳/۷۴ وَلٰكِنْ وَبَعْدُ انْصِبِ الْاَشُدِّ دُ لِتُكْمِلُوا

كَمُوصٍ حِمًى وَالْعُسُرُ وَالْيُسُرُ اثْقِلَا

۱۴/۷۵ وَالْاُذُنُ وَسُحُقًا الْاُكُلُ إِذَا كُلُهَا الرُّعُبُ

وَخُطُوَاتِ سُحُتٍ شُغُلٍ رُحْمًا حَوَى الْعُلَا

۱۵/۷۶ وَنُذُرًا وَنُكُرًا رُسُلُنَا خُشُبٌ سُبُلَنَا

حِمًى عُذُرًا اَوْ يَاقُرُبَةٌ سَكِّنْ اِلْمَلَا

ت : اور زبیر رفع پڑھا لَيْسَ الْبِرُّ کو فوز ہے۔ اور اَلٰا نے شدد پڑھا ہے وَلٰكِنْ کو اور اس کے بعد والے لفظ کو نصب پڑھ اور شدد پڑھ۔ لِتُكْمِلُوا کا اسی طرح مُوصٍ کو حِمًى کے لئے اور اَلْعُسُرُ اور اَلْيُسُرُ اور اَلْاُذُنُ اور سُحُقًا اور اَلْاُكُلُ، اِذْ کے لئے ثقالت کے ساتھ (یعنی بضم حرف وسط) پڑھے گئے ہیں اور اُكُلُهَا اور اَلرُّعُبُ اور خُطُوَاتِ اور سُحُتٍ اور شُغُلٍ اور رُحُمًا، حَوَى اور اَلْعُلَا کے ثقالت کے ساتھ پڑھے گئے ہیں۔

اور نُذُرًا اور نُكُرًا اور رُسُلُنَا اور خُشُبٌ اور سُبُلَنَا، حِمًى کے لئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عُذْرًا اَوْ کو یَا نے ثقالت کے ساتھ پڑھا ہے اور قُرُبَۃٌ کو اَلْعَلاء نے ساکن پڑھا ہے۔

ف: قولہ وَرَفَعَتْ لَيْسَ الْبِرَّ فَوْزٌ یعنی مرموز فوز خَلَف نے اپنی اصل کے خلاف اَلْبِرَّ کو منصوب کی بجائے مرفوع پڑھا ہے جبکہ ابوجعفر و یعقوب بھی اصل کی موافقت میں رفع ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ۔ وثقلا ولکن ولعیدا نصب الا ابوجعفر نے وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ اور وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی میں نون کو مشدد اور لفظ اَلْبِرَّ کو دونوں جگہ منصوب پڑھا ہے۔

قولہ اُشْدُدْ لتکملوا کموص حمٰی یعنی یعقوب نے ولتکملوا کو بتشدید میم پڑھا ہے اور اس سے کاف کا فتحہ لزوماً مفہوم ہو گیا۔ ایسے ہی فمن خاف من موص میں صاد کو مشدد پڑھا ہے اور یہاں بھی واؤ کا فتحہ لزوماً سمجھا گیا۔

قولہ والعسر والیسر اثقلا الخ یعنی اذ کے مرموز ابوجعفر نے حسب ذیل پانچ لفظوں کو حرف اوسط کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ العُسر الیُسر الاذن سحقا اور الاُکل

قولہ: اکلھا الرعب الخ یعنی حوٰی اور العُلاء کے مرموزین یعقوب اور ابوجعفر دونوں نے اکلھا (جبکہ ضمیر ھا، مؤنث کی طرف مضاف ہو) کو بضم کاف اور الرُّعب (معرفہ و نکرہ) کو بضم عین اور السُّحت کو بضم حا اور شغل کو بضم غین اور رُحما کو بضم حا پڑھا ہے۔ قرآن میں واقع یہ تمام الفاظ مراد ہیں، ناظم نے عموم پر دلالت کے لئے کوئی لفظ نہیں بولا، اعتمادا علی الشہرت۔ نیز یاد رہے کہ اثقلا سے ضمہ مراد ہے کیونکہ ان لفظوں میں درمیانی حرف کا سکون، تخفیف اور ضمہ ثقیل سمجھا گیا ہے۔

قولہ وَنُذْرًا وَنُکُرًا رُسْلُنَا خُشُبُ سُبْلَنَا حِمًی یعنی یعقوب نے نُذُرًا (مرسلات) نُکُرًا (کہف۔ طلاق) رُسُلُنَا (مضاف الی نون جمع متکلم) یا رُسُلُکُمْ (مضاف الی ضمیر مذکر حاضر) یا رُسُلُھُمْ (مضاف الی ضمیر جمع غائب) اور خُشُبٌ (منافقین) سبلنا (ابراہیم، عنکبوت) کے ان تمام لفظوں کو ثقالت یعنی بضم عین کلمہ پڑھا ہے۔

قولہ عذرا او نیا یعنی یَا کے مرموز روح نے عُذُرًا (مرسلات) کو (قراء میں منفردا) بضم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذال پڑھا ہے۔

یاد رہے کہ عُذُرًا کے ساتھ مقام کی تعیین کے لئے اَوْ زیادہ کیا ہے مطلب یہ کہ لفظ عذر بضم ذال رعج کے لئے مطلقاً نہیں بلکہ صرف رسالت میں ہے لہٰذا من لدُنّی عُذرًا (کہف) نکل گیا جو قراء عشرہ کے لئے باسکان ذال ہے۔

قولہ قربۃ سکن الملا یعنی اَلملا کے مرموز ابوجعفر نے قربۃ (توبہ) کی راء کو ساکن پڑھا ہے۔

نوٹ: یہ پورا باب اصل سے تخلف کرنے والے قراء کا تھا۔ شاطبیہ کو سامنے رکھ کر تمام باقی الفاظ دیکھے جائیں جن کا یہاں بیان نہیں آیا۔ وہ اصل کے موافق ہیں۔

١٦/٧٧ بُيُوتَ اَضْمُمَا وَارْفَعْ رَفَثُ وَفُسُوقَ مَعْ

جِدَالَ وَخَفْضُ فِي الْمَلٰئِكَةِ اِنْقَلَا

ت: اَنْقَلا نے بُيُوتَ کو مضموم پڑھا ہے اور رفع پڑھ رَفَثُ اور فُسُوقُ کو ساتھ ہی جِدَالَ کو بھی اور اَلْمَلٰئِكَةِ میں جر ہے۔

ف: قولہ بُيُوتَ اضْمُمَا یعنی مرموز اَنْقَلا ابوجعفر کے لئے تمام قرآن میں لفظ بُیُوت کی باء کو مضموم پڑھا جاتا ہے جیسے وَأْتُوا الْبُيُوتَ۔ لَا تَدْخُلُوا الْبُيُوتَ۔ فی بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اور اصل کے ساتھ تقابل سے معلوم ہوا کہ یعقوب ضمہ اور خلف کسرہ پڑھتے ہیں

قولہ: وارفع رفث وفسوق مع جدال اور اَنْقَلا کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ تینوں کو مرفوع مع تنوین اور یعقوب نے اصل کے مطابق پہلے دو لفظوں کو مثل ابوجعفر مرفوع مع التنوین اور تیسرے لفظ کو مفتوح بغیر تنوین اور خلف نے اصل کے مطابق تینوں کو مفتوح بلا تنوین پڑھا ہے۔

حاصل یہ کہ وَلَا جِدَالٌ کو مرفوع مع تنوین پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں قولہ وخفض فی الملٰئکۃ انقلا۔ ابوجعفر نے اَلْمَلٰئِكَةِ کو بخفض التاء پڑھا ہے یعنی فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰئِكَةِ ابوجعفر اس قراءت میں منفرد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

١٧/٧٨ لِيَحْكُمَ جَهِّلْ حَيْثُ جَا وَيَقُولُ فَا انْ
صِبْ أَعْلَمُ كَثِيرُ الْبَا فِدًا وَانْصِبُوا حُلاَ

١٨/٧٩ قُلِ الْعَفْوُ وَاضْمُمْ أَنْ يَخَافَا حُلِيٍّ أَبْ
وَفَتْحُ فَتًى وَاقْرَا تُضَارَّ كَذَا وَلاَ

١٩/٨٠ يُضَارَّ بِخِفٍّ مَعْ سُكُونٍ وَقَدْرُهُ
فَحَرِّكْ إِذًا وَارْفَعْ وَصِيَّةٌ حُطَّ فُلَهُ

ت : اِعْلَمُوا کے لئے مجہول پڑھ لِيُحْكَمَ کو جہاں بھی آئے اور يَقُولُ کو منصوب پڑھ اور فِدًا کے لئے کَثِيرٌ میں با ہے ۔ اور نصب پڑھو حُلاً کے لئے قُلِ الْعَفْوُ میں ۔ اور حُلِيٍّ اور أَبْ کے لئے أَنْ يَخَافَا کو مضموم پڑھ اور فَتًى کا فتحہ ہے اور اِذًا کے لئے لَا تُضَارُّ ہو ، اسی طرح وَلَا يُضَارُّ کو ساکن مخفف پڑھ ۔ اور قَدَرُهُ کو حرکت فتحہ دے اور حُطَّ اور فُلَهُ کے لئے وَصِيَّةٌ کو مرفوع پڑھ ۔

ف : قولہ : لِيَحْكُمَ جَهِّلْ حَيْثُ جَا اِعْلَمُ کے رموز ابوجعفر نے لِيَحْكُمَ کو تمام قرآن میں صیغہ مجہول پڑھا ہے ۔ یعنی لِيُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ (البقرہ) لِيُحْكَمَ بَيْنَهُمْ (آل عمران) لِيُحْكَمَ بَيْنَهُمْ (دو جگہ نور میں)

ابوجعفر اس قراءت میں منفرد ہیں باقین معروف پڑھتے ہیں ۔
قولہ : ويقول فا نصب اعلم یعنی ابوجعفر ہی کے لئے حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ میں يَقُولَ منصوب ہے نافع کی طرح مرفوع نہیں ، اور باقی دو کے لئے بھی منصوب ہے ۔ وفاقاً للاصل ۔
قولہ کثیر البا فِدًا یعنی خلف نے اصل کے خلاف اِثْمٌ كَبِيرٌ بار موحدہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پڑھا ہے جب کہ اصل کے لئے بالثار المثلثہ تھا اور باقی دو بھی بار ہی پڑھتے ہیں۔ وفاقاً للاصل

قولہ ، واذصبوا حُلاً قل العفو یعنی یعقوب نے قل العفو میں لفظ العفو کو منصوب پڑھا ہے حالانکہ بصری کے لئے مرفوع تھا اور باقی دو بھی اصل کی موافقت میں منصوب ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ ، واضمم وان یخافا حلا اب یعنی یعقوب اور ابوجعفر نے اپنے اصول کی مخالفت کرتے ہوئے یُخافا بضم یا پڑھا ہے حالانکہ دونوں کے اصل کے لئے فتح تھا۔

قولہ وفتح فتی اور خلف نے یخافا بفتح یا پڑھا ہے، حالانکہ اصل کے لئے ضمہ تھا۔

قولہ واقراء تضار کسذا ولا یضار بخف مع سکون یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے لا تُضَارْ والدۃٌ ایسے ہی لا یُضَارْ کاتبٌ راء ساکنہ غیر مشددہ[1] کے ساتھ اس قراءت میں ابوجعفر منفرد ہیں اور یعقوب اصل کے موافق راء مضموم مشدد پڑھتے ہیں جب کہ خلف اصل کے موافق راء مشدد مفتوح پڑھتے ہیں۔

قولہ : وَقَدَرُہ حُزْ لَكَ اِذَا ابوعمرو نے لفظ قَدَرُہٗ کو علی الموسع قَدَرُہٗ وعلی المقتر قدرہ میں بفتح دال پڑھا ہے اور اصل کے تقابل سے واضح ہے کہ خَلَفْ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں جبکہ یعقوب کے لئے دال ساکن ہے۔

قولہ ولا رفع وصیۃ حُطْ فُدْ یعنی یعقوب اور خلف دونوں نے اپنے اصول کے خلاف وصیۃ لازواجھم میں وَصِیَّۃٌ کو مرفوع پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر نے اصل کے موافق مرفوع ہی پڑھا ہے پس تینوں مرفوع پڑھتے ہیں۔

۲۰/۸۱ یُضَاعِفُهُ انْصِبْ حُزْ وَشَدِّدْهُ كَیْفَ جَا
اِذَا حُمْ وَیَبْصُطْ یَصْطَةً الْخَلْقِ یُعْتَلٰی

ت : حُزْ کے لئے یضاعفہ کو منصوب پڑھ اور یہ لفظ جس کیفیت پر بھی آئے اِذَا اور حُمْ کے لئے اس کو مشدد پڑھ اور یُعْتَلٰی کے لئے یَبْصُطُ اور اَلْخَلْقِ والا بَصْطَةً ہے

ف : قولہ یضاعفہ انصب حُزْ یعنی یعقوب نے فیُضاعفہ کو فا کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے، حموم سے یا شہرت کی بنا پر سورۂ حدید والا بھی مراد ہے اور ابوجعفر اور خلف نے اپنے اصول کے موافق مرفوع پڑھا ہے۔

[1] شیخ سمنودی نے اسکان کی وجہ وصل بہ نیت وقف کہی ہے جس طرح کہ لفظ سَبَاْ کو بعض قراءتوں میں ساکن پڑھا گیا ہے اور غیر مشدد ہونے کی وجہ میرے خیال میں یہ ہے کہ اس کا اشتقاق ضَیْر سے ہے ضَرّ سے نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وشددہ کیف جا اذا حُمْ ۔ اذا حُمْ یعنی ابو جعفر و یعقوب یُضَاعِفْهُ کو خواہ وہ جس شکل میں بھی ہو مشدد پڑھتے ہیں اور تشدید کو حذف الف لازم ہے لہذا ابو جعفر کے لئے مشدد مرفوع اور یعقوب کے لئے مشدد و منصوب ہوگا اور خلف اپنے اصل کے موافق مرفوع مع الف پڑھتے ہیں ۔ اور جس طرح بھی آئے سے یُضاعف کے تمام کلمات مراد ہیں جو دس جگہ واقع ہیں، بقرہ کی دونوں جگہ مضاعفة (آل عمران) یضاعفها (نساء) یضاعف لهم (هود) یضاعف له (فرقان) یضاعف لها (احزاب، حدید (دو جگہ) اور تغابن) قولہ وَيَبْصُطُ بصطة الخلق یعتلی یعنی یُعْتَلِی کے مرموز روح نے یقبض و یبصط (بقرہ) اور فی الخلق بصطة (اعراف) میں صاد پڑھا ہے ۔

صاد کی قرارت یا تو سمجھئے کہ تلفظ سے مفہوم ہے یا شیخ سمنودی کی رائے پر لفظ یُعْتَلِی میں صفت استعلاء کے اشارے سے حرف صاد مراد ہے ۔ اور باقی سب اصل کے موافق ہیں، پس ابو جعفر ما داور روبیس و خلف سین پڑھتے ہیں ۔

بصطة الخلق کہنے سے بسطة فی العلم والجسم نکل گیا جو بالاتفاق بالسین ہے ۔

۸۲ عَسَيْتُ افْتَحْ اِذْ غَرْفَةً يُضَمُّ دِفَاعُ حُزْ

وَاَعْلَمُ فُزْ وَاكْسِرْ فُصُوْهُنَّ طِبْ اِلَا

عَسِيْتُمْ کو اذ کے لئے مفتوح پڑھ ۔ غرفة کو ضمہ دیا جاتا ہے اور لفظ دفاع

ف: ہے حُزْ کے لئے اور اَعْلَمُ ہے فُزْ کے لئے اور فَصُرْهُنَّ کو مکسور پڑھ طِبْ اَلَا کے لئے ۔

قولہ عَسِيْتُ افْتَحْ اِذْ یعنی ابو جعفر نے یہاں اور سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں عسیتم بفتح

ف: السین پڑھا ہے اور آخر میں میم کا حذف ضرورت نظم کی وجہ سے ہے واضح ہو کہ ابو جعفر نے سین کا فتحہ خلافاً لاصلہ اور باقین نے وفاقاً لاصلہ پڑھا ہے اس طرح تینوں متفق ہوئے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ : غُرْفَۃ بِضَم وِدفاع حُزْ یعنی یعقوب نے اپنے اصل کے خلاف غُرْفَۃ کو بفتح غین اور دِفَاع کو باثبات الف پڑھا ہے۔ غُرْفَۃ کو ابوجعفر نے وفاقاً لاصلہ فتحہ پڑھا ہے اور خلف نے وفاقاً لاصلہ ضمہ پڑھا ہے۔ لفظ دِفَاع کو یعقوب نے بکسر دال، الف کے ساتھ پڑھا ہے اور ابوجعفر نے بھی اصل کی موافقت میں ایسے ہی پڑھا ہے جب کہ خلف کے لئے دَفْع ہے۔ واضح ہو کہ یہ لفظ یہاں اور حج میں دو جگہ ہے اور اطلاقاً دونوں مراد ہیں۔

قولہ وَاَعْلَمُ فُزْ یعنی خلف نے اصل کے خلاف وَاَعْلَمُ کو ہمزہ قطعی کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ باقی دو بھی وفاقاً للاصل ایسا ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ وَاکْسِرْ فَصِرْهُنَّ طِبْ اَلَا یعنی رویس اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف فَصِرْهُنَّ میں صاد کو بالکسر پڑھا۔ جب کہ خلف نے اصل کی موافقت میں بالکسر ہی پڑھا ہے۔ البتہ روح کے لئے اصل کے موافق بالضم ہے۔

۲۲/۸۳ نِعِمَّا حُزْ اسْكِنْ اُدْ وَمَيْسَرَةَ افْتَحَا

يَحْسِبُ اُدْ وَاكْسِرْهُ فُقْ فَاذَنُوا وِلَا

ت: نِعِمَّا میں (عین مکسورہ) ہے۔ حُزْ کے لئے۔ اور اس کو ساکن پڑھ اُدْ کے لئے اور مَيْسَرَةَ میں (سین کا) فتحہ پڑھ اسی طرح يَحْسِبُ میں بھی (سین کو فتحہ پڑھ) اُدْ کے لئے اور فُقْ کے لئے يَحْسِبُ میں کسرہ پڑھ اور فَاْذَنُوا پڑھ خلف کی اتباع میں۔

ف: قولہ نِعِمَّا حُزْ یعقوب نے نِعِمَّا میں عین کو کسرۂ خالصہ کے ساتھ پڑھا ہے اور کسرۂ خالصہ کا مفہوم، اوپر کے شعر میں فَصِرْهُنَّ کے صاد کے کسرہ کے ذیل میں ہونے سے نکل رہا ہے اور یاد رہے کہ نِعِمَّا بقرہ اور نساء میں ہے اور مطلقاً دونوں مراد ہیں۔

قولہ: اَسْكِنْ اُدْ یعنی ابوجعفر نے عین کو لفظ نِعْمَّا میں ساکن پڑھا ہے گویا نون مکسور، عین ساکن اور پھر میم مشدد ہے اور علی مذہب النحاۃ صاف اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہے، مگر نحات کا قول قراءت متواترہ پر حجت نہیں ہو سکتا بلکہ قراءت اُن پر حجت ہو گی۔

علامہ شاطبی نے فرمایا: ؎

نِعِمَّا مَعًا فِي النُّونِ فَتْحٌ كَمَا شَفَا - وَإِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَيْنِ صِيغَ بِهِ حُلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی نعما کے نون کو شامی حمزہ کسائی نے مفتوح اور باقین نے مکسور پڑھا ہے اور شعبہ قالون ، بصری نے عین کو کسرۂ مختلسہ سے اور باقین نے کسرۂ خالصہ سے پڑھا ہے۔ ناظم نے نون کے اختلاف کو نہیں چھیڑا، جس کا مطلب ہے کہ آئمہ ثلاثہ اصول کے مطابق ہیں، لٰہذا ثلاثہ کی قراءت اس طرح ہوئی کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق کسرۂ نون ہے اور اصل کے خلاف عین ساکن یعنی نِعْمًا اور یعقوب کے لئے اصل کے موافق نون کا کسرہ اور عین پر کسرۂ خالصہ یعنی نِعِمَّا اور خلف کے لئے اصل کے موافق نون کا فتحہ اور عین کا کسرہ خالصہ یعنی نَعِمَّا۔

قولہ ومیسرۃ افتحا یعنی ابوجعفر نے الی مَیْسَرَۃ میں سین کا فتحہ پڑھا ہے جب کہ نافع کیلئے سین کا ضمہ تھا اور باقی دو بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں تو تینوں متفق ہوئے۔

قولہ: کیحسب اُد ابوجعفر نے یَحْسَبُ میں ہر جگہ مضارع غائب ہو یا مخاطب سین کا فتحہ پڑھا ہے اور فتحہ کا مفہوم ماقبل کی تشبیہہ سے نکلتا ہے۔

قولہ: واکسرہ حُق اور خلف کے لئے یحسب میں سین کا کسرہ پڑھا اور یعقوب نے اصل کے موافق سین کا کسرہ ہی پڑھا ہے۔

قولہ: فَأْذَنُوا وِلا یعنی خلف نے فَأْذَنُوا پڑھا اور اصل کے خلاف پڑھا جبکہ اصل میں تھا فَاٰذِنُوا باقی اصل کے موافق فَأْذَنُوا پڑھتے ہیں۔ پس تینوں کی قراءت ایک ہی ہے۔

۸۴/۲۳ وَبِالْفَتْحِ اَنْ تُذْكِرْ بِنَصْبٍ فَصَاحَةٌ

رِهَانٌ حِمًى يَغْفِرْ يُعَذِّبْ حِمَى الْعُلَا

۸۵/۲۴ بِرَفْعٍ نُفَرِّقْ يَاءُ نَرْفَعُ مَنْ نَشَا

ءُ يُوسُفَ نَسْلُكْهُ نُعَلِّمُهُ حَـلَا

ت: اور پڑھا ہے فصاحت نے فتحہ کے ساتھ اَنْ کو اور نصب کے ساتھ تُذْكِرَ کو۔ اور پڑھا حِمًى نے رِهَانٌ اور حِمَى اور العلا نے يَغْفِرُ اور يُعَذِّبُ کو رفع کے ساتھ اور پڑھا حَلَا نے نُفَرِّقُ اور یوسف میں نرفع من نشاءُ اور نَسْلُكْهُ اور نُعَلِّمُهُ کو یاء غیبت کیساتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ وَبِالْفَتْحِ اَنْ یعنی فصاحت کے مرموز خَلَفْ نے اصل کے خلاف اَنْ تَضِلَّ میں اَنْ کو بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔ اور اَنْ ناصبہ کی وجہ سے تُذَكِّرَ کو بنصب راء پڑھا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے بھی اپنے اصول کے موافق یہی پڑھا ہے تو تینوں کی قرأت متفق ہو گی البتہ تُذَكِّرَ کے کاف میں اپنے اپنے اصول پر ہیں۔ یعنی یعقوب کے لئے تخفیف اور ابو جعفر و خلف کے لئے کاف مشدد ہے۔

قولہ رِهَانٌ حِمًى یعقوب نے اصل کے خلاف رُهُنٌ کے بجائے رِهَانٌ پڑھا ہے اور باقی دو کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ يَغْفِرْ، يُعَذِّبْ حَمَى الْعُلَا بِرَفْعٍ یعنی یعقوب اور ابو جعفر نے يَغْفِرُ اور يُعَذِّبُ دونوں کو مرفوع پڑھا ہے۔ جب کہ خَلَفْ نے اپنے اصل کے موافق دونوں کو بجزم پڑھا ہے۔

قولہ یفرق یا یرفع من یشاء بیوسف یسلکہ یعلمہ حلا یعنی یعقوب نے پانچ فعلوں کو بیاء غیب پڑھا ہے۔ ایک لا يُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (بقرہ) دوسرے اور تیسرے يَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ يَّشَاءُ (یوسف) چوتھا فعل يَسْلُكْهُ (جن) پانچواں يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ (آلِ عمران)

نوٹ: یعقوب پہلے تین فعلوں کو غائب پڑھنے میں منفرد ہیں۔ چوتھے فعل میں کوفیین اور پانچویں میں مدنیین اور عاصم بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ باقین ان فعلوں میں نون جمع متکلم پڑھتے ہیں۔ (تمت البقرۃ)

یاءات اضافت آٹھ ہیں

انی اعلم (دو جگہ) ابو جعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ عھدی الظالمین سب کے لئے مفتوح۔ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ۔ ابو جعفر کے لئے مفتوح۔ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي سب کے لئے مفتوح فاذکرونی اذکرکم سب کے لئے ساکن۔ ولیؤمنوا بی (ایضاً) منی الا من اغترف ابو جعفر کے لئے مفتوح۔ (سمنودی)

یاءات زوائد چھ ہیں

الداع اذا دعان۔ واتقون یا اولی تینوں کو ابو جعفر نے وصل میں اور یعقوب نے دونوں حالتوں میں باقی رکھا ہے۔ فارھبون فاتقون و لا تکفرون تینوں کو یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے (سمنودی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ آل عمران

۱/۸۶ یرونہم خطابًا حز وفز یقتلو تقیۃ ـــــ سیۃ مع وضعت حم وان افتحا فلا

ت یرون میں حز کے لئے خطاب پڑھ۔ اور فز کے لئے یقتلون پڑھ۔ حم نے تقیّۃ اور ساتھ ہی وضعتُ پڑھا ہے۔ اور انّ کو فتحہ پڑھ فلا کے لئے۔

ف قولہ یرون خطابًا حز یعنی یعقوب نے پڑھا ہے ترونہم مثلیہم خطاب کے ساتھ۔ اور خطاب یہود کو ہے۔ اور اصل سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے ہی خطاب ہے اور خلف کے لئے غیب ہے۔

قولہ وفز یقتلون یعنی خلف نے پڑھا ہے ویقتلون الذین اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ تقیّۃ مع وضعتُ حم یعنی یعقوب نے پڑھا ہے اِلّا اَن تتقوا منہم تقیّۃ۔ اور وہ اس میں منفرد ہیں۔ نیز یعقوب نے شعبہ، شامی کی طرح پڑھا ہے بما وضعتُ۔ باقی کے لئے بما وضعتْ۔

قولہ واَنّ افتحا فلا یعنی پڑھا خلف نے اَنّ اللّٰہ یبشرک بفتح ہمزہ اور باقی کے لئے بھی فتحہ ہی ہے۔

۲/۸۷ یبشر کلا فد قل الطائر اثل طا

ثرا حز نوفی الیا طوی افتح لما فلا

ت پڑھ یُبَشِّرُ تمام مواقع میں فد کے لئے۔ کہ الطائر اُثل کے لئے۔ طائرا یاد کر حز کے لئے۔ نوفی میں یاء ہے طوی کے لئے۔ فتح پڑھ لما کو فلا کے لئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ یُبَشِّرُ کَلَا فِدْ یعنی خلف کے لئے ہر جگہ یَبْشُرُ ہے (مضارع من التفعیل) جب کہ اصل میں ہر جگہ یَبْشُرُ تھا (باب نصر سے)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں یہ کلمہ دس جگہ آیا ہے۔ اس تعداد سے سورۂ حجر کے دوسرے لفظ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کو نکال دیں کیونکہ وہ باتفاق قراءِ عشرہ مشدد ہے۔ باقی نو بچے۔ آلِ عمران میں دو جگہ، اسراء، کہف، شوریٰ، توبہ، حجر (پہلا) اور مریم میں دو جگہ۔

خلف نے ہر جگہ خلافاً للاصل یُبَشِّرُ پڑھا اور ابوجعفر نے ہر جگہ وفاقاً للاصل یُبَشِّرُ پڑھا۔ اسی طرح یعقوب نے ہر جگہ وفاقاً للاصل یُبَشِّرُ پڑھا ہے۔ البتہ شوریٰ میں خلافاً للاصل یَبْشُرُ پڑھا ہے کیونکہ مکی بصری دونوں شوریٰ میں نصر سے پڑھتے ہیں۔

اسی لئے ناظم نے شوریٰ میں مقصود اصلی کے طور پر یعقوب کے اصل سے خلاف ہونے کو بیان کیا ہے اور ذیلاً وہاں بھی خلف کا ذکر کر دیا ہے۔ حاصل یہ کہ پوری نو جگہ میں تینوں قراء نے یُبَشِّرُ کو باب تفعیل سے پڑھا ہے۔

قولہ قل الطائر اتل یعنی ابوجعفر نے کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ کو کَهَيَّةِ الطَّائِرِ پڑھا اور ابوجعفر اپنی اس قرأت میں منفرد ہیں۔

یہ لفظ یہاں اور مائدہ دو سورتوں میں آیا ہے اور دونوں مراد ہیں باقی تمام قراء اَلطَّيْرِ پڑھتے ہیں۔ اور یاد ہوگا کہ ناظم نے باب الهمز المفرد میں کَهَيَّةِ میں ہمزہ کا یاء سے ابدال کا یاء میں ادغام بھی ابوجعفر کے لئے ذکر کیا ہے لہٰذا تلفظ ہوگا کَهَيَّةِ الطَّائِرِ۔

قولہ طائرا حُز یعنی یعقوب نے فَيَكُوْنُ طَائِرًا یہاں اور مائدہ میں اصل کے خلاف بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر بھی اصل کی موافقت میں طَائِرًا ہی پڑھتے ہیں۔ جب کہ خلف اپنی اصل کی موافقت میں طَيْرًا پڑھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ یہاں اور مائدہ میں اَلطَّيْرِ اور طَيْرًا دونوں کو ابوجعفر نے بصیغۂ اسم فاعل پڑھا، اور یعقوب نے اوّل کو اَلطَّيْرِ بلا الف اور ثانی کو طَائِرًا مع الف اور خلف نے دونوں کو بلا الف پڑھا ہے۔

قولہ نُوَفِّي الْيَا طُوًى یعنی رویس نے پڑھا فَيُوَفِّيهِمْ بالیاء حفص کی طرح جب کہ ابوجعفر روح اور خلف نے اپنے اصول کے مطابق بالنون پڑھا۔

قولہ اِفْتَحْ لِمَا فَدَا خلف نے پڑھا لِمَا آتَيْتُكُمْ بفتح اللام۔ اور باقی دونوں کے لئے بھی اسی طرح ہے جیسا کہ وفاق سے معلوم ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۸/۳ وَيَأْمُرَكُمْ فَانْصِبْ وَقُلْ يُرْجَعُونَ حُمْ
وَحَجِّ اكْسِرَنْ وَاقْرَأْ يَضُرَّكُمْ اِلَا

ت اور حُمْ کے لئے وَلَا يَأْمُرَكُمْ کو بنصب راء اور يُرْجَعُونَ کو یاءِ غیب کے ساتھ پڑھ اور اَلا کے لئے حَجّ کو کسرہ دے اور پڑھ يَضُرُّكُمْ۔

ف قولہ۔ ویامرکم فانصب یعنی یعقوب نے ولا یامرکم کو راء کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ علامہ شاطبی کہتے ہیں۔

وَرَفْعُ وَلَا يَأْمُرَكُمْ رُوحُهُ سَمَا

پس معلوم ہوا کہ یعقوب نے اصل سے تخلف کرتے ہوئے نصب پڑھا جب کہ وفاقاً للاصل خَلَفْ کے لئے نصب اور ابوجعفر کے لئے رفع ہے۔

قولہ وقل یرجعون حُمو یعنی یعقوب نے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُونَ یاءِ غیبت کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ خَلَفْ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق تاءِ خطاب ہے۔ نیز یاد رہے کہ یعقوب کے لئے صیغہ معروف ہے اور باقین کے لئے صیغہ مجہول ہے۔ سبعہ میں اس کو صرف حفص نے صیغہ غائب پڑھا ہے۔ مگر مجہول۔ (تفصیل کے لئے بابُ الفرش شعر ۲ ملاحظہ ہو)

قولہ وَحَجِّ اكْسِرَنْ یعنی اَلا کے مرموز ابوجعفر کے لئے حِجُّ الْبَيْتِ بکسرِ حا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے فتح حا اور خَلَفْ کے لئے بکسرِ حا اصل کے موافق ہے۔ قال الشاطبی:۔

وَبِالْكَسْرِ حِجُّ الْبَيْتِ عَنْ شَاهِدٍ

قولہ وَاقْرَأْ يَضُرَّكُمْ اِلَا یعنی ابوجعفر نے پڑھا لَا يَضُرُّكُمْ بضم الضاد وتشدید الراء اور یعقوب کے قول کے لئے اصل کے مطابق لَا يَضِرْكُمْ اور خَلَفْ کے لئے لَا يَضُرُّكُمْ ہے

۸۹/۴ وَقَاتَلَ مِتْ اضْمُمْ جَمِيعًا اَلَا يَغُلْ
لُ جَهِّلْ حِمًى وَالْغَيْبُ يَحْسِبُ فُضِّلَا

۹۰/۵ بِكُفْرٍ وَبُخْلِ الْاَخْرِ اَعْكِسْ بِفَتْحِ بَا
كَذِي فَرِحٍ وَاشْدُدْ يَمِيْزَ مُعَاجِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اَلَا کے لئے قَاتَلَ پڑھ اور مِتَّ کو تمام کلمات میں ضمۂ میم پڑھ۔ اور حِمیٰ کے لئے
ت یُغَلَّ کو مجہول پڑھ، اور فِضَلَادٌ کے لئے یَحْسِبَ میں کُفر اور بُخل کے ساتھ غیب
ہے اور آخری والے کو اس کے اُلٹ کر (یعنی خطاب پڑھ) ساتھ ہی باء کا فتحہ بھی پڑھ۔ مانند
فَرِحَ والے (لَا تَحْسَبَنَّ) کے۔ اور حَلا کے لئے یَمِیْزَ کو دونوں جگہ مشدّد پڑھ۔

ف قولہ قَاتَلَ یعنی ابو جعفر نے پڑھا قَاتَلَ مَعَہٗ جب کہ خَلَف نے بھی اصل کی مطابقت میں یہی پڑھا ہے۔ اور یعقوب کیلئے اصل کے مطابق قُتِلَ مَعَہٗ ہے۔

قولہ مِتَّ اضمُمْ جمعا الا ابو جعفر نے مِتُّم مِتْنَا مِتَّ کے تمام الفاظ کو بضم میم پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق کسرہ ہے۔ اور یعقوب کے لئے اصل کے مطابق ضمہ ہے۔

قولہ۔ یُغَلَّ جَهِّل حِمیٰ یعنی یعقوب نے اَنْ یُغَلَّ خلاف اصل مجہول پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دونوں بھی اصل کے موافق مجہول ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ والغیب یحسب فضلا یعنی خَلَف نے لفظ کفر اور بخل کے ساتھ آنے والے ولا یحسبن الذین کفروا اور ولا یحسبن الذین یبخلون دونوں کو یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور باقی دونوں نے بھی اصل کی موافقت میں غیب ہی پڑھا ہے۔

قولہ۔ الآخِرَ اعْکِسْ بفتح با کذی فَرِحَ یعنی مرموز حلا یعقوب نے سورت کے آخری فعل فلا تحسبنهم بمفازة کو اصل کے خلاف بالخطاب پڑھا ہے اور ساتھ ہی با کا فتحہ بھی پڑھا ہے۔ جب کہ اصل میں بصری کے لئے یاء غیب ہے اور باء کا ضمہ ہے۔ اور باقی دونوں ائمہ بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں (یعنی تا اور باء مفتوحہ)

قولہ کَذِی فَرِحَ یعنی یعقوب نے فَرِحَ والے فعل لا تحسبن الذین یفرحون کو بھی اسی طرح تاء خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔

کذی فرح میں فقط غیب کے عکس ہونے میں تشبیہ دینا مقصود ہے کہ یعقوب نے اصل کے خلاف خطاب پڑھا ہے کیونکہ باء کے فتحہ میں یہاں کوئی اختلاف نہیں۔ اور وفاقاً للاصل خلف کے لئے بھی یہی ہے جب کہ ابو جعفر کے لئے غیب ہے۔ قال الشاطبی:-

لا تحسبن الغیب کیف سما اعتلا

قولہ۔ واشدد یمیز معا حلا یعنی یعقوب نے لفظ یَمِیْزَ کو یہاں اور انفال میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُمَيِّزَ (باب تفعیل سے) پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق يَمِيزَ (باب ضرب سے) ہے۔

۹۱/۶ وَيَحْزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ كُلًّا سِوَى الَّذِي
لَدَى الْأَنْبِيَا فَالضَّمُّ وَالْكَسْرُ اُحْفُلَا

ت اور یحزن میں ہر جگہ یاء کا فتحہ اور زای کا ضمہ پڑھ اُحْفُلَا کے لئے سوائے اس کے جو انبیاء میں ہے کہ اس میں ضمۂ یاء اور کسرۂ زای ہے۔

ف یعنی اُحْفُلَا کے مرموز ابوجعفر نے تمام قرآن میں فعل مضارع یحزن کو فتح یا ضم زای (باب نصر) سے پڑھا ہے۔ مثلاً وَلَا يَحْزُنكَ اور اِنِّی لَيَحْزُنُنِي۔ البتہ سورہ انبیاء میں وہ منفرد ہیں۔ اور لا یحزنھم الفزع الاکبر کو بضم یاء و کسر زای (باب افعال سے) پڑھتے ہیں جب کہ اصل میں نافع نے ہر جگہ باب افعال سے اور انبیاء میں باب نصر سے پڑھا ہے اور باقی تمام قراء ہر جگہ باب نصر سے ہی پڑھتے ہیں۔

۹۲/۷ سَنَكْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْبَصْرِ فُزْ يُبَيْـ
ـيِنُنْ يَكْتُمُوا خَاطِبْ حِنَا خَفِّفُوا طُلَى

۹۳/۸ يَغُرَّنَّكَ يَحْطِمُ نَذْهَبْ اَوْ نُرِيَنَّكَ يَسْـ
ـتَخِفَّنْ وَشَدِّدْ لٰكِنَّ الَّذْ مَعًا اِلَا

ت فُزْ کے لئے سَنَكْتُبُ اور اس کے مابعد کو مثل بصری کے پڑھ۔ اور حِنَا کے لئے لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهُ کو خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اور طُلَى کے لئے انہوں نے لَا يَغُرَّنَّكَ اور لَا يَحْطِمَنَّكُمْ اور فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ اَوْ نُرِيَنَّكَ اور وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ کو تخفیف نون پڑھا ہے۔ اور اِلَا کے لئے لٰكِنِ الَّذِيْنَ کو دونوں جگہ مشدد پڑھ۔

ف قولہ سنکتب مع ما بعد کالبصر فز یعنی خلف نے سَيُكْتَبُ اور مابعد کے الفاظ کو مثل بصری کے پڑھا ہے سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُوْلُ اور باقی دو بھی اصل کے موافق اسی طرح پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ يُبَيِّنُنَّ الخ یعنی حنا کے مرموز یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے۔ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ میں دونوں فعلوں کو خطاب کے ساتھ، باقی دونوں بھی اصل کی موافقت کرتے ہوئے یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ۔ خَفَّفُوا طَالِیْ الخ یعنی رُدیس نے پڑھا لَا يَغُرَّنْكَ بنون تاکید خفیفہ، یہاں اور لَا يَحْطِمَنْكُمْ (نمل) اور فَإِمَّا نَذْهَبَنْ بِكَ اَوْ نُرِيَنْكَ (دونوں زخرف) ہیں اور لَا يَسْتَخِفَنْكَ (روم) میں تمام افعال کو نونِ ساکنہ خفیفہ کے ساتھ۔ اور رُدیس اس قرأت میں منفرد ہیں باقی سب نون مشدد پڑھتے ہیں۔

نوٹ۔ رُدیس کے لئے نَذْهَبَنْ کو وقف میں بابدال الف نَذْهَبَا پڑھیں گے۔ اور نَذْهَبَنْ کو لفظ اَوْ کے ساتھ اس لئے بولا گیا ہے۔ تاکہ نَذْهَبَنَّ یونس، رعد اور طول والا نکل جائے کیونکہ وہ باجماع مشدد ہے۔ اسی طرح اَوْ نُرِيَنَّكَ کو اَوْ کے ساتھ بولا گیا ہے تاکہ اس کے علاوہ نکل جائے کیونکہ وہ متفق التشدید ہے۔ (سمنودی)

قولہ۔ وَشَدِّدُ لٰكِنَّ الَّذُمَعًا الا ابوجعفر نے لٰكِنِّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یہاں اور زمر میں اصل کے خلاف تشدید پڑھا ہے اور نون کو مفتوح پڑھا ہے۔ اور فتحہ نون کو شہرت کی بنا پہ بیان نہیں کیا اور لفظ اَلَّذِيْنَ کو اَلَّذُ شعری تنگی کی وجہ سے بولا ہے۔ بہرحال اس قرأت میں ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی دونوں کے لئے تخفیف ہے۔

یاءات الاضافۃ

وَجْهِيَ لِلّٰهِ مِنِّي اِنِّي اُعِيْذُهَا رَبِّ اجْعَلْ لِّي اٰيَةً اِنِّي اَخْلُقُ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ۔ ابوجعفر نے مفتوح اور باقی دو نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات الزوائد

وَمَنِ اتَّبَعَنِ۔ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ۔ وَاَطِيْعُوْنِ۔

پہلی دو کو ابوجعفر نے وصلاً پڑھا اور تینوں کو حالین میں یعقوب نے۔ (سمنودی)

سُوْرَةُ النِّسَاءِ

۹۴/۱ وَالْاَرْحَامِ فَانْصِبْ اُمِّ كَلَّا كَحَفْصٍ فَتُوْ

فَوَاحِدَةٌ مَعَهُ قِيَامًا وَجُهَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۵/۲ اَحَلَّ وَنَصَبَ اللّٰہُ وَالّٰتِ اُدْ یَکُنْ
فَاَنِّثْ وَاَشْمِمْ بَابَ اَصْدَقُ طِبْ وَلَا

ت اور فَتًى کے لئے وَالْاَرْحَامِ کو نصب پڑھ، اور اَمِّ کے تمام لفظوں کو حفص کی طرح پڑھ۔ اور اُدْ کے لئے فَوَاحِدَةٌ (برفع التاء) ہے۔ اور ساتھ ہی قِیَامًا ہے، اور اُحِلَّ کو مجہول پڑھایا گیا ہے اور بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ واللّٰتی میں ھَا کا نصب ہے۔ اور طِبْ کے لئے یَکُنْ کو مونث پڑھ، اور اَصْدَقُ کے باب میں اشمام کر، موافقت کے ساتھ (وَ لَا بفتح واؤ بمعنی موافقت)

ف قولہ وَالْاَرْحَامِ یعنی فَتًى کے مرموز خلف کے لئے وَالْاَرْحَامَ کو خلافِ اصل منصوب پڑھو، اور باقی دونوں کے لئے بھی وفاقاً للاصل اسی طرح ہے۔

قولہ اُمِّ کلّہٖ اور خلف ہی کے لئے اُمّ کے تمام لفظوں کو حفص کی طرح پڑھو۔ یعنی خلف مثل حفص کے پڑھتے ہیں۔ فَلِاُمِّہٖ (یہاں دو جگہ) فِیْ اُمِّ (دو جگہ قصص و زخرف) میں چاروں جگہ ہمزہ کے ضمہ سے اور اُمَّھَات (نحل، نور، زمر، نجم) میں چاروں جگہ ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتحہ کے ساتھ۔ اور اصول سے معلوم ہوا کہ باقی دونوں کیلئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ فواحدة مَعَہٗ قیامًا یعنی مرموز اُدْ ابوجعفر نے فَوَاحِدَةٌ اَوْمَا مَلَکَتْ کو بالرفع پڑھا ہے۔ جیساکہ تلفظ سے رفع کی طرف اشارہ ہے۔ ابوجعفر اس قرأت میں منفرد ہیں باقی دونوں کے لئے اصل کے مطابق نصب ہے۔

یاد رہے کہ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةٌ کو بھی ابوجعفر نے اصل کے مطابق بالرفع پڑھا ہے اور چونکہ کوئی بھی اصل کے خلاف نہیں اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

قولہ مَعَہٗ قِیَامًا یعنی قِیَامًا وارزقوھم میں اُدْ کے مرموز ابوجعفر نے قِیَامًا بالالف پڑھا ہے اور باقی دونوں کے لئے بھی اصل کے مطابق قِیَامًا ہی ہے۔

یاد رہے کہ لفظ قِیَامًا یہاں اور مائدہ میں دو جگہ ہے اور مراد یہاں والا ہے۔ کیونکہ اصل سے تخلف اسی میں ہے۔ مائدہ والا مراد نہیں کیونکہ وہاں سب کے لئے اصل کے موافق قِیَامًا ہی ہے اسی لئے مَعَہٗ فرمایا۔

قولہ وَجُھِّلَا اُحِلَّ یعنی اُدْ کے مرموز نے پڑھا وَاُحِلَّ لَکُمْ بصیغہ مجہول، اور اصل سے معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ر ر ضعف کے لئے بھی مجہول ہے۔ جب کہ یعقوب نے معروف پڑھا ہے۔

ترجمہ۔ ونصب اللہ واللات یعنی اُذ کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا بما حفظ اللہ والتی لفظ اللہ کے نصب کے ساتھ۔ ما مصدریہ ہے یعنی بحفظھن امر اللہ۔

ابوجعفر منفرد ہیں باقی دونوں نے رفع پڑھا ہے۔

قولہ یکن فانث یعنی طب کے مرموز، رویس نے پڑھا ہے کان لم تکن فعل مونث رویس کی اس وجہ سے سمجھنا چاہیئے کہ باقی قراء فعل کو مذکر پڑھتے ہیں۔

قولہ واشمم باب اصدق طب یعنی رویس نے اصدق کے باب میں صاد کو زای کے اشمام سے پڑھا ہے۔ باب سے وہ الفاظ مراد ہیں جن میں صاد ساکنہ کے بعد دال ہو جیسے یصدفون، اصدق قصد السبیل وغیرہ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق اشمام ہی ہے۔ جب کہ ابوجعفر اور روح کے لئے خالص صاد ہے۔

۳/۹۶ ولا یظلموا اُدیا وحز حصرت فنو

ون انصب واخری مومنا فتحه بلا

ت اُذ اور یا نے ولا یظلمون پڑھا۔ اور حز کے لئے حصرت کو منون منصوب پڑھو اور آخری مومنا میں میم ثانی کا فتحہ ہے بلا کے لئے۔

ف قولہ ولا یظلمون اُدیا یعنی ابوجعفر اور روح نے پڑھا ہے۔ ولا یظلمون یاء غیب کے ساتھ۔

یاد رہے کہ یہ لفظ دو جگہ ہے۔ پہلا ولا یظلمون فتیلا انظر دوسرا ولا یظلمون فتیلا اینما تکونوا۔ پہلے میں کوئی اختلاف نہیں، باتفاق قراء عشرہ غائب ہے۔ دوسرا مختلف فیہ ہے (سبعہ میں شھدنا غائب پڑھتے ہیں) ناظم نے اعتماداً علی الشہرت ثانی کی قید نہیں لگائی۔ لہٰذا سمجھنا چاہیئے کہ خلف نے بھی اصل کی موافقت میں غائب ہی پڑھا ہے۔ البتہ رویس نے اصل کی موافقت میں خطاب پڑھا ہے۔

قولہ۔ وحز حصرت فنون انصب یعنی یعقوب نے علی الانفراد پڑھا ہے۔ اَوجاءکم حصرت صدورھم منصوب منون، اور وقف میں اصل کے مطابق ھاء ساکنہ پڑھتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال الشاطبی :۔

اذا کتبت بالتاء هاء مونث ۔۔۔ فبالهاء قف حقا رضا ومعولا

باقی دونوں وصلاً وقفاً تاء ساکنہ پڑھتے ہیں۔

نوٹ : یعقوب کی یہ قرأت بظاہر رسم الخط کے خلاف ہے ، تاء منصوب منونہ ضروری ہے کہ بشکل لا ہو ۔ اَللّٰھُمَّ اِلَّا ان یقال کہ رسم اصطلاحی ہے دوسری قرأت کے شمول کے لئے تاء مجرورہ پر ہی اکتفا کیا گیا ۔ نثر المرجان

قولہ ۔ وَاٰخری مؤمنا فتحه مبدل یعنی ابن وردان نے آخری لفظ مؤمنا کو بصیغہ اسم مفعول بفتح میم ثانی روایت کیا ہے ، ابن وردان کے اس انفراد سے معلوم ہوا کہ باقی سب کے لئے میم ثانی مکسور ہے بصیغہ اسم فاعل ۔

یاد رہے کہ اس جگہ لفظ مؤمنا چار جگہ ہے ۔ اوّل ۔ وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا ۔ ثانی ومن قتل مؤمنا خطأً ۔ ثالث ۔ ومن یقتل مؤمنا ۔ رابع ۔ لست مؤمنا ۔ پس مراد آخری چوتھا ہے ۔ اسی لئے اُخری سب سے آخری فرمایا ہے ۔

عبدالفتاح قاضی اور سمنودی کا بیان اس جگہ تسامح سے خالی نہیں ہے کہ کہا ہے ۔

” واُخری کی قید سے اوّل لفظ مؤمنا سے احتراز ہوگیا ۔ یعنی ومن یقتل مومنا متعمدا سے جو باتفاق سب کے لئے بصیغہ اسم فاعل ہے ۔“

۴/۹۷ وَغَیْرُ انصِبًا فُزْ نُونَ یُؤْتِیهِ حُطْ وَیَدْ
خُلُوا سَمِ طِبْ جَهِّلْ كَطُولٍ وَكَافُ اَلا

۵/۹۸ وَفَاطِرَ مَعْ نَزَّلْ وَتَلْوُیْهِ سَمِّ حُمْ
وَتَلْوُوا فِدًا تَعْدُوا اُتْلُ سَكِّنْ مُثَقَّلا

ت اور حُز کے لئے غَیْرُ کو منصوب پڑھ ۔ اور حُطْ کے لئے یُؤتیهِ نون کے ساتھ ہے اور طِبْ کے لئے یَدْخُلُون کو معروف پڑھ ۔ اور مجہول پڑھ اَلا کے لئے سورہ طول اور کاف (مریم) کی طرح ۔ اور حُمْ کے لئے معروف پڑھ سورۂ فاطر میں ، ساتھ ہی نَزَّل اور اس کے بعد والے دو فعلوں کو ۔ اور فِدًا کے لئے تَلُوُا ہے اور اُتْل کے لئے تَعْدُوا میں عین کو ساکن پڑھ ، دال کو مشدد پڑھتے ہوئے ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ وغیر انصبا خز خلف نے غیر اولی الضرر میں لفظ غیر کو منصوب پڑھا ہے اور اصل سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر نے بھی نصب ہی پڑھا ہے اور یعقوب نے بالرفع پڑھا ہے

قولہ - نون یوتیہ حُط یعنی یعقوب نے فسوف یؤتیہ کو نون جمع متکلم سے پڑھا ہے واضح ہو کہ ناظم کی مراد دوسرا فسوف یوتیہ اجرًا عظیما ہے۔

جس کے بعد ومن یشاقق الرسول ہے، پہلا اُو یغلب فسوف نؤتیہ اجرعظیما نہیں، اور اعتماداً علی شہرت ثانی کی قید نہیں لگائی گئی۔ اور دفاق سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے بھی نون ہی کے ساتھ ہے۔ جب کہ خلف کے لئے اصل کے موافق باالیا ہے۔

قولہ ویدخلوا سمر طب اور رویس نے پڑھا ہے فاولئک یدخلون الجنہ بفتح یا وضم خا صیغۂ معروف اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق معروف ہی ہے۔ جب کہ روح نے اصل کے موافق یُدخلون مجہول ہی پڑھا ہے۔ آگے ابوجعفر کو بیان کرتے ہیں۔

قولہ جہل کطول وکاف الا یعنی اس نساء والے کو ابوجعفر کے لئے خلاف اصل مجہول پڑھ۔ جیسا کہ سورہ طول (غافر) اور کاف (مریم) والے یدخلون کو بھی خلاف اصل ابوجعفر کیلئے مجہول ہی پڑھ۔

خلاصہ یہ ہوا کہ نساء میں رویس اور خلف کے لئے معروف اور روح اور ابوجعفر کے لئے مجہول ہے۔ شاطبی نے کہا ہے

وضم یدخلون وفتح الضم حق صری حلا

وفی مریم والطول الاول عنہم وفی الثان دم صفوا وفی فاطر حلا

سورۂ مریم میں آیت اس طرح ہے فاولئک یدخلون الجنۃ۔ غافر میں موضع اول فاولئک یدخلون الجنہ یرزقون فیہا، موضع ثانی سیدخلون جہنم داخرین۔ فاطر میں ہے جنت عدن یدخلونہا۔ نساء کے ساتھ یہ کل پانچ مواقع ہوئے ناظم یہاں غافر کا پہلا موقعہ بیان کرتے ہیں کیونکہ غافر کے دوسرے موقعہ کو سورۃ غافر میں ہی بیان کریں گے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ ابوجعفر نے نساء کی طرح غافر کے پہلے موقعہ میں اور مریم میں یدخلون کو مجہول پڑھا ہے اور چونکہ یعقوب اور خلف سے ان دو موقعوں میں ناظم خاموش ہیں تو وہ اصل کے موافق ہوں گے۔ لہٰذا کہا جائے گا کہ یعقوب نے اصل کے موافق مریم میں اور غافر کے موقع اوّل میں مجہول اور خلف نے اصل کے موافق معروف پڑھا ہے۔ پس مریم اور غافر کے موقع اول میں ابوجعفر اور یعقوب نے مجہول اور خلف نے معروف پڑھا ہے۔ باقی آگے آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وفاطر مع ننزل ویلقیه سم حمر یعنی یعقوب کے لئے فاطر والے یدخلونها کو معروف پڑھ ۔ جب کہ ان کے اصل کے لئے مجہول تھا ۔ ناظم یہاں ابوجعفر اور خلف سے خاموش ہیں جس کا مطلب ہوا کہ دونوں اصل کے موافق معروف پڑھتے ہیں، پس فاطر میں تینوں ائمہ معروف پڑھنے میں متفق ہوئے ۔

قولہ مع ننزل وتلویه یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف ننزل علی رسوله اور اس کے بعد دو فعل والکتاب الذی انزل من قبل ، اور وقد نزل علیکم کو معروف پڑھا ہے ۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے موافق پہلے دو کو معروف ہی پڑھتے ہیں پس تینوں متفق ہوئے اور تیسرے کو باقی دو مجہول پڑھتے ہیں ۔

جیساکہ عرض کیا گیا کہ غافر کے دوسرے موقعہ کو ناظم سورت غافر میں بیان کریں گے ۔ مگر یدخلون کی بحث کو ہم یہاں مکمل کرنے کے لئے عرض کرتے ہیں کہ ناظم نے غافر میں کہا ہے ۔

سیدخلون جهل الاطب

یعنی سیدخلون کو خلافِ اصل ابوجعفر اور رویس کے لئے مجہول پڑھ
جب کہ روح اور خلف کے لئے اصل کے موافق معروف ہے ۔ پس پانچوں
یدخلون کا حال معلوم ہو گیا ۔ علامہ سمنودی فرماتے ہیں کہ یدخلون کا مسئلہ اس قصیدہ کے مشکلات میں سے ہے ۔

نقشہ کلمہ یدخلون

شمار	سورتیں	معروف سے پڑھنے والے	مجہول سے پڑھنے والے
۱	نساء	رویس ، خلف	روح ، ابوجعفر
۲	مریم	خلف	ابوجعفر ، یعقوب
۳	غافر (۱)	خلف	ابوجعفر ، یعقوب
۴	غافر (۲)	روح ، خلف	ابوجعفر ، رویس
۵	فاطر	ابوجعفر، یعقوب، خلف	

قولہ وتلووا هذا یعنی خلف نے پڑھا ہے وان تلووا دو واؤں کے ساتھ جب کہ باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے ۔

قولہ تعدوا اتل سکن مثقلا یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے لا تعدّوا فی السبت عین کے سکون اور دال کے تشدید کے ساتھ ۔ جس کو نحو میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں ۔ باقی دونوں اصل کے موافق باسکانِ عین و تخفیفِ دال پڑھتے ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سورت میں یا اضافت نہیں ہے اور یا زائدہ صرف ایک سوف یؤت اللہ میں ہے جس کو یعقوب وصل میں حذف اور وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔

واللہ الموفق

سُوْرَةُ المَآئِدَة

۹۹/۱ وَشَنَآنُ سَکِّنْ اَوْفِ اِنْ صَدُّ فَافْتَحَا

وَاَرْجُلِکُمْ فَانْصِبْ حِلَاً الْخُفْضُ اِعْمِلَا

۱۰۰/۲ مِنْ اَجْلِ اکْسِرِ انْقُلْ اِذْ وَقَاسِیَۃً عَبَدْ

وَطَاغُوْتَ وَلْیَحْکُمْ کَشُعْبَۃَ فِضْلَا

ت اور اوف کے لئے شنآن کو ساکن پڑھ۔ حلا کے لئے ان صدوکم کو فتحہ پڑھ اور وارجلکم کو نصب پڑھ۔ اور اعملا کے لئے جر ہے۔ اور اذ کے لئے من اجل میں کسرہ اور نقل حرکت پڑھ۔ اور فضلا کے لئے قاسیۃ، اور عبد، اور طاغوت اور ولیحکم کو مثل شعبہ کے پڑھا گیا ہے۔

ف قولہ وَشَنَآنُ سَکِّنْ اَوْفِ یعنی ابوجعفر نے خلاف اصل وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ میں دونوں جگہ نون شنآن کو ساکن پڑھا ہے۔ یعنی وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ اور وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا سبعہ میں اس لفظ کو شعبہ اور شامی نے بسکون نون اور باقین نے بفتح نون پڑھا ہے۔ شاطبی نے کہا۔ ع وَسَکَّنَ معاً شنآن صحا کلاھما۔ لہٰذا باقین کے لئے علی الاصل فتحہ نون ہے۔

قولہ اَنْ صَدُّ فَافْتَحَا وَاَرْجُلِکُمْ فَانْصِبْ حِلَا یعنی یعقوب نے خلاف اصل اَنْ صَدُّوْکُمْ کو بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔ شاطبی نے کہا۔ ع وَفِیْ کَسْرِ اَنْ صَدُّوْکُمْ حَامِدٌ دَلَا معلوم ہوا کہ باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق فتحہ ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یعقوب نے اصل کے خلاف وَاَرْجُلَکُمْ کو لام کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ شاطبی نے کہا ع وارجلکم بالنصب عم رضا علا ۔ معلوم ہوا کہ خلف کے لئے اصل کے موافق بکسر اللام ہے ۔

قولہ بالخفض اعملا اعمل کے مرموز ابوجعفر نے اصل کے خلاف وارجلکم کو لام مجرورہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔

قولہ من اجل اکسر انقل اَدْ ابوجعفر نے مِنْ اَجْلِ کو بکسرہ ہمزہ پھر بنقل حرکت ہمزہ اِلی النون مِنِ اِجْلِ ذٰلِکَ پڑھا ہے ۔ اِجْل بکسر ہمزہ لغت تمیم ہے ۔ بہرحال اس قراءت میں ابوجعفر منفرد ہیں ۔

قولہ وقاسیۃ آلخ یعنی خلف نے ان چار کلمات کو اصل کے خلاف شعبہ کی طرح پڑھا ہے پس قاسِیَۃً کو الف کے ساتھ پڑھا جب کہ اصل کے لئے قَسِیَّۃً ہے ۔ اور عَبَدَ کو بفتح با صیغۂ ماضی پڑھا جب کہ اصل میں بضم با ہے اور الطاغوت کو بنصب تا ، پڑھا ہے جب کہ اصل میں تا مکسور ہے اور ولیحکم کو بسکون لام وبسکون میم پڑھا ہے ۔ حالانکہ اصل میں بکسر لام اور میم کے نصب کے ساتھ ہے ۔ اور ان چاروں کلمات میں باقی دو کے لئے بھی مثل خلف یہی ہے ۔

۳/۱۰۱ وَرَفْعَ الْجُرُوحَ اِعْلَمْ وَبِالنَّصْبِ مَعْ جَزَا ءُنَوِّنْ وَمِثْلُ ارْفَعْ رِسَالَاتِ حُوِّلَا

۴/۱۰۲ مَعَ الْاَوَّلِیْنَ اضْمُمْ غُیُوبِ عُیُونَ مَعْ جُیُوبِ شُیُوخًا فِدْ وَیَوْمَ ارْفَعِ الْمَلَا

اور اِعْلَمْ کے لئے الجروح مرفوع ہے ۔ اور حُوِّلَا کے لئے نصب کے ساتھ ہے ۔ ساتھ ہی جَزَاءٌ کو تنوین پڑھا اور مِثْلُ کو مرفوع پڑھا اور رِسَالَات (جمع پڑھا گیا ہے ۔ ساتھ ہی الاوّلین ہے (حُوِّلَا کے لئے) اور فِدْ کے لئے مضموم پڑھ الغُیُوب اور عُیُون اور اس کے ساتھ ہی جُیُوب اور شُیُوخًا کو ۔ اور اَلْمَلَا کے لئے یَوْمُ کو مرفوع پڑھ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ وَرَفْعُ الجروح اعلم یعنی ابوجعفر کے سلئے پڑھو وَالجُرُوحُ قِصَاصٌ ۔ جب کہ اصل کے سلئے اَلْجُرُوْحَ منصوب تھا۔ قال الشاطبی۔ والجروح ارفع رضی نفرٍ ملا ۔

قولہ وبالنصب آلخ یعنی حُوِلَا کے مرموز یعقوب کے سلئے خلاف اصل اَلْجُرُوْحَ منصوب ہے ۔ اور اصل کے موافق خلف کے سلئے بھی منصوب ہے ۔

قولہ مع جزاءُ آلخ یعقوب نے فجزاءٌ کو تنوین کے ساتھ پڑھا اور مثلُ کو رفع پڑھا ہے جب کہ خلف کے سلئے بھی ایسے ہی ہے ۔ اور ابوجعفر کے سلئے فجزاءُ مضاف مرفوع ہے اور مثلِ مضاف الیہ مجرور ہے ۔

قولہ رسالات حولا یعقوب نے پڑھا ہے فما بلغت رسالاتہ جمع اور تا مکسورہ کے ساتھ ۔ اور ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے جب کہ خلف کے سلئے اصل کے موافق رسالتہٗ مفرد بفتح التاء ہے ۔

قولہ مع الاَوَّلِیْنَ یعنی ساتھ ہی یعقوب کے سلئے علیہم الاَوَّلِیْنَ جمع پڑھا گیا ہے جب کہ اصل کے موافق خلف کے سلئے بھی اسی طرح ہے ۔ اور ابوجعفر کے سلئے اصل کے موافق الاَوْلَیَانِ تثنیہ ہے ۔

قولہ اُضمُمْ آلخ یعنی قِدْ کے مرموز خلف نے غُیُوب ، عُیُون ۔ جُیُوب اور شُیُوخا چار کلمات کو اوائل کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ غیوب ، عیون جہاں بھی ہوں اور جس طرح بھی ہوں تعمیم کے ساتھ مراد ہیں اور جیوبھن نور میں اور شیوخا غافر میں ہے ۔ اور باقی دو بھی اسی طرح ہیں ۔

قولہ وَیوم ارفع المَلا یعنی اَلْمَلَا کے مرموز ابوجعفر نے اصل کے خلاف یوم یَنفَعُ الصادقین میں لفظ یَوم کو مرفوع پڑھا ہے اور باقی دو کے سلئے بھی رفع ہی ہے ۔

یاءاتِ اضافت

چھ ہیں یَدِیَ الیكَ ، انی اخاف ، انی اُرِید ، فانی اُعذبہ ، اُمّیَ الٰھین ، لِی اَن تمام کو ابوجعفر نے مفتوح اور باقین نے ساکن پڑھا ہے ۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءاتِ زوائد

دو ہیں ۔ اخشونِ الیوم یعقوب کے لئے وقف میں باقی رہے گی ۔ واخشونِ ولا تشتروا
ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے ۔ واللہ الموافق

سُورَةُ الْاَنْعَام

۱۰۳/۱ وَیُصْرَفْ فسَم نَحْشُرُ الیا نَقُولُ مع

سبأ لَم یَکُنْ وَانْصِبْ نُکَذِّبُ وَالِولا

۱۰۴/۲ حوی ارْفَعْ یَکُنْ اَنِّثْ فِدا یَعْقِلُوا وَتَحْ

تُ خاطِبْ کیا سِینَ الْقَصَصْ یُوسُفٍ حلا

ت اور حوی کے لئے یُصْرَفْ معروف پڑھ ۔ اور حوی کے لئے (نَحْشُرُ اور نقول میں یاءِ غیب ہے اور ساتھ ہی سبا میں بھی ۔ اور (حوی کے لئے) لَم یَکُن ہے ۔ اور (حوی کے لئے) منصوب پڑھ نُکَذِّبَ اور اس کے بعد والے لفظ (ونکون) کو ۔
اور فدا کے لئے (نکذب اور نکون کو) مرفوع پڑھ ۔ اور یَکُن کو مونث پڑھ ۔ اور حلا کے لئے یعقلون کو یہاں اور اس کے نیچے سورت میں خطاب کے ساتھ پڑھ جیسا کہ یاسین ، قصص اور یوسف میں بھی ۔

ق قولہ ویصرف فسم یعنی مرموز حوی یعقوب نے مَن یصرف کو معروف (بفتح حرفِ مضارع و کسرِ راء) پڑھا ہے اور اصل کے مطابق خلف بھی معروف ہی پڑھتے ہیں اور ابوجعفر اصل کے مطابق مجہول پڑھتے ہیں ۔

قولہ نحشر الیا یقول مع سبا مرموز حوی یعقوب ہی نے پڑھا ہے ویوم یحشرھم جمیعا ثم یقول للذین یہاں اور ویوم یحشرھم جمیعا ثم یقول للملائکۃ سورۃ سبا میں چاروں فعلوں کو یاءِ غیب کے ساتھ پڑھا ہے ۔
واضح ہو کہ سورۃ انعام کے دونوں فعلوں کو بالیاء پڑھنے میں یعقوب منفرد ہیں ۔ ان کے سوا تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراء نے بالنون پڑھا ہے ، اور سورۂ سبا کے دونوں فعلوں کو یعقوب نے بالیاء پڑھا ضرور ہے مگر منفرد نہیں کیونکہ ان سے حفص بھی بالیاء پڑھتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھو شاطبیہ سورہ انعام۔ اس لئے علامہ سمنودی کا یہ فرمانا کہ یعقوب بالیاء پڑھنے میں دونوں سورتوں میں منفرد ہیں، تسامح سے خالی نہیں ہے۔

بہرحال باقی دونوں کے لئے اصل کے مطابق چاروں افعال بالنون ہیں۔ نیز واضح ہو کہ ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم (یونس) باتفاق سب کے لئے بالنون ہے۔ اسی لئے ناظم نے مطلق کلام کرنے کی بجائے "بسبا" کی قید لگائی ہے۔

قولہ لم یکن یعنی یعقوب نے لم یکن بیاء التذکیر پڑھا ہے اطلاق سے تذکیر کی طرف اشارہ ہے یا ماقبل پر عطف کے سبب یاء کی قید نہیں لگائی۔

تنبیہ :۔ یاد رہے کہ لم یکن میں تذکیر کو تو بیان کیا کیونکہ اصل کے لئے اس میں تانیث ہے، مگر لم یکن کے بعد لفظ فتنتھم کے رفع یا نصب سے خاموش ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یعقوب اصل کے مطابق نصب ہی پڑھتے ہیں، لہٰذا ناظم کے قول والنصب کا تعلق صرف فتنتھم سے ہرگز نہیں بلکہ اس کا تعلق مابعد کے لفظ ولا نکذب والولا سے ہے۔ لہٰذا شیخ عبدالفتاح قاضی کا اپنی شرح ایضاح میں یہ کہنا صحیح نہیں کہ والنصب کا تعلق فتنتھم سے ہے۔ علامہ شاطبی نے لم تکن کے متعلق فرمایا ؎ وذکر لم تکن شاع وانجلا۔ یعنی حمزہ و کسائی نے لم یکن مذکر اور باقین نے مونث پڑھا ہے۔ پس یعقوب کا مذکر پڑھنا خلاف اصل ہوا اور شاطبی فرماتے ہیں ؎ وفتنتھم بالرفع عن دین کامل۔ یعنی حفص مکی شامی نے فتنتھم کو مرفوع اور باقین نے منصوب پڑھا ہے۔ تو بصری کے لئے منصوب ہوا اور یعقوب اصل کے مطابق منصوب ہی پڑھتے ہیں لہٰذا بیان کی ضرورت نہیں۔

قولہ والنصب نکذب والولا حوی یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف نکذب اور اس کے بعد ونکون (جس کی طرف والولا سے اشارہ ہے) کو منصوب پڑھا ہے۔ یہ تمام بیان مرموز حوی یعقوب کے لئے تھا، آگے خلف کے لئے فرماتے ہیں۔

قولہ ارفع یکن انت فدا یعنی خلف کے لئے مذکورہ دو فعلوں نکذب اور نکون کو مرفوع پڑھو کیونکہ اصل کے لئے دونوں پر نصب ہے یکن انت یعنی خلف نے اصل کے خلاف لم تکن کو مونث پڑھا ہے (وہی لم تکن جس کو اوپر یعقوب کے لئے بیاء التذکیر فرما چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فتنتهم کو خلف کے لیے بھی بیان نہیں کیا کیونکہ خلف نے اصل کے موافق اس کو منصوب ہی پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر اصل کے مطابق ہیں۔ پس لم تکن میں تانیث اور فتنتهم پر نصب، نحشر اور نقول میں مطلقاً نون اور مکذب ونکون پر رفع پڑھا جائے گا۔

قولہ یعقلو وتحت خاطب الخ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں اور بعد والی سورت اعراف میں ایسے ہی یٰسین، قصص اور یوسف میں افلا تعقلون بالخطاب پڑھا ہے۔

واضح ہو کہ اصل سے معلوم ہوا کہ انعام، اعراف، یوسف اور یاسین میں ابوجعفر و یعقوب نے خطاب پڑھا، اور خلف نے غیب پڑھا ہے اور قصص میں تینوں نے خطاب پڑھا ہے۔

۱۰۵/۳ فَتَحۡنَا وَتَحۡتُ اشۡدُدۡ اَلَاطِبۡ وَالۡاَنۡبِيَا
مَعۡ اِقۡتَرَبَتۡ حُزۡ اِذۡ وَيُكَذِّبۡ اُصۡلَهٗ

ت الا اور طب کے لئے فتحنا کو یہاں اور پہلی سورت میں مشدد پڑھ۔ اور سورت انبیاء میں مع سورت اقتربت (قمر) کے حز اور اذ کے لئے مشدد پڑھ۔ اور یکذبونک میں وہ تشدید اصلہ کے لئے ہے۔

ف قولہ فتحنا وتحت اشدد الاطب یعنی فتحنا علیهم جو یہاں سورۃ انعام میں ہے۔ اور لفتحنا علیهم جو اس سے نیچے سورۃ اعراف میں ہے۔ کو ابوجعفر اور رویس نے خلافِ اصل تشدید تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور روح اور خلف اصل کے موافق تاء کو تخفیف کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ والانبیا مع اقتربت حزاذ اور سورت انبیاء میں اذا فتحت یاجوج اور سورۃ قمر میں ففتحنا ابواب السماء میں دونوں فعلوں کو یعقوب اور ابوجعفر بتشدید تاء پڑھتے ہیں۔

واضح ہو کہ جن چار فعلوں کا اس شعر میں ذکر ہوا ہے، ان کو ابن عامر شامی نے مشدد پڑھا ہے قراء ثلاثہ کی قراءت کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ سورت انعام و اعراف میں خلافِ اصل ابوجعفر اور رویس نے مشدد اور روح اور خلف نے موافق اصل بالتخفیف پڑھا ہے اور سورت انبیاء و قمر میں ابوجعفر اور یعقوب نے خلاف اصل مشدد اور خلف نے موافق اصل مخفف پڑھا ہے۔ پس ابوجعفر اور رویس مثل شامی کے چاروں میں تشدید پڑھتے ہیں جب کہ روح صرف دو میں اور خلف چاروں میں اصل کے موافق بالتخفیف پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَيُكَذِّبُ اُحْصِلَا یعنی ابوجعفر نے خلاف اصل فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ کو بتشدید ذال پڑھا ہے جب کہ نافع کے لئے تخفیف تھی۔ اور باقی دو اصل کے موافق تشدید ہی پڑھتے ہیں۔ ناظم کے بیان میں تشدید کی تصریح نہیں ہے۔ لیکن فتحنا کے بیان میں تشدید کا ذکر ہوا ہے۔ اسی کے ذیل میں یہاں بھی تشدید کا مفہوم نکل آتا ہے، یا اُحْصِلَا میں ضمیر نائب فاعل کو تشدید کی طرف لوٹایا جائے۔

۱۰۶/۴ وَحُزْ فَتْحَ اِنَّهُ مَعْ فَاِنَّهُ وَفَائِزٌ
تَوَفَّتْهُ وَاسْتَهْوَتْهُ يُنْجِي فَثَقِّلَا

۱۰۷/۵ بِشَانٍ اَتَىٰ وَالْخِفُّ فِي الْكُلِّ حُزْ وَتَحْ
تَ صَادٍ يُرِي وَالرَّفْعُ اَزْ رُحْصِلَا

ت اور حُزْ کے لئے اِنَّهُ اور ساتھ ہی فَاِنَّهُ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔ اور فَائِزٌ کے لئے تَوَفَّتْهُ اور اِسْتَهْوَتْهُ ہے۔ اور يُنْجِي میں اَتَىٰ کے لئے جو کہ دوسرے لفظ میں ہے تشدید پڑھ۔ اور حُزْ کے لئے تمام مواقع میں تخفیف ہے۔ اور سورت صاد کے نیچے سورت (زمر) میں يُرِي کے لئے تخفیف ہے، اور اَزْ رُ میں حُصِّلَا کے لئے رفع ہے۔

ف قولہ وَحُزْ فَتْحَ اِنَّهُ مَعْ فَاِنَّهُ یعنی یعقوب نے اِنَّهُ مَنْ عَمِلَ اور فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ دونوں کو مثل ابن عامر شامی و عاصم بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔ جب کہ اصل کے لئے دونوں میں کسرۂ ہمزہ تھا۔ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق اوّل میں فتحہ اور ثانی میں کسرہ ہے اور خلف کے لئے اصل کے موافق دونوں میں ہمزہ کا کسرہ ہے۔

قولہ وَفَائِزٌ تَوَفَّتْهُ وَاسْتَهْوَتْهُ یعنی خلف نے تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اور اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ میں دونوں فعلوں کو خلاف اصل تانیث کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے بتلایا ہے۔ باقی دونوں نے بھی اصل کے موافق یہی پڑھا ہے۔

قولہ يُنْجِي فَثَقِّلَا بِشَانٍ اَتَىٰ یعنی ابوجعفر نے سورتِ انعام کے دوسرے يُنْجِي کو قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ میں خلاف اصل مشدد پڑھا ہے اور ثانی کہنے سے اشارہ ہے کہ اوّل یعنی قُلْ مَنْ يُنَجِّيْكُمْ میں ابوجعفر کے لئے اس کے موافق پہلے ہی تشدید ہے۔

قولہ وَالْخِفُّ فِي الْكُلِّ حُزْ یعنی ایسے افعال میں یعقوب کے لئے خلاف اصل تمام مواقع میں تخفیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جس میں سورت انعام کے مذکورہ دونوں فعل بھی آگئے ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن میں یہ افعال تفعلون تبدونھا وتخفون کثیرا تینوں کو بصیغۂ خطاب پڑھا ہے، جب کہ اصل میں بصری کے لئے یہ افعال صیغۂ غائب تھے۔ باقی دونوں کے لئے بھی اصل کے موافق خطاب ہے۔

قولہ دَرَسَتْ یعقوب نے خلاف اصل دَرَسَتْ بصیغۂ ماضی واحد مونث غائب مثل شامی پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے جب کہ اصل میں دَارَسْتَ ہے اور باقی دو کے لئے اصل کے موافق دَارَسْتَ ماضی مخاطب ہے۔

قولہ واضمم عُدُوًّا یعنی یعقوب نے خلاف اصل اور منفرداً پڑھا ہے عُدُوًّا بغیر علم بضم عین ودال وتشدید واؤ جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ باقی دو کے لئے اصل کے موافق عَدْوًا ہے۔

۱۰۹/۲ وَطِبْ مُسْتَقَرٌّ فَتْحٌ وَكَسْرُ اَنَّهَا وَيُؤْ مِنُوا فِدْ وَحُبْ سَمِّ حُرِّمَ فُصِّلَا

ت اور طِبْ کے لئے فَمُسْتَقِرٌّ میں (قاف کا) فتحہ پڑھ۔ اور فِدْ کے لئے اَنَّهَا میں (ہمزہ کا) کسرہ ہے، اور (یہ) یُؤْمِنُوا بھی ہے۔ اور حُبْ کے لئے معروف پڑھ حُرِّمَ اور فُصِّلَ کو۔

ف یعنی طِبْ کے مرموز رُویس نے فَمُسْتَقَرٌّ کو خلافِ اصل بفتح قاف پڑھا ہے، جیسا کہ ابوجعفر اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق فتحہ ہی ہے البتہ روح کے لئے اصل کے موافق قاف کا کسرہ ہے۔

قولہ وکسر اَنَّهَا یعنی فِدْ کے مرموز خلف نے پڑھا ہے وَمَا يُشْعِرُكُمْ إِنَّهَا بکسر ہمزہ جب کہ یعقوب کے لئے بھی اصل کے موافق کسرہ ہی ہے، اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق فتحہ ہے۔

قولہ ویُؤْمِنُوا فِدْ اور خلف نے لَا يُؤْمِنُونَ صیغۂ غائب پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر و یعقوب کے لئے بھی اصل کے موافق غیب ہی ہے۔

واضح ہو کہ خلف کے اصل امام حمزہ نے یہاں اور سورۂ جاثیہ میں تُؤْمِنُونَ میں خطاب پڑھا ہے۔ خلف نے یہاں تو اصل کے خلاف غیب پڑھا ہے۔ مگر جاثیہ میں اصل کے موافق خطاب ہی پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب ذیل گیارہ جگہ ہیں ۔

(۱) قل من ینجیکم (۲) قل اللہ ینجیکم (انعام) (۳) ننجیک ببدنک (۴) ننجی رسلنا (۵) حقا علینا ننجی المومنین (یونس) (۶) انا لمنجوھم (حجر) (۷) ثم ننجی الذین اتقوا (مریم) (۸) لننجینہ واھلہ (۹) وانا لمنجوک عنکبوت) (۱۰) وینجی اللہ (زمر) (۱۱) تنجیکم (صف)

• قولہ وتحت صاد یُری یعنی یُری کے مرموز ردح نے سورت صاد کے بعد والی سورت زمر میں بالتخفیف پڑھا ۔ جب کہ رویس نے اصل کے موافق بالتشدید پڑھا ہے ۔ اور خلف تمام میں اصل کے موافق ہیں ۔

نیز یاد رہے کہ سورت صف میں تنجیکم کو ثلاثہ نے اصل کے موافق بالتخفیف پڑھا ہے ۔ اس کو صرف شامی نے مشدد پڑھا ہے ۔ اس کے علاوہ مزید دو مواقع کے متعلق سمنودی نے فرمایا کہ فنجی من نشاء (یوسف) کا بیان سورت یوسف میں آئے گا ۔ اور کذلک ننجی المومنین (انبیاء) باتفاق مخفف ہے ۔

قولہ والرفع آزر حصلا یعنی یعقوب نے آزر کو خلاف اصل اور انفرادی طور پر یہ رفع را پڑھا ہے ، منادی ہونے کی بناء پر ۔

۱۰۸ هُنَا دَرَجَاتِ النُّونُ يَجْعَلُ وَبَعْدُ خَا
طِباً دَرَسْتَ وَاضْمُمْ عَدُوًّا حُلًى حَلَا

ت حُلی حَلا نے یہاں دَرَجَات کو بنون تنوین پڑھا ۔ اور یَجعَلونَہ کو اور بعد کے فعلوں کو خطاب کرتے ہوئے پڑھا ۔ اور دَرَسْتَ پڑھا ۔ اور ضمہ پڑھ عدوا میں (عین اور دال کو)

ف قولہ ھنا درجات النون یعنی یعقوب نے خلاف اصل دَرَجَاتٍ من نشاء نون تنوین کے ساتھ پڑھا ہے ، اور خلف اصل کے موافق یہاں اور سورۃ یوسف میں ۔ بالتنوین ہی پڑھتے ہیں ۔ جبکہ ابو جعفر دونوں جگہ اصل کے موافق بغیر تنوین اضافت کے ساتھ پڑھتے ہیں ۔

ناظم نے ھنا کی قید سے بتلایا ہے کہ یعقوب سورۃ یوسف میں اصل کے موافق بغیر تنوین ہی پڑھتے ہیں ۔

قولہ یجعل وبعد خاطبا یعنی یعقوب نے تجعلونہ قراطیس کو اور اس کے بعد دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب الیضاح نے اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ ناظم کو اس طرف اشارہ کرنا چاہیئے تھا۔ کلام میں اطلاق کی وجہ سے وہم ہوتا ہے کہ خلف نے دونوں سورتوں میں اصل کے خلاف پڑھا ہے، جیسا کہ گذشتہ شعر میں درجات کے نون تنوین کو ھنا کہہ کر انعام اور یوسف میں یعقوب کے فرق کو بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اعتراض بظاہر تو صحیح ہے مگر ناظم نے جاثیہ میں یومنون کو مستقلاً بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ رویس اس کو اپنی اصل کے خلاف خطاب پڑھتے ہیں۔ رویس کی تخصیص سے نکلتا ہے کہ وہاں خلف اصل کے موافق ہی ہیں۔

قولہ وحبر سما حرم فصلا مرموز حبر یعقوب نے حرم اور فصل دونوں فعلوں کو اصل کے خلاف معروف پڑھا ہے۔ باقی دونوں امام اصل کے موافق ہیں۔ پس ابوجعفر دونوں کو معروف پڑھتے ہیں۔ اور خلف فصل کو معروف اور حرم کو مجہول پڑھتے ہیں۔

www.kitabosunnat.com

۱۱۰/۸ وَحُزْ كَلِمَتُ وَالْيَاءُ تَحْشُرُهُمْ يَدٌ
يَكُونَ يَكُنْ اَنِّثْ وَمَيْتَةٌ اِنْجَلَا

۱۱۱/۹ بِرَفْعٍ مَعًا عَنْهُ وَذَكِّرْ يَكُونَ فُزْ
وَخِفَّ وَاَنْ حِفْظٌ وَقُلْ فَرَقُوا فَلَا

اور حز نے کلمت پڑھا۔ اور تحشرهم میں ید نے یا پڑھی ہے۔ اور یکون ت اور یکن کو انجلا کے لئے مونث پڑھ۔ اور میتة دونوں جگہ اس (انجلا) سے رفع کے ساتھ ہے۔ اور فز کے لئے یکون کو مذکر پڑھ اور حفظ کے لئے وان مخفف ہے اور فلا کے لئے فرقوا پڑھ۔

قولہ وحز کلمت یعنی یعقوب نے خلافِ اصل پڑھا ہے وتمت کلمت ربک بغیر الف کے توحید کے ساتھ، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ کیا ہے اور وفاق سے معلوم ہوا کہ خلف نے بھی اصل کے موافق واحد ہی پڑھا جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق جمع ہے۔

یہ بیان صرف سورت انعام میں محدود ہے، مطلق نہیں ہے لہٰذا سورت یونس میں دونوں جگہ اور غافر میں ایک جگہ تینوں کلمات کو یعقوب اصل کے موافق مفرد پڑھتے ہیں۔

اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو ناظم صاحب کو اس سورت کی قید لگانا چاہیئے تھی اس کا جواب یا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتماد علی الشہرت کے ساتھ دیا جائے مگر بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ مطلق کلمت مراد لینے سے بھی کوئی نقصان واقع نہیں ہوتا یعنی ناظم نے بیان تو کرنا چاہا ہے صرف سورت انعام والے کو مگر قید لگانے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ مطلقاً سب کو یعقوب نے مفرد ہی پڑھا ہے۔ اور خاص سورت انعام میں اس کو بیان کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ یعقوب نے اصل کے خلاف اسی سورت میں پڑھا ہے۔

قولہ والیا نحشرھم یدٌ یعنی روح نے مثل حفص کے سورۃ انعام کے اس دوسرے موقعہ میں یحشرھم کو بالغیب پڑھا ہے۔ اور باقین اصل کے مطابق بالنون پڑھتے ہیں۔ اور پہلے یحشرھم پر کلام گزر چکا ہے۔

قولہ میکن یکن انث ومیتۃ اثقلا برفع معاً عنہ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے اِلّا اَنْ تَکُوْنَ مَیِّتَۃٌ اور اِنْ تَکُنْ مَیِّتَۃٌ دونوں فعلوں کو تانیث کے ساتھ، اور لفظ میتۃ کو دونوں جگہ رفع کے ساتھ (اور بتشدید الیاء جیسا کہ گزر چکا ہے)

قولہ وذکر یکون فز یعنی خلف نے اصل کے خلاف یکون کو مذکر پڑھا ہے۔ جب کہ تکن کو بھی وہ اصل کے مطابق بالتذکیر ہی پڑھتے ہیں۔ اور یعقوب کے لئے اصل کے مطابق دونوں فعل تذکیر کے ساتھ ہیں اور دونوں جگہ لفظ میتۃ یعقوب اور خلف دونوں کے لئے اصل کے مطابق منصوب ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابوجعفر کے لئے یکون اور یکن دونوں مونث، اور میتۃ دونوں جگہ مرفوع اور بتشدید الیاء المکسورہ ہے۔ جب کہ یعقوب اور خلف کیلئے دونوں فعل مذکر، اور دونوں میتۃ منصوب ہیں اور بتخفیف الیاء الساکنہ ہیں۔

قولہ وخف وان حفظ یعنی وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِی میں یعقوب نے وَاَنْ نون ساکنہ بالتخفیف پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر اصل کے مطابق بفتح ہمزہ وتشدید النون۔ اور خلف اصل کے مطابق بکسر ہمزہ وتشدید النون پڑھتے ہیں۔

قولہ وفی فرقوا فلا یعنی خلف نے اصل کے خلاف اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا یہاں اور سورۃ روم میں بتشدید راء اور بغیر الف بین الفاء والرا (جیسا کہ ناظم نے تلفظ سے بتلایا ہے) پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے مطابق یہی پڑھتے ہیں۔

وَعَشْرٌ فَنَوِّنْ وَارْفَعِ امْثَالِهَا حُلَى ١١٢/١٠

كَذَا الضِّعْفِ وَانْصِبْ قَبْلَهُ نُوْنًا طُلَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت اور حلّی کے لئے عَشْرٌ کو منوّن اور اَمْثَالُهَا کو مرفوع پڑھ۔ اور طلّی کے لئے اسی طرح الضعف ہے، اور اس کے ماقبل کو منصوب اور منوّن پڑھ۔

ف قولہ وعَشْرٌ الخ یعنی یعقوب نے فَلَهُ عَشْرٌ تنوین کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور اَمْثَالُهَا کو رفع کے ساتھ۔ گویا عَشْرٌ کی صفت یا اس سے بدل ہے۔ بہرحال یعقوب قراءاتِ عشرہ میں منفرد ہیں۔ باقین عَشْرُ اَمْثَالِهَا پڑھتے ہیں۔

قولہ کذا الضّعفُ الخ یعنی رویس نے پڑھا ہے فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَاءٌ نِ الضِّعْفُ (سبا) ناظم نے لفظ الضِّعف کو اَمْثَالُهَا سے مرفوع ہونے میں تشبیہہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رویس نے سورتِ سبا میں الضِّعْفُ کو مرفوع اور اس سے پہلے لفظ جَزَاءً کو منصوب مُنوّن پڑھا ہے۔

یاءات اضافت آٹھ ہیں

اِنِّیٓ اُمِرْتُ ۔ اِنِّیٓ اَخَافُ ۔ اِنِّیٓ اَرٰىكَ ۔ وَجْهِیَ لِلَّذِی ۔ رَبِّیٓ اِلٰی صِرَاطٍ ۔ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ ۔ ابوجعفر نے سب کو مفتوح اور باقی دو نے ساکن پڑھا ہے ۔ اور صراطی مستقیما کو سب نے ساکن پڑھا ہے۔ جب کہ ومحیای ابوجعفر نے ساکن اور باقی دو نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاء زائدہ

وَقَدْ هَدٰنِ وصل میں ابوجعفر نے اور حالین میں یعقوب نے ثابت رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

۱۱۳/۱ هُنَا تَخْرُجُوْا سَمِّ حَمًى نَصْبُ خَالِصَةٌ
اِنِّیٓ تُفَتَّحُ اشْدُدْ دُمْ اُبْلِغُكُمْ حَلَا

۱۱۴/۲ یُغَشِّی لَهُ اَنْ لَعْنَةُ اِثْلُ كَحَمْزَةٍ
وَلَا یَخْرُجُ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخُلْفَ بُجِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں تخرجون کو حمزہ نے معروف پڑھا ہے۔ اور اُتی کے لئے خالصۃ پر
ت نصب ہے۔ تفتحم کو اور ساتھ ہی اُبلغکم کو حلا کے لئے مشدد پڑھ یغشّی
کو بھی مشدد پڑھ۔ م نہیں (حلاً) کے لئے۔ اور اَنْ لعنۃ کو حمزہ کی طرح پڑھ۔ اور لا یخرج کو مجلا
کے لئے بالخلف ضمہ اور کسرہ پڑھ۔

قولہ ھنا تخرجوا سمّی حمیً یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ ومنہا تخرجون صیغہ
ف معروف کے ساتھ جب کہ اصل کے لئے مجہول ہے اور خلف کے لئے موافق اصل معروف
ہی ہے۔ جب کہ ابو جعفر نے موافق اصل مجہول پڑھا ہے۔

ھنا کی قید اس لئے لگائی کہ رُوم کے پہلے لفظ اور زخرف اور جاثیہ والے لفظ سے احتراز ہو
جائے، کہ ان تینوں نے موافق اصل پڑھا ہے۔ اور یاد رہے کہ روم کے موضع ثانی اور حشر اور معارج
کے الفاظ تخرجون کو قراء عشرہ نے معروف ہی پڑھا ہے۔

قولہ ونصب خالصۃ اتی یعنی ابو جعفر نے پڑھا ہے خالصۃً اصل کے خلاف نصب
کے ساتھ۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے موافق نصب ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ تفتحم اشدد مع اُبلغکم حلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے لا تفتّح بتشدید تا جب کہ
اصل میں بصری کے لئے تخفیف ہے۔ اور یاد رہے کہ یعقوب تانیث میں اصل کے موافق ہیں اسی
لئے ناظم نے صرف تشدید کو بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ اور ابو جعفر کے لئے بھی موافق اصل اسی طرح ہے۔
جب کہ خلف کے لئے اصل کے موافق تذکیر اور تخفیف کے ساتھ ہے۔ مع ابلغکم حلا
یعنی یعقوب نے اُبلّغکم کو اصل کے خلاف یہاں دونوں جگہ اور سورۃ احقاف میں تینوں
کو بتشدید لام پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ یغشّی لہٗ اسی طرح یغشّی کو یہاں اور رعد میں یعقوب نے اصل کے خلاف مشدد
پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ اور عطف سے اشارہ ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق
تشدید ہے۔ اور ابو جعفر کے لئے اصل کے موافق تخفیف ہے۔ اور اِذ یُغشّیکم النعاس کا بیان
سورۃ انفال میں آنے والا ہے۔

قولہ اَنْ لعنۃُ اَصِل کحمزۃٍ اور ابو جعفر کے لئے اَنْ لعنۃُ اللہ علی الظلمین کو
حمزہ کی طرح پڑھو یعنی اَنّ بتشدید نون اور لعنۃَ کو نصب کے ساتھ۔ اور خلف بھی اصل کے
موافق اسی طرح پڑھتے ہیں اور یعقوب تخفیف اور رفع کے ساتھ اصل کے موافق پڑھتے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ گفتگو اعراف والے الفاظ میں ہے لیکن سورت نور والے الفاظ کا بیان سورت نور ہی میں آئے گا۔ انشاء اللہ

قولہ ولا یخرج اضمم واکسر الخلف بجلا یعنی ابن وردان نے لا یخرج الا نکدا کو دو طرح پڑھا ہے ایک وجہ میں یا کو ضمہ اور را کو کسرہ لَا یُخْرِجُ پڑھتے ہیں اور اس وجہ میں وہ منفرد ہیں۔ دوسری وجہ میں لَا یَخْرُجُ مثل جمہور کے پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ ناظم نے ضمہ اور کسرہ والی وجہ کو طیبہ میں بیان نہیں کیا ہے کیونکہ اس وجہ کی روایت میں شطوی منفرد ہیں۔ (الایضاح)

۳/۱۱۵ وَخَفْضُ اِلٰهٍ غَيْرِهِ نَكِدًا اَلَا افْـ
ـتَحَا يَقْتُلُو مَعْ يَتْبَعُوا شُدَّدُ وَقُلْ عَلٰى

۴/۱۱۶ لَهُ وَرِسَالَتْ يَحِلُّ وَاضْمُمْ حُلِيِّ فِدْ
وَحُزْ حَلِيهِمْ تَغْفِرْ خَطِيَاتُ حُمِّلَا

۵/۱۱۷ كَوَرْشٍ يَقُولُوا خَاطِبًا حُمْ وَيَلْحَدُوا افْـ
ـضُمْ اكْسِرْ كَحَا فِدْ ضَمَّ طَا يَبْطِشُ اسْجِلَا

ت۔ اور اَلَا کے لئے اِلٰهٍ غَيْرِهِ (را کا جر) ہے اور (انہیں کے لئے) نَكِدًا کاف کو فتحہ پڑھ۔ اور انہیں کے لئے یَقْتُلُون کو اور ساتھ ہی یَتْبَعُ کو مشدد پڑھ اور پڑھ حَقِیقٌ عَلٰی۔ اور یَحِلُّ حُز کے لئے عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِیْ ہے۔ اور حُلِیِّهِمْ میں فِد کے لئے ضمہ پڑھ۔ اور حُز کے لئے حَلِیهِمْ ہے اور حُمِّلَا کے لئے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيْئٰتُكُمْ مثل ورش کے ہے۔ اور حُم کے لئے تَقُوْلُوْا پڑھ خطاب کرتے ہوئے۔ اور فِد کے لئے یُلْحِدُوْن کو ضمہ اور کسرہ پڑھ۔ مثل حا (فصلت) کے اور اُسْجِلَا کے لئے یَبْطُشُ میں طا کا ضمہ پڑھ۔

ف قولہ وَخَفْضُ اِلٰهٍ غَیْرِهِ یعنی اَلَا کے مرموز ابوجعفر نے مثل کسائی کے مِنْ اِلٰهٍ غَیْرِهٖ کو را کے جر کے ساتھ پڑھا ہے جس جگہ بھی ہو، یہ عموم اطلاق سے لیا گیا ہے۔ اور باقی دو کے لئے اصل کے مطابق رفع را ہے۔ (یہ لفظ یہاں، ہود اور مومنین میں ہے)

قولہ نکدا الا افتحن یعنی ابوجعفر نے پڑھا اِلَّا نَكَدًا بفتح کاف، ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی دو اصل کے مطابق بکسر کاف پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ یقتلوا مع یتبعوا شدد وقل علی لہ یہ تینوں کلمات الوجعفر کے لئے بیان کرتے ہیں کیونکہ لہٗ کی ضمیر اَلَا کے مرموز کی طرف راجع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ الوجعفر نے یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ کو بتشدید تا پڑھا ہے۔ جس سے قاف کا فتحہ اور تا کا کسرہ بھی لازم آگیا، اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے مطابق اسی طرح ہے۔

اور اصل کے خلاف الوجعفر نے یتبعو کو بھی مشدد پڑھا ہے، خواہ یہ لفظ کہیں بھی ہو، یاد رہے کہ یہ لفظ یہاں ہے اور شعراء میں ہے یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْن مطلب یہ کہ الوجعفر نے دونوں جگہ بتشدید تا اور بکسر با پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔

قولہ وَقُلْ عَلَیْ لَہٗ اور الوجعفر کے لئے حَقِیْقٌ عَلَیَّ اَلَّا اَقُوْلَ ہے۔ (جب کہ اصل کے لئے عَلٰٓی ہے) اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ وَرِسَالَتُ یَحُلْ یعنی روح نے عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِیْ بحذف الف بعد لام، افراد کے ساتھ پڑھا اور اصل سے معلوم ہوا کہ الوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور رویس وخلف کے اصل کے موافق بِرِسَالَاتِیْ جمع ہے۔

قولہ وَاضمم حُلِیِّ فِدْ اور خَلَفْ نے حُلِیِّهِمْ بضم حا وکسر لام وتشدید یا اصل کے خلاف پڑھا ہے، جب کہ الوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ وحز حَلْیِهِمْ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف منفرد اَحَلْیِهِمْ بفتح حا واسکان لام وتخفیف یا پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہوا۔

قولہ تغفر خطیئات حلا کورش یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے۔ تُغْفَرْ تاء تانیث مضمومہ اور فتح فا کے ساتھ صیغہ مونث مجہول اور خطیئات کو جمع مرفوع۔ ان تمام قیود کی طرف اشارہ کرنے کے لئے فرمایا کہ "مثل ورش کے"۔

وفاق کے مطابق الوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور خلف اپنی اصل کے مطابق نَغْفِرْ بالنون وکسر فا اور خطیئاتکم کو بالجمع وکسر التاء پڑھتے ہیں۔

قولہ یقولوا خاطبا حُم یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا دونوں کو تا خطاب سے پڑھا ہے اور باقی دو بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ ویلحدوا اضمم اکسر کحا فِدْ یعنی خلف کے لئے یُلْحِدُوْنَ کو اصل کے خلاف بضم یا وکسر حا پڑھو یہاں اور سورہ فُصِّلَتْ میں جس کو حا سے تعبیر کیا ہے ــــ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یعنی کُحَامِیْم۔

یاد رہے کہ یہ لفظ اعراف، نحل، اور فصّلت میں آیا ہے، خلف نے اعراف اور فصّلت والے میں اصل کے خلاف باب افعال سے پڑھا ہے، اور نحل میں اصل کے موافق باب فتح سے ہی پڑھتے ہیں اسی لئے ناظم نے نحل والے سے سکوت کیا ہے۔

قولہ ضَمَّ طَا یَبْطِشُ اُسْجِلَا یعنی ابوجعفر نے یَبْطُشُوْنَ سورت اعراف میں اور اَنْ یَبْطُشَ سورۂ قصص میں اور یَوْمَ نَبْطُشُ دخان میں بضمّ طا پڑھا ہے۔ اسی عموم کی طرف اشارہ کرتے ہوتے اُسْجِلَا فرمایا، یعنی یہ حکم مطلق ہے۔ اور باقیوں کے لئے اصل کے مطابق بکسر طا ہے اور ابوجعفر ضمہ پڑھنے میں منفرد ہیں۔

۱۱۸/۶ وَقَصْرُاَنَا مَعْ کَسْرِاِعْلَمُ وَمُرْدِفِیْ اِفْ
ثَحًا مُوْهِنَ وَاقْرَاْ یُغَشِّی انْصِبِ الْوِلَا

۱۱۹/۷ حِلَا یَعْمَلُوْا خَاطِبْ طُوْی حَیَّ اَظْهِرَنْ
فَتًی حُزْ وَیَحْسَبْ اِدْوَخَاطِبْ فَاعْتَلٰی

ت: اور اِعْلَمُ کے لئے اَنَا میں قصر ہے کسرہ کے ساتھ۔ اور حَلَاَ کے لئے مُرْدِفِیْنَ میں فتحہ پڑھ۔ اور مُوْهِنُ پڑھ۔ اور یُغَشِّیْ پڑھ اور بعد والے لفظ کو نصب پڑھ۔ اور طوٰی کے لئے یَعْمَلُوْنَ کو خطاب سے پڑھ۔ اور فَتًی اور حُزْ کے لئے حَیَّ کو اظہار سے پڑھ اور اُدْ کے لئے لَا یَحْسَبَنَّ ہے، اور فَاعْتَلٰی نے خطاب پڑھا ہے۔

ف قولہ وَقَصْرُاَنَا مَعْ کَسْرِاِعْلَمُ۔ ابوجعفر نے اَنَا ضمیر متکلم کو وصل میں بحذف الف پڑھا ہے جب اس کے بعد ہمزۂ مکسورہ آئے۔ اور یہ تین جگہ ہے، یہاں، شوریٰ اور احقاف میں اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

اور جب اَنَا کے بعد ہمزۂ مضمومہ یا مفتوحہ ہو تو ابوجعفر نے اصل کی موافقت کرتے ہوئے اس کو بالالف ہی پڑھا ہے۔ اسی لئے ناظم نے اس کو سورت بقرہ میں بیان نہیں کیا ہے یہاں سورۂ اعراف ختم ہو گئی۔

یاءاتِ اضافت سات ہیں۔ حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ سب کے لئے مفتوح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِنّی اخاف ۔ مِن بعد اَعجلتم ، ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے ۔ معی بنی اسرائیل ، انّی اصطفیتک ، سب نے ساکن پڑھا ہے ۔ مِن اٰبائی الذین سب نے فتحہ پڑھا ہے عذابی اصیب ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے ۔

یاءاتِ زوائد ۔ ثم کیدون فلا ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء کو باقی رکھا ہے ، فلا تنظرون ۔ یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے ۔

سُورۃُ الاَنفَالِ

قولہ ۔ ومُردفی افتحن یعنی حلا کے مرموز یعقوب نے مُردَفین بفتح دال پڑھا ہے ۔ ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق فتح دال ہے ، اور خلف کے لئے اصل کے موافق کسرۂ دال ہے ۔

قولہ ۔ مُوْھِنٌ یعنی حلا کے مرموز یعقوب نے خلافِ اصل مُوَھِّنٌ کو باسکانِ واؤ اور ھاء مکسورہ کی تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے ۔ باقی تنوین کا ہونا اور بعد والے لفظ کیدَ کا منصوب ہونا اصل کے موافق ہے ۔ کیونکہ (بصری) اصل کے لئے مُوَھِّنٌ کیدَ ہے ۔ لہٰذا کیدَ کا نصب اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے قابلِ بیان نہیں ۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے ۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق مُوَھِّنٌ کیدَ ہے ۔

قولہ واقرأ یُغَشّی النُّعاسَ الولا حلا اور یعقوب کے لئے یُغَشّی میں غین کا فتحہ اور شین مشدد مکسور ہے اور اس کے بعد والے لفظ النُّعاس کو منصوب پڑھ جب کہ اصل (بصری) کے لئے یَغشٰکم النُّعاسُ ہے اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق اِذ یُغَشّیکم النُّعاسَ ہے اور خلف کے لئے اصل کے موافق مثل یعقوب کی قرائت کے ہے ۔

تنبیہ : ناظم کی تصریح وانصب الولا کا تعلق صرف لفظ یُغشّیکم سے ہے ، اس سے ماقبل لفظ مُوھِنٌ سے نہیں کیونکہ اس کے بعد لفظ کیدَ کے نصب کے بیان کی ضرورت ہی نہیں وہ پہلے ہی اصل کے موافق ہے ۔ لہٰذا صاحب ایضاح اور علامہ سمنودی کا یہ بیان صحیح نہیں کہ :۔؟

" واشار بقولہ وانصب الولا نصب کید الذی یلی مُوھِن ونعاس الذی یلی یغشیکم "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ یعملوا خاطب طوٰی یعنی طوٰی کے مرموز رویس نے فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ باقی تمام قراء بالغیب پڑھتے ہیں۔ گویا رویس منفرد ہیں۔

قولہ حَیَّ اَظْهِرَنْ فَتًی حُزْ یعنی خلف اور یعقوب نے خلافِ اصل حَیَّ کو اظہار کے ساتھ حَیِیَ پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ و یحسب ادوخاطب فاعتلی یعنی مرموز اُدْ ابوجعفر نے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کو بصیغہ غائب پڑھا ہے جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوا۔ اور سین کا فتحہ ہے جیسا کہ پہلے آچکا ہے۔ اور فاعتلی کے مرموز خلف نے اس فعل کو بصیغہ خطاب اور بکسر سین۔ اور یعقوب نے اصل کے موافق بالخطاب مع کسرِ سین مثل خلف کے پڑھا ہے۔

۸/۱۲۰ وَفِیْ تُرْهِبُوْا شُدَّ دْطِبْ وَضُعْفًا فَحَرِّکِ امْ
دُدِاهْمِزْ بِلَاتُنُوْنٍ اُسَارٰی مَعًا اُلَا

اور طِبْ کے لئے تُرْهِبُوْنَ میں تشدید پڑھ۔ اور اُلَا کے لئے ضَعْفًا میں عین کو حرکتِ فتحہ دے اور فا کے بعد الفِ مدّہ پڑھ اور الف کے بعد ہمزہ پڑھ اور اس کو بغیر تنوین پڑھ۔ اور (اُلَا کے لئے) اُسَارٰی پڑھ دونوں جگہ۔

قولہ وَفِیْ تُرْهِبُوْا شُدَّ دْطِبْ یعنی رویس نے اصل کے خلاف تُرَهِّبُوْنَ بفتح را وتشدیدِ ہا پڑھا ہے۔ جب کہ باقی تمام قراء نے تُرْهِبُوْنَ بسکون را وتخفیفِ ہا پڑھا ہے۔ معلوم ہوا کہ رویس منفرد ہیں۔

قولہ وضعفا فحرک امدد اھمز یعنی اُلَا کے مرموز ابوجعفر نے ضُعَفَاءَ بضمِ ضاد درفتحِ عین ومدِ فا اور ہمزہ مفتوحہ غیر منونہ پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر اس قرأت میں منفرد ہیں۔ یاد رہے کہ فحرک سے مراد ہے کہ عین کو فتحہ پڑھ۔ اور ناظم نے ضمہ ضاد بیان نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اصل کے موافق ہے اور یعقوب نے اصل کے موافق ضُعْفًا اور خلف نے ضَعْفًا پڑھا ہے۔

قولہ اُسَارٰی معا اُلَا یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف دونوں جگہ (۱) مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی (۲) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰی میں اُسَارٰی جمع پڑھا ہے جیسا کہ ناظم نے تلفظ سے بتلایا ہے۔

باقی بحث اگلے شعر میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۱/۹ یکون فانث اذ ولایة ذی افتحن
فتی واقرأ الاسری حمیدا محصلا

ت مکون کو اذ کے لئے مؤنث پڑھ۔ اور فتی کے لئے اس سورت میں ولایة کو فتح پڑھ۔ اور حمیدا کے لئے الاسری پڑھ۔

ف قولہ یکون فانث اذ ابوجعفر کے ان یکون لہ اسری میں فعل کو مونث پڑھ یعنی ان تکون۔ وفاق سے معلوم ہوا کہ یعقوب کے لئے بھی تانیث ہی ہے۔ جب کہ خلف کے لئے تذکیر ہے۔

قولہ ولایة ذی افتحن فتی یعنی خلاف اصل خلف نے پڑھا ہے مالکم من ولایتہم بفتح واؤ، خاص طور سے اسی سورت میں جس پر اشارہ کے لئے ذی فرمایا ہے۔ اور وفاق سے معلوم ہوا کہ باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

اور ھنالك الولایة کھف میں، سب اپنے اصول کے موافق ہیں۔ پس خلف کے لئے کسرہ اور باقی کے لئے فتحہ ہے۔

قولہ واقرأ الاسری حمیدا یعقوب نے ایدیکم من الاسری توحید کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ ان کی اصل بصری کے لئے جمع ہے۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق واحد ہی ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے جمع ہے۔ جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔

تنبیہ:

ابوجعفر نے لہ اسری کو جو جمع پڑھا ہے وہ اپنی قرأت میں منفرد ہیں۔

یاءات اضافت: دو ہیں انی اری، انی اخاف دونوں کو ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ اس سورت میں یاء زائدہ نہیں ہے۔

سورۃ التوبۃ ویونس وھود علیہما السلام

۱۲۲/۱ وقل عمرة معها سقاة الخلاف بن
عزیر فنون حز وعین عشر الا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲/۱۲۳ فَسَكِّنْ جَمِيعًا وَلْمُدُّدُ ثِنَا يُضِلَّ حُطْ
بِضَمٍّ وَخِفْ اُسْكِنْ مَعَ الْفَتْحِ مُدْخَلاَ

ت اور کہہ عَمَرَةَ اور اس کے ساتھ ہی سُقَاةَ ، بِنْ کے لئے خُلف کے ساتھ۔
اور حُزْ کے لئے عُزَيْرٌ کو تنوین کے ساتھ پڑھ۔ اور آلا کے لئے عشر کی عین کو ساکن پڑھ تمام جگہ اور اثنا میں مدکر۔ اور حُط کے لئے يُضِلُّ ضمہ کے ساتھ ہے۔ اور حُط کے لئے نیز مُدْخَلاَ کو بتخفیف دال پڑھ۔ اور اس کو ساکن مع فتح میم کے۔

ف قولہ وَقُلْ عَمَرَةُ مَعْهَا سُقَاةَ الْخُلْفُ بِنْ یعنی روایت کیا ہے ابن وردان نے أَجَعَلْتُمْ سُقَاةَ الحَاجِّ وَعَمَرَةَ المسجدِ الحرام ۔ سُقَاةَ بروزن غُزَاةَ ساقی کی جمع اور عَمَرَة بروزن فَجَرَة عامر کی جمع اور یہ روایت بالخلف ہے اور وہ اس میں منفرد ہیں اور یہ صرف ان کے ایک راوی شطوی سے مروی ہے ، اسی لئے اس وجہ کو طیبہ میں بیان نہیں کیا ہے ۔ (ایضاح ص ۸۹)

قولہ۔ عزیر فنون حز یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ عزیر کو تنوین کے ساتھ حفص کے مثل پڑھا ہے۔ باقی دو کے لئے اصل کے موافق بغیر تنوین ہے۔

قولہ وعین عشر الا آلخ ناظم کی مراد یہ ہے کہ جب لفظ عشر سے پہلے کوئی عدد ہو جیسے احد عشر تو یعقوب عین کو ساکن پڑھتے ہیں ، أَحَدَ عْشَرَ اور تِسْعَةَ عْشَرَ سب کا یہی حکم ہے ۔ اور اِثْنَا عْشَرَ میں الف میں مد بھی کیا جائے گا ۔ یعقوب اس قراءت میں منفرد ہیں۔

قولہ يضل حط بضم یعقوب نے پڑھا ہے يُضِلُّ بِهِ الَّذِينَ بضم الیاء وکسر الضاد ناظم نے صرف ضمہ یا کو بیان کیا اور کسرۂ ضاد کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ اصل کے موافق ہے۔ یاد رہے کہ اس لفظ کو صحاب نے بضم یا ، و فتح ضاد اور باقی سبعہ نے بفتح یا و کسرہ ضاد پڑھا ہے لہٰذا ابو جعفر کے لئے يَضِلُّ اور خلف کے لئے يُضَلُّ ہے۔ اور یعقوب اپنی قراءت میں منفرد ہیں۔

قولہ۔ وَخِفْ اُسْكِنْ مَعَ الْفَتْحِ مُدْخَلاَ یعنی حُط کے مرموز یعقوب نے اَوْ مَدْخَلاً کو بتخفیف و سکون دال و بفتح میم پڑھا ہے۔ اور اس قراءت میں وہ منفرد ہیں۔

۳/۱۲۴ وَكَلِمَةُ فَانْصِبْ ثَانِيًا ضُمَّ مِيمَ يَلْ
مِزُ الْكُلِّ حُزْ وَالرَّفْعُ فِي رَحْمَةٍ فَلاَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت وَكَلِمَةَ جو دوسرا ہے پس اس کو حزؔ کے لئے نصب پڑھ۔ اور حزؔ کے لئے یَلْمِزُ کو ہر جگہ ضمّ میم کے ساتھ پڑھ۔ اور فَلَا کے لئے وَرَحْمَةٍ میں رفع ہے۔

ف قولہ وکلمۃ فانصب ثانیاً یعنی حزؔ کے مرموز یعقوب نے وَكَلِمَةَ اللّٰهِ کو جو کہ دوسرا ہے، پہلے كَلِمَةَ الَّذِيْنَ پر عطف کرتے ہوئے منصوب پڑھا ہے اور وہ اس میں منفرد ہیں۔ باقی دونوں ابتدا کی بناء پر اصل کے موافق رفع پڑھتے ہیں۔

ثانیاً کی قید سے اشارہ ہے کہ پہلا باتفاق منصوب ہے۔

قولہ ضمّ میم یلمز الکل حزؔ یعقوب نے ہر جگہ یَلْمِزُ کو بضم میم پڑھا ہے یَلْمِزُكَ۔ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ۔ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ، میں ہر جگہ۔ اور وہ منفرد ہیں۔

قولہ۔ والرفع فی رحمۃ فلا یعنی خلف نے اصل کے خلاف وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میں رَحْمَةٌ کو مرفوع پڑھا ہے۔ باقی دو کیلئے بھی رفع ہیں۔

۴/۱۲۵ وَفِي الْمُعْذِرُوْنَ الْخِفُّ وَالسُّوْءِ فَافْتَحًا
وَالْاَنْصَارِ فَارْفَعْ حُزْ وَاُسِّسَ وَالْوِلَا

۵/۱۲۶ فَسَمِّ انْصِبِ اتْلُ افْتَحْ تَقَطَّعَ اِذْ حَمٰى
وَبِالضَّمِّ فُزْ اِلَّا اَنِ الْخِفُّ قُلْ اِلٰى

۶/۱۲۷ يَرَوْنَ خِطَابًا حُزْ وَبِالْغَيْبِ فِدْ يَزِيْـ
ـغُ اَنِّثْ فَشَا افْتَحْ اِنَّهٗ يَبْدَ وُّا انْجَلٰى

ت اور اَلْمُعْذِرُوْنَ میں تخفیف ہے۔ اور اَلسَّوْءِ کو فتحہ دے اور الْاَنْصَارُ کو رفع پڑھ یہ سب حزؔ کے لئے ہے۔ اور اُتْلُ کے لیے اُسِّسَ کو اور اس کے ساتھ والے (دوسرے) اُسِّسَ کو معروف پڑھ۔ اور (بعد والے لفظوں) کو نصب پڑھ۔ اور فتحہ دے تَقَطَّعَ کو اِذْ اور حَمٰی کے لئے اور ضمّہ کے ساتھ پڑھ فُزْ کے لئے۔ اور اِلَّا اَنْ کو تخفیف کے ساتھ اِلٰی اَنْ کر، اور يَرَوْنَ میں خطاب پڑھ حزؔ کے لئے۔ اور غیب کے ساتھ پڑھ فِدْ کے لئے۔ اور يَزِيْغُ کو فَشَا کیلئے مونث پڑھ اور فتحہ پڑھ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا کو اِنْجَلٰی کے لئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ وفی المعذرون الخفّ حز کے مرموز یعقوب نے پڑھا۔ وجاء المعذرون بتخفیف ذال، اعذار سے۔ یعقوب منفرد ہیں۔ باقی تمام کے لئے بتشدید ذال تعذیر سے ہے۔

قولہ۔ والسوء فافتحن یعنی یعقوب نے علیھم دائرۃ السوء یہاں اور سورۂ فتح میں دوسرے لفظ سوء کو اصل کے خلاف بفتح السین پڑھا ہے۔ ناظم نے اعتماد علی الشہرت کی وجہ سے دونوں مقامات کی تعمیم کے لئے تصریح ضروری نہیں سمجھی۔ حضرت شاطبی فرماتے ہیں۔

وحق بضم السوء مع ثانِ فتحها

قولہ والانصار فارفع حُز یعنی یعقوب نے پڑھا ہے والسابقون من المهاجرین والانصارُ را کے رفع کے ساتھ، السابقون پر عطف کرتے ہیں، یعقوب منفرد ہیں اسی لئے باقی تمام کے لئے الانصارِ مجرور ہے، کیونکہ المهاجرین پر عطف ہے۔

قولہ۔ وأسّس والسُولا فسمّ الصب اثل۔ اُثل کے مرموز ابوجعفر کے لئے اُسِّسَ کو اصل کے خلاف دونوں جگہ (افمن اسس بنیانه اور امن اسس بنیانه) صیغۂ معروف پڑھ، اور انکے بعد والے لفظ بُنیانه کو دونوں جگہ نصب پڑھ اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ افتح تقطع إذ حمیٰ یعنی ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف تَقَطَّعَ کو بفتح تاء پڑھا ہے۔

قولہ وبالضم فز اور خلف نے اصل کے خلاف تُقَطَّعَ بضم تاء پڑھا ہے۔

قولہ إلّا أن الخفّ قل إلی یعنی یعقوب (رمز آگے آئی تھی) نے إلّا أن تقطّع کو إلی أن تقطّع پڑھا ہے۔ گویا إلّا استثنائیہ کی جگہ إلی جارّہ پڑھا ہے۔

یعقوب کی اس قراءت میں إلی جارّہ کا بصورت إلّا لکھا ہوا ہونا، خاص رسم اصطلاحی کہا جائے گا کہ شمول قراءت کے لئے اس صورت پر لکھا گیا۔

قولہ یرون خطابا حز یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا اولا ترون صیغۂ غائب۔

قولہ وبالغیب فِد جب کہ خلف نے اس کو اولا یرون صیغۂ غائب پڑھا ہے۔ اور اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی غائب ہے۔

قولہ یزیغ انث فشا خلف نے کاد تزیغ صیغۂ مؤنث پڑھا ہے اور باقین کے لئے بھی اصل کے موافق تانیث ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءات اضافت : دو ہیں ۔ مَعِیَ اَبَدًا ابوجعفر کے لئے مفتوح مَعِیَ عَدُوًّا ۔ سب کے لئے ساکن ہے ۔

اس سورت میں یاء زائدہ نہیں ہے ۔

سُورہ یُونُس علیہ السلام

قولہ افتح انہ یبدؤا انجلی مرموز الف ابوجعفر نے پڑھا ہے اَنَّہُ یَبْدَؤُ الخلق ۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی نے بکسر ہمزہ پڑھا ہے ۔

۱۲۸/۷ وَقُل لَقَضٰی کَالشَّامِ حُمْ یَمْکُرُوْ یَدْ

وَیَنْشُرُکُمْ اِدْ قِطْعًا اِسْکِنْ حُلِیْ حَلَا

ت اور حُمْ کے لئے مثل شامی کے لَقَضٰی پڑھ ۔ اور یَدْ نے پڑھا ہے یمکرون ۔ اور اِدْ نے یَنْشُرُکُمْ پڑھا ہے ۔ اور حَلَا کے لئے قِطْعًا کو طاء ساکن کے ساتھ پڑھ ۔

ف قولہ وقل لقضی کالشام حم یعنی یعقوب نے مثل شامی کی قرأت کے لَقَضٰی اِلَیْھِمْ اَجَلُھُمْ بفتح القاف والضاد اور بعد ضاد الف پڑھا اور اَجَلَھُمْ کو منصوب پڑھا ہے ۔ قراءت شامی کے ساتھ تشبیہ دینے کا مقصد یہی ہے کہ پوری عبارت کا اختلاف بتلایا جائے اگرچہ دوسرے لفظ اَجَلَھُمْ کو بیان نہیں کیا ۔

باقی کے لئے لَقُضِیَ ماضی مجہول اور اَجَلُھُمْ نائب فاعل مرفوع ہے ۔

قولہ ۔ یمکرو یدْ یعنی یَدْ کے مرموز روح نے یکتبون ما یمکرون میں یمکرون کو بیاء غیب پڑھا ہے ، جیسا کہ ناظم نے تلفظ میں اطلاق سے اشارہ کیا ہے ۔ باقی سب کے لیے تمکرون بصیغۂ خطاب ہے ۔ روح اپنی روایت میں منفرد ہیں ۔

قولہ وینشرکم اِدْ یعنی ابوجعفر نے ھو الذی ینشرکم کو مثل شامی کے نون اور شین کے ساتھ پڑھا ہے ، جب کہ باقی کے لئے یُسَیِّرُکُمْ ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ ۔ قطعا اسکن حلا یعقوب نے قطعًا من اللیل میں طا کو ساکن پڑھا ہے اور باقین فتح طاء کے ساتھ اصل کے مطابق پڑھتے ہیں ۔

۱۲۹/ ۸ یَھْدِیْ سُکُوْنُ الْھَاءِ اُذْکَسْرُھَا حَوٰی
وَفَلْیَفْرَحُوْا خَاطِبْ طِلًا یَجْمَعُوْ طِلَا

۱۳۰/ ۹ اِذَا اَصْغَرَ ارْفَعْ حَقُّ مَعْ شُرَکَاؤُکُمْ
کَاَکْبَرُ وَوَصْلُ فَاجْمَعُوْا افْتَحْ طُوًی اُسْئِلَا

۱۳۱/ ۱ ءَ اَلسِّحْرُ اَمْ اَخْبِرْ حُلًا وَافْتَحْ اتْلُ فَا
قَ اِنِّیْ لَکُمْ اِبْدَالُ بَادِیْ ءَ حُمِّلَا

ت اُذْ کے لئے یَھْدِیْ میں ھا کا سکون ہے ۔ اور حَوٰی کے لئے ھا کا کسرہ ہے اور فَلْیَفْرَحُوْا کو طِلَا کے لئے تاء خطاب سے پڑھ ۔ اور یَجْمَعُوْنَ کو طِلٰی اور اِذَا کے لئے خطاب کے ساتھ پڑھ ۔ اور حق کے لئے اَصْغَرَ اور ساتھ ہی شُرَکَاءُکُمْ کو اَکْبَرَ کی طرح مرفوع پڑھ ۔ اور طُوًی کے لئے فَاجْمَعُوْا کا ہمزہ وصل پڑھ اور میم کو مفتوح کر ۔ اور اُمّہ کے لئے ءَ اَلسِّحْرُ کو ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھ اور حُلٰی کے لئے خبر پڑھ ۔ اور اُتْلُ اور فَاقَ دونوں کے لئے اِنِّیْ لَکُمْ میں ہمزہ کو دے اور حُمِّلَا کے لئے بَادِیْ میں ہمزہ کا یاء سے ابدال ہے ۔

ف قولہ یَھْدِیْ سُکُوْنُ الْھَاءِ اُذْ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے یَھْدِیْ بسکون الھاء ۔ ناظم نے فتح یا و تشدید دال کو بیان نہیں کیا کیونکہ ان دونوں باتوں میں ابوجعفر اصل کے موافق ہیں ۔ یاد رہے کہ شاطبیہ میں قالون اور بصری کے لئے یا مفتوح ھاء مفتوح بالاختلاس اور دال مشدد ہے، جب کہ ورش کے لئے ھا مفتوح (بفتح کامل ہے) اور یا مفتوح اور دال مشدد ہے ۔

نیز یاد رہے کہ ابوجعفر اپنی اس قراءت میں منفرد ہیں ۔

قولہ کَسْرُھَا حَوٰی اور یعقوب بکسر ھا مثل حفص کے یَھِدِّیْ پڑھتے ہیں ۔ یہاں بھی یعقوب کے لئے یا کا فتح اور دال کی تشدید کو اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے بیان نہیں کیا ۔ بہرحال دونوں نے اپنی اصل سے مخالفت کی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خلف اپنی اصل کے موافق بفتح یا و سکون ھا و تخفیف دال پڑھتے ہیں۔

قولہ وفلیفرحوا خاطب طلا یعنی رُویس نے پڑھا فلتفرحوا بتاء الخطاب باقی سب بیاء الغیب پڑھتے ہیں۔ رُویس کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ صیغہ امر حاضر پر لام امر داخل کرنا جائز ہے گو یہ قلیل درجہ میں ہے۔ بہرحال رُویس منفرد ہیں۔

قولہ یجمعو طلا اذا یعنی رُویس اور ابوجعفر نے خیر مما یجمعون کو مثل شامی کے بتاء الخطاب پڑھا ہے۔ جبکہ روح اور خلف اصل کے موافق بیاء الغیب پڑھتے ہیں۔

قولہ اصغر ارفع حق مع شرکاءکم کاکبر یعنی اصل کے خلاف حق کے مرموز یعقوب نے پڑھا ولا اصغر من ذلک ولا اکبر دونوں کو رفع کے ساتھ اور خلف، اصل کے موافق رفع، اور ابوجعفر اصل کے موافق نصب پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ سورت سباء میں یہ دونوں لفظ باتفاق مرفوع ہیں۔

قولہ مع شرکاءکم یعنی یعقوب نے فاجمعوا امرکم وشرکاؤکم میں شرکاؤکم کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے، کیونکہ فاجمعوا کی ضمیر فاعل پر عطف ہے، اور باقی تمام قراء کے لئے شرکاءکم منصوب ہے۔ کیونکہ یعقوب اپنی قراءت میں منفرد ہیں۔ اور رسم بظاہر ان کی قراءت کے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ ہمزہ متوسط بعد الالف، مرفوع، بصورت واؤ اور مجرور بصورت یاء اور منصوب، محذوف الشکل ہوتا ہے اور قرآن میں ہمزہ بصورت واؤ نہیں بلکہ محذوف الشکل ہے۔ اس اشکال کا یہ جواب دیا جائے گا کہ رسم اصطلاحی ہے جس میں رسم قیاسی کی پابندی ضروری نہیں ہے۔ جمہور کی قراءت کے مطابق رسم اختیار کیا گیا ہے اور تبعاً قراءت رفع کو بھی اسی میں ملحق کر دیا گیا۔

قولہ ووصل فاجمعوا افتح طوی۔ یعنی رویس نے فاجمعوا ہمزہ وصل کے ساتھ پڑھا ہے جو درج کلام میں حذف ہو گیا۔ اور میم کو مفتوح پڑھا ہے، اور رویس کے لئے یہ وجہ انفرادی ہے باقی تمام قراء نے فاجمعوا ہمزہ قطع مفتوحہ کے ساتھ بکسر میم پڑھا ہے۔ اور طرا والے لفظ کا بیان عنقریب آتا ہے۔

قولہ اسئلا ءالسحر امر اخبر حلا یعنی امر کے مرموز ابوجعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ما جئتم بہ ءالسحر ہمزہ استفہام کی زیادتی کے ساتھ السحر کے ہمزہ وصل سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں یہ لفظ ءآلْـٰٔـنَ کَوَیْنِ وغیرہ جیسے لفظوں کی طرح ہو گیا۔ جن میں تسہیل مع القصر اور ابدال مع المد جائز ہوتا ہے، شاطبیہ میں یہ وجہ ابوعمرو بصری کے لئے آئی ہے۔

قولہ۔ اَخْبِرْ حَلا یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف اس کو اخبار سے پڑھا ہے گویا ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اصلوں کے خلاف ہوتے ہیں، اور خلف اصل کے موافق مثل یعقوب کے ہیں۔

یاءات اضافت پانچ ہیں۔ لِیٓ اَنْ اُبَدِّلَہٗ۔ نَفْسِیٓ اِنْ اَتَّبِعُ۔ اِنِّیٓ اَخَافُ۔ وَلٰکِنِّیٓ اَرٰکُمْ۔ اِنِّیٓ اَخَافُ۔ وربی انہ الحق۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ تمام کو ابوجعفر نے فتح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ دو ہیں۔ تُنْظِرُوْنِ حالین میں یعقوب نے اثبات کیا ہے، نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعقوب نے وقف میں ثابت رکھا ہے۔

سُوْرَۃُ ھُوْدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

قولہ وَاَنْتُمْ اِتْلُ فَاقَ یعنی ابوجعفر اور خلف دونوں نے اصل کے خلاف اِنِّیٓ لَکُمْ نَذِیْرٌ بفتح ہمزہ پڑھا جب کہ یعقوب نے بھی اصل کے موافق فتح ہی پڑھا ہے۔ پس تینوں متفق ہوتے۔

قولہ ابدالُ بادِیَ حُـلا یعقوب نے اصل کے خلاف بَادِیَ کے ہمزہ کو یا سے بدل کر پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے موافق اسی طرح پڑھتے ہیں۔

۱۱/۱۳۲ عَمَلُ غَیْرُ حُبْرٌ کَالْکِسَائِیْ وَنَوِّنُوْا
ثَمُوْدًا فِدًا وَاتْرُکْ حِمًی سِلْمُ فَانْقُلَا

۱۲/۱۳۳ سَلَامٌ وَیَعْقُوْبُ ارْفَعَنْ فُزْ وَنَصْبُ حَا
فِظِ امْرَأَتُکَ اِنْ کُلًّا اِتْلُ مُثَقَّلَا

ت حُبْرٌ نے عَمَلُ غَیْرُ کو کسائی کی طرح پڑھا ہے۔ اور ثَمُوْدًا کو فِدًا کے لئے تنوین پڑھو۔ اور حِمًی کے لئے تنوین چھوڑ دے۔ اور فَانْقُلَا کے لئے سِلْمٌ کی جگہ سَلَامٌ ہے اور فُزْ کے لئے یعقوب کو مرفوع پڑھ۔ اِلَّا امْرَأَتُکَ، حافظ کے لئے منصوب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اصل کے لئے وَاِنْ کُلًّا مشدد ہے۔

ف

قولہ تُمِلُّ غَیرُ حِبْرٍ کالکسائی ۔ یعقوب نے اصل کے خلاف تُمِیلُ غَیرَہٗ بکسر میم و فتح لام و نصب غَیرَ کسائی کی طرح پڑھا ہے ۔ باقی حضرات اصل کے موافق بفتح میم و لام مرفوعہ منونہ مع رفع غَیرُہٗ پڑھتے ہیں ۔

قولہ و نَوِّنوا ثمود فذا خلف نے ثَمُودًا کو مطلقاً خلافِ اصل ہر جگہ (یہاں، فرقان، عنکبوت اور نجم میں) وصل میں تنوین کے ساتھ اور وقف میں ابدال الف کے ساتھ پڑھا ہے ۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی اصل کی موافقت میں اسی طرح ہے ۔

قولہ واترک حِمیٰ اور یعقوب نے اصل کے خلاف مذکورہ تمام مواقع میں ثَمُودَا کو بترکِ تنوین پڑھا ہے اور وقف بغیر الف کرتے ہیں ۔

تنبیہ : (۱) وصل میں یعقوب کے لئے بغیر تنوین کی وضاحت کے بعد وقف میں بغیر الف کہنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کیونکہ الف وقف میں ناشی ہے تنوین سے اور وصل میں تنوین نہیں ۔ بہرحال یہ وقف علی خلاف رسم الخط ہوگا جیسا کہ سَلٰسِلَا میں وقف بغیر الف کیا گیا ہے ۔

(۲) والی ثَمُودَ اَخَاھُمْ اور بُعْدًا لِثَمُودَ تینوں آئمہ کے یہاں اصول کے مطابق باجماع متروک التنوین ہیں ۔ اسی لئے ناظم نے اعتماد علی الشہرت کی وجہ سے اطلاق سے کام لیا ہے ۔

قولہ سِلْمٌ فانعقد سَلَامٌ یعنی خلف نے یہاں اور ذاریات میں خلافِ اصل سَلٰامٌ بفتح سین و لام مع الالف پڑھا ہے ، اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے ۔ اور قالوا سلاما سے التباس نہ ہونا چاہیئے جو بین العشرہ الف کے ساتھ متفق علیہ ہے ۔

قولہ ویعقوب ارفعن فز یعنی خلف نے اصل کے خلاف وَمِن وَّرَاءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوبُ میں یعقوب کو برفع با پڑھا ہے ، جب کہ باقی کے لئے بھی اصل کی موافقت میں اسی طرح ہے ۔

قولہ ونصب حافظا امراتک یعقوب نے اِلَّا امْرَاَتَکَ کو اصل کے خلاف منصوب پڑھا ہے جب کہ باقی کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے ۔

قولہ ان کلا اتل مثقلا ابوجعفر نے اصل کے خلاف وَاِنَّ کُلًّا میں نون مشدد پڑھا اور باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں ۔

۱۳/۱۳۴ وَلَمَّا مَعَ الطَّارِقْ اِلَیٰ وَبِیَا وَزُخْـ
رُفٍ جُدْ وَخِفٌّ اَلْکُلِّ فُقْ زُلَفًا اَلَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۴/۱۳۵ بِضَمٍّ وَخَفِّفْ وَاكْسِرَنْ بَقِيَّةٍ جَنیٰ
وَمَا يَعْمَلُوا خَاطِبْ مَعَ النَّمْلِ حُفَّلَا

ت اور اَتیٰ کے لئے سورۃ طارق سمیت لَمَّا ہے اور یاسین اور زخرف میں جُدْ کے لئے لَمَّا ہے۔ اور فتیٰ کے لئے سب میں تخفیف ہے۔ اور اَلاَ کے لئے زُلُفًا بضم اللام ہے۔ اور بَقِیَّۃ کو جَنیٰ کے لئے بکسر باو تخفیف یا پڑھ۔ اور وَمَا یَعْمَلُوْن کو سورۃ نمل سمیت حُفَّلا کے لئے خطاب کے ساتھ پڑھ۔

ف قولہ وَلَمَّا الخ یعنی ابوجعفر نے لَمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ میں لَمَّا کو یہاں اور سورۃ طارق میں بتشدید میم پڑھا ہے اور تشدید یا تو تلفظ سے یا پہلے شعر وَاِنْ کُلاًّ کے ذیل میں آنے سے نکلتی ہے
قولہ وبیا وزخرف جُد یعنی ابن جماز نے وَاِنْ کُلٌّ لَمَّا یاسین میں اور وان کُلُّ ذٰلِكَ لما زخرف میں دونوں جگہ لَمَّا بتشدید میم پڑھا ہے۔ اور ابن وردان ان دونوں کو اصل کے مطابق بتخفیف میم پڑھتے ہیں۔
قولہ وخِفُّ الکلِّ فتیٰ خلف نے مذکورہ چاروں مواقع میں اصل کے خلاف لَمَا بتخفیف میم پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے اصل کے مطابق تمام میں تخفیف ہے۔
قولہ زلفا الا بضم یعنی ابوجعفر نے زلفا من اللیل میں زُلُفًا بضم اللام ہے پڑھا ہے ابوجعفر منفرد ہیں، باقی کے لئے بفتح لام ہے۔
قولہ وخفف واکسرن بقیۃ جنی ابن جماز نے اولو بَقِیَّۃ میں بَقِیَۃٍ کو بکسر با و اسکانِ قاف وتخفیف یا پڑھا ہے۔
قاف کے سکون کو تلفظ سے اور بار کے کسرہ کو اور یا کی تخفیف کو وخَفِّفْ وَاکْسِرَنْ سے بتلایا ہے۔ ابن جماز منفرد ہیں۔
قولہ وما یعملوا الخ یعنی یعقوب نے اس سورت کے اور نمل کے آخر میں وَمَا رَبُّكَ بغافلٍ عمَّا تعملون خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق خطاب ہی ہے۔ اور خلف کے لئے اصل کے مطابق غیب ہے۔
یاءاتِ اضافت: اٹھارہ ہیں انی اخاف علیکم (تین جگہ) الی اذا۔ انی اعظك انی اعوذ بك۔ انی اشھد اللہ۔ انی اراکم۔ عنی انہ لفرح۔ اجری الا (دو جگہ) ولکنی اراکم۔ نصحی ان اردت۔ فطرنی افلا۔ ضیفی الیس۔ توفیقی الا باللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شقاقی اِن - ارھطی اعز - تمام کو ابوجعفر نے فتح پڑھا ہے -
یاءات زوائد ، چار ہیں - فلا تسئلنِ - ولا تخزونِ - یوم یاتِ ابوجعفر نے وصل
میں اور یعقوب نے حالین میں یا زائدہ کو پڑھا ہے - فلا تنظرونِ میں یعقوب نے حالین میں
ثابت رکھا ہے -

سُورَةُ یُوسُفَ علیہ السلام وَالرَّعْدِ

۱/۱۳۶ وَیَا اَبَتِ افْتَحْ اُدْ وَنَرْتَعْ وَبَعْدُ یَا
وَحَاشَا بِحَذْفٍ وَافْتَحْ السِّجْنَ اَوَّلَا

۲/۱۳۷ حِمًی کُذِبُوا اثْقُلْ الْخُفَّ نُجِّیْ حَامِدٌ
وَیُسْقٰی مَعَ الْکُفَّارُ صَدَّ اضْمُمَنْ حَلَا

ت اور اُدْ کے لئے یا اَبَتِ کو مفتوح پڑھ - اور یعقوب کے لئے نَرْتَعْ اور اس کے
مابعد میں یا ہے - اور حاشا میں حذفِ الف ہے اور السِّجن کو موضع اول میں
فتحہ پڑھ - اور کذبوا میں اثقل کے لئے تخفیف اور حامد کے لئے نجّی ہے اور یُسقٰی
ہے اور ساتھ ہی الکفار ہے اور حلا ہی کے لئے صَدَّ کو ضمہ پڑھ -

ف قولہ - ویا ابت افتح اُدْ ابوجعفر کے لئے یا اَبَتِ کو مطلقاً (یہاں ، مریم ، قصص اور
صافات میں) وصل میں فتح تا اور وقف میں بالہا الساکنہ پڑھ جیسا کہ وقف علی المرسوم
میں گزرا - باقی کے لئے اصل کے موافق بکسر تاء ہے - اور یعقوب کے لئے وقف بالہاء ہے جیسا کہ
گزرا -

قولہ نرتع وبعد یا یعنی حمی کے مرموز یعقوب کے لئے نرتع اور نلعب میں یا ہے
باقی دو بھی اسی طرح پڑھتے ہیں - اور نرتع کی عین میں اصول کے موافق ہیں -
قولہ وحاشا بحذف اور حاشا کو دونوں جگہ یعقوب نے خلاف اصل بحذف الف پڑھا
ہے -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وا فتحن السجن اولا یعقوب نے قال ربّ السجن میں بفتح سین پڑھا ہے اور منفرد ہیں باقی سب جگہ بکسر سین ہی پڑھا ہے۔

قولہ کذبوا اتل۔ یعنی ابوجعفر نے قد کذبوا کو بتخفیف ذال پڑھا خلف کے پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے تشدید ہے۔

قولہ فنُجّیَ حامد یعقوب نے فنُجّیَ کو ایک نون مضمومہ، تشدید جیم اور فتح یا کے ساتھ پڑھا ہے باقی دونوں نے اصل کے موافق فنُنجی پڑھا ہے۔

یاءاتِ اضافت بارہ ہیں:

لیحزننی انہ۔ احسن مثوای۔ انی ارٰنی (دونوں) ارانی اعصر۔ ارانی احمل ربی انی ترکت۔ آبائی ابراھیم۔ انی اری۔ لعلی ارجع۔ نفسی ان۔ ربی ان ربی۔ انی اوف الکیل۔ انی انا اخوک۔ لی ابی او کلاھما۔ وحزنی الی اللّٰہ۔ انی اعلم ربی انہ۔ احسن بی اذ۔ اخوتی ان ربی۔ سبیلی ادعوا۔ سب پر ابوجعفر کے لئے فتحہ ہے۔

یاءات زوائد: چھ ہیں:

حتی تؤتون ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے۔ فارسلون ولا تقربون۔ لولا ان تفندون یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے یرتع اور انہ من یتق میں سب نے حذف کیا ہے۔

سُورَةُ الرَّعْدُ

قولہ ویسقیٰ مع الکفار یعنی یعقوب نے یُسقیٰ بالتذکیر مثل عاصم پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، باقی کے لئے بالتانیث ہے۔

قولہ مَعَ الکفار یعنی یعقوب نے پڑھا ہے وسیعلم الکفار جمع کے ساتھ مثل خلف کے۔ اور ابوجعفر کے لئے مفرد الکافر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ صَدًّا اضمُمن یعقوب نے صدوا عن السبیل یہاں اور صد عن السبیل غافر میں بضم صاد مثل خلف کے پڑھا ہے اور ابو جعفر کے لئے بالفتح ہے۔
یاءاتِ زوائد۔ چار ہیں متَابِ۔ المتعالِ۔ مَابِ۔ عِقابِ چاروں کو یعقوب نے حالین میں باثبات الیاء پڑھا ہے۔

سُورَةُ اِبْرَاهِیْمَ علیہ السلام اِلٰی سُوْرَةُ الْکَهْف

۱۳۸/۱ وَطِبْ رَفْعُ اَللّٰهِ ابْتِدَاءً کَذَا اکْسِرَنْ
نَ اَنَّا صَبَبْنَا وَاخْفِضِ افْتَحْهُ مُوْصِلا

ت اور طب کے لئے اللہ ابتداء کی حالت میں مرفوع ہے۔ اسی طرح (حالتِ ابتداء میں) اناصببنا بکسر ہمزہ پڑھ۔ اور وصل کی حالت میں پہلے کو (م) مجرور اور ثانی کو (م) مفتوح پڑھ۔

ف قولہ وطب آلخ یعنی رویس نے ابتداء میں الحمیدِ ۝ اللہ برفع الجلالہ پڑھا ہے۔ البتہ وصل میں مجرور ہی پڑھتے ہیں۔ اور ابوجعفر اصل کے مطابق وصل اور ابتدا دونوں میں اسم الجلالہ مرفوع۔ اور خلف اور روح کیلئے اصل کے مطابق حالین میں مجرور ہے۔
قولہ کذا اکسرن انا صببنا یعنی رویس نے سورت عبس میں حالتِ ابتداء میں اناصببنا بکسر ہمزہ اور حالتِ وصل میں بفتح ہمزہ پڑھا ہے جبکہ ابوجعفر اور روح نے حالین میں بکسر ہمزہ اور خلف نے بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔
قولہ اخفض افتحہ موصلا لف ونشر مرتب ہے۔ یعنی رویس کے لئے وصل میں لفظ اللہ کو مجرور اور انا کو بفتح ہمزہ پڑھ۔

۱۳۹/۲ یَضِلَّ اضْمُمَنْ لُقْمَانَ حُزْ غَیْرَهَا یَدٌ
وَفُزْ مُصْرِخِیِّ افْتَحْ عَلَیَّ کَذَا حَلا

ت حُز کے لئے سورۂ لقمان میں یُضِلَّ کو ضمہ پڑھ۔ اس کے علاوہ کو یَد کے لئے مضموم پڑھ۔ اور فُز کے لئے مُصْرِخِیَّ کو مفتوح پڑھ۔ حلا کے لئے اسی طرح عَلَیَّ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ یضل اضمُمن لقمان حزُ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف سورۃ لقمان میں لیُضِلّ کو بضم یاء پڑھا ہے اور باقی دو بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ غیرھا یدُ یعنی لقمان کے علاوہ دوسری سورتوں (یہاں، حج اور زمر) میں روح نے بضم یا ہی پڑھا ہے اور رویس نے اصل کے موافق لقمان کے علاوہ ہر جگہ بفتح یا پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر و خلف اصل کے مطابق ہر جگہ بضم یا پڑھتے ہیں۔

قولہ وفز مصرخی افتح خلف نے خلاف اصل مُصرخیّ کو بفتح یا پڑھا ہے اور باقی دو بھی فتح ہی پڑھتے ہیں۔ گویا امام حمزہ کسرہ پڑھنے میں منفرد ہیں۔

یاءات اضافت، تین ہیں وما کان لی علیکم تینوں کے لئے ساکن ہے۔ قل لعبادی الذین امنوا روح کے لئے ساکن باقین کے لئے مفتوح ہے۔ انی اسکنت ابوجعفر کے لئے مفتوح ہے۔

یاءات زوائد، تین ہیں وخاف وعید۔ یعقوب کے لئے حالین میں ثابت رہے گی۔ بما اشرکتمون۔ وتقبل دعائی۔ ابوجعفر کے لئے وصل میں، یعقوب کے لئے حالین میں یاء کا اثبات ہے۔

سُورَۃُ الحِجر

قولہ علیّ کذا حلا یعقوب نے انفرادی طور پر پڑھا ہے ھٰذا صراطٌ علیٌّ مستقیم۔ جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔ باقی کے لئے علیّ ہے۔

۳/۱۴۰ وَیَقنَطُ کَسرَ النُّونِ فِز وَتُبَشِّرُو
نِ فَافتَح اَبَا یُنَزِّلُ وَمَا بَعدُ یُجتَلیٰ

۳/۱۴۱ کَمَا القَدرُ شَقّ افتَح تُشَاقُّونَ نُونَہُ اتّـ
ـلِ یَدعُونَ حِفظٌ مُفرَطُونَ اشدُدِ العَلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت اور خزؔ کے لئے یقنط میں نون کا کسرہ ہے۔ اور اَبَاؔ کے لئے تبشرون میں نون کا فتحہ پڑھ۔ اور یجتلیؔ کے لئے ینزل اور اس کا مابعد (الملائکۃ) اسی طرح ہے جس طرح سورۃ قدر میں۔ اَتَلؔ کے لئے شق کو فتح کے ساتھ پڑھ۔ اور تشاقون میں بھی نون کو فتح کے ساتھ پڑھ۔ اور حفظؔ کے لئے یدعون ہے اور العلاؔ کے لئے مفرطون کو تشدید را پڑھ

ف قولہ ویقنط کسر النون فز خلف کے لئے خلافِ اصل ومن یقنط (حجر) تقنطون (روم) لا تقنطوا (زمر) میں ہر جگہ بکسر نون ہے۔ اعتماداً علی الشہرت، الطلاق مقصود ہے۔ اور اصل کے مطابق یعقوب کے لئے کسرۂ نون اور ابوجعفر کے لئے فتح نون ہے۔

قولہ۔ فافتح ابا یعنی ابوجعفر کے لئے فبم تبشرون کو بفتح نون پڑھ جیسا کہ باقی دو کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

یاءات اضافت، چار ہیں۔ سبیٔ عبادی۔ الیٰ اَنا (دونوں) بناتی ان کنتم۔ تمام یاءات ابوجعفر کے لئے مفتوح ہیں۔

یاءات زائدہ، دو ہیں فلا تفضحونِ ولا تخزونِ یعقوب نے حالین میں دونوں کا اثبات کیا ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

قولہ ینزل وما بعد یجتلا کما القدر یعنی رُوح نے یُنْزِلُ الْمَلٰئِكَةَ کو تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ سورۃ قدر کے مثل پڑھا ہے۔ وما بعد سے مراد الملائکۃ ہے۔

روح کے لئے اس انفرادی وجہ کے علاوہ باقی (ابوجعفر اور خلف) کے لئے اصل کے مطابق یُنَزِّلُ الْمَلٰئِكَةَ ہے۔ اور رویس کے لئے اصل کے مطابق ینزل تخفیف نون ساکنہ ہے

قولہ شق افتح اتل کے مرموز ابوجعفر نے اِلَّا بِشَقِّ الْاَنْفُسِ کو بفتح شین پڑھا ہے۔ ابوجعفر کی اس منفرد قرأت کے علاوہ باقی تمام کے لئے بکسر شین ہے۔

تشاقون نونہ اتل ابوجعفر نے تشاقون کا نون مفتوح پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی فتحہ ہی ہے۔ واضح ہو کہ نون کا فتحہ، ماقبل کے لفظ کے فتحہ کے ذیل میں ہونے کی وجہ سے نکلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ یدعون حفظ یعقوب نے والذین یدعون نحل کو غیب پڑھا ہے عاصم کی طرح۔ باقین خطاب پڑھتے ہیں۔

قولہ مفرطون اشدد العلا یعنی ابوجعفر نے مُفَرِّطون بتشدید را پڑھا ہے اور را اصل کے مطابق مکسور ہے جب کہ باقین اصل کے مطابق مُفْرَطون بتخفیف را مفتوحہ پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر تشدید میں منفرد ہیں۔

١٤٢/٥ وَنُسْقِيكُمُ افْتَحْ حُمْ وَأَنِّثْ إِذًا وَيَجْ
حَدُونَ فَخَاطِبْ طِبْ كَذَاكَ يَرَوْا حَلَا

ت اور حُمْ کے لئے نُسْقِیکُم کو مفتوح پڑھ اور اِذًا کے لئے مونث پڑھ۔ اور طِبْ کے لئے یَجْحَدُونَ کو خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اسی طرح (خطاب کے ساتھ) یَرَوْا، حَلَا کے لئے ہے۔

ف قولہ ونسقیکم افتح حم یعقوب نے نَسقیکم بفتح نون پڑھا ہے اور اطلاق سے یہاں اور مومنون والا دو لفظ مراد ہیں۔

قولہ انّث اذا ابوجعفر دونوں سورتوں میں تسقیکم تا تانیث مفتوحہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور خلف کے لئے اصل کے مطابق بضم نون ہے۔ معلوم ہوا کہ ابوجعفر منفرد ہیں۔

قولہ یجحدون فخاطب طب یعنی رویس نے افبنعمۃ اللہ تجحدون خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جیسا کہ شعبہ پڑھتے ہیں۔ باقی سب کے لئے غیب ہے۔

قولہ کذاک یروا حلا۔ کذاک سے خطاب کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یعقوب نے الم تروا الی الطیر بتاء خطاب پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی خطاب ہی ہے، جب کہ ابوجعفر کے لئے غیب ہے۔

١٤٣/٦ يُنَزِّلُ عَنْهُ اشْدُدْ لِيَجْزِيَ نُونُ إِذْ
وَيَتَّخِذُوا خَاطِبْ حَلَا تُخْرِجُ انْجَلَى

١٤٤/٧ وَحَوَى الْيَا وَضُمَّ افْتَحْ إِلَّا افْتَحُوا وَضُمَّ حُطْ
وَجَزْمٌ مَدًا أَمْرُنَا يُلَقَّاهُ احْمِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت اور یُنَزِّلُ کو خلاد کے لئے مشدد پڑھ اور لیجزی میں اذ کا نون ہے۔ اور خلاد کے لئے یتخذوا میں خطاب پڑھ۔ اور انجلی اور حوی کے لئے ویُخرَج میں یا ہے، اور الا کے لئے علامت مضارع کو ضمہ دے اور راکو فتحہ دے اور حُطّ کے لئے فتحہ اور ضمہ دے۔ اور حزم کے لئے آمَرنا میں مد پڑھ۔ اور اُصلہ کے لئے یُلقّاہُ ہے۔

ف قولہ وَیُنَزِّلُ عَنْہُ اشددُ، عَنْہُ میں ضمیر خلاد کی طرف راجع ہے۔ یعنی یعقوب کے لئے واللہ اَعلَمُ بِمَا یُنزِّلُ ہے، تنزیل سے۔ جیسا کہ باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ لیجزی نون اذ یعنی ابوجعفر نے لنجزین الذین نون جمع متکلم پڑھا ہے جب کہ باقی دو کے لئے یا غیبت ہے، اصل کے مطابق۔ یاد رہے کہ ولنجزینّھم بالاتفاق نون جمع متکلم کے ساتھ ہے۔ اعتماد علی الشہرت کی بناء پر تعیین کی ضرورت نہیں سمجھی۔

یاءاتِ زائدہ، دو ہیں فاتقونِ، فارھبونِ یعقوب نے حالین میں باقی رکھا ہے۔

سُورَةُ الاسراء

قولہ وتتخذوا خاطب خلا یعنی یعقوب نے الّا تتّخذوا صیغہ خطاب سے پڑھا ہے جیسا کہ دوسرے دو امام بھی خطاب ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ یخرج انجلا حوی الیاء یعنی ابوجعفر اور یعقوب دونوں ونُخرِج لہ میں یاء غیب پڑھتے ہیں۔ جب کہ خلف کیلئے اصل کے مطابق نون ہی ہے۔

قولہ وَضمّ افتح الا یعنی ابوجعفر کے لئے ویُخرَج لہ بترتیب یاء کا ضمہ اور راء کا فتحہ صیغہ غائب مجہول پڑھا گیا ہے۔

قولہ افتح وضم حُط اور یعقوب کے لئے اس صیغہ غائب کو بترتیب یا کے فتحہ اور راء کے ضمہ کے ساتھ صیغہ معروف پڑھا گیا ہے۔ اس طرح یہ دونوں منفرد ہیں۔

قولہ وحزمد امرنا یعنی یعقوب نے آمَرنا مُترفیھا ہمزہ کے بعد الف مدہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ یعقوب منفرد ہیں باقی کے لئے اَمَرنا ہے۔

قولہ یُلقّاہُ اُصلا ابوجعفر نے مثل شامی پڑھا ہے کتابًا یُلقّاہُ۔ جیسا کہ تلفظ سے اشارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ باقی کے لئے یُلَقَّاهُ ہے۔

۸/۱۴۵ وَأُفِّ افْتَحَنْ حِقًّا وَقُلْ خَطَأً أَلَى
وَنَخْسِفْ نُعِيدُ الْيَا وَنُرْسِلْ حُمِّلَا

ت اور حَقًّا کے لئے اُفِّ کو مفتوح پڑھ۔ اور کہہ کر اَلٰی کے لئے خَطَأً ہے اور حُمِّلَا کے لئے نَخْسِفَ، نُعِيدُ اور نُرْسِلَ میں یا ہے۔

ف قولہ وَأُفِّ افْتَحَنْ حَقًّا یعنی یعقوب نے لفظ اُفِّ کو ہر جگہ بفتح فا بغیر تنوین مثل مکی و شامی کے پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر نے اصل کے مطابق کسرہ تنوین کے ساتھ اور خلف کے لئے بغیر تنوین، کسرہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

کلمہ اُفٍّ تین جگہ ہے۔ فلا تقل لهما أفّ (الاسراء) أفّ لكم (انبياء) أفّ لكما (احقاف)

قولہ وقل خطأً الی یعنی ابوجعفر نے مثل ابن ذکوان کے پڑھا ہے خَطَأً كَبِيرًا بفتح الخاء والطاء اور باقی کے لئے اصل کے موافق بکسر الخاء وسکون الطاء ہے۔

قولہ ونخسف نعید الیا ونرسل حملا یعنی یعقوب کے لئے نخسف، نعید اور دونوں لفظ نرسل کو نون جمع متکلم کے بجائے یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

۹/۱۴۶ وَنُغْرِقَ يِمَّ انْثُ إِتْلُ طِمَا وَشَدْ
دِدِ الْخُلْفَ بِنْ وَالرِّيحَ بِالْجَمْعِ أُصِّلَا

۱۰/۱۴۷ كَصَادٍ سَبَا وَالْأَنْبِيَا نَاءَ إِذْ مَعًا
خِلَافَكَ مَعْ تَفْجُرْ لَنَا الْخِفُّ حُمِّلَا

ت اور نُغْرِقَ بالیاء يَمَّ کے لئے اور اُنْثُ اور طِمَا کے لئے مونث پڑھ اور بِنْ کے لئے خُلف کے ساتھ نُغَرِّقَ کی را کو مشدد پڑھ۔ اور اُصِّلَا کے لئے اَلرِّيَحَ جمع کے ساتھ ہے مثل سورت صاد، سبا اور انبیاء کے۔ اور اِذْ نے دونوں جگہ نَاءَ پڑھا ہے اور حُمِّلَا نے خِلٰفَكَ پڑھا ہے، ساتھ ہی تَفْجُرَ لَنَا کو مخفف پڑھا ہے۔

ف قولہ ونغرق یمّ ماقبل پر عطف کرتے ہوئے فرمایا کہ مثل الفاظ مذکورہ بالا کے، روح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فَتُغْرِقَكُمْ کو بھی بالیا، یعنی فَیُغْرِقَكُمْ پڑھا ہے۔

قولہ اُنِّثْ اُسْلُ طَمَا یعنی اُسْل کے مرموز ابوجعفر نے اور طَمَا کے مرموز رویس نے فتغرقکم کو تائے تانیث کے ساتھ فَتُغْرِقَكُمْ پڑھا ہے۔

قولہ وَشَدِّدِ الْخُلْفُ بِنْ یعنی ابن وردان نے دو وجہوں میں سے ایک وجہ میں راء کو مشدد یعنی فَتُغَرِّقَكُمْ پڑھا ہے۔ اور تشدید پڑھنے میں وہ منفرد ہیں۔ مگر اس تشدید کی وجہ کو ناظم نے طیبہ میں بیان نہیں کیا۔ کیونکہ روایت میں تواتر نہیں ہے۔ بہرحال دوسری وجہ میں ابن وردان، ابن جماز اور رویس کی طرح بتخفیف الراء پڑھتے ہیں۔

قولہ وَالرِّیحُ بالجمع اُصِّلا کصاد سبا والانبیا ابوجعفر نے فاصفا من الریح اس سورت میں فسخرنا لہ الریح صاد میں ولسلیمان الریح انبیاء و سبا میں، الرِّیَاح جمع پڑھا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی سب واحد پڑھتے ہیں۔ اور اَوْ تَهْوِی بِهِ الرِّیحُ (حج) میں ابوجعفر کے لئے خُلف ہے۔ (نشر)

جدول القراءات العشر فی الریح والریاح

العدد	آیات و سور	القارئون جمعاً	القارئون مفرداً
۱	وتصریف الریاح (بقرہ)	نافع بصری شامی عاصم ابوجعفر یعقوب	مکی حمزہ کسائی خلف
۲	ویذروہ الریاح (کہف)	//	//
۳	وتصریف الریاح (جاثیہ)	//	//
۴	ومن یرسل الریاح بشرا (نمل)	//	//
۵	وھو الذی یرسل الریاح (اعراف)	//	//
۶	اللہ الذی یرسل الریاح (روم ثانی)	//	//
۷	واللہ الذی ارسل الریاح (فاطر)	//	//
۸	وارسلنا الریاح لواقح (حجر)	نافع مکی بصری شامی عاصم کسائی ابوجعفر یعقوب	حمزہ خلف
۹	اشتدت بہ الریح (ابراہیم)	نافع - ابوجعفر	مکی بصری شامی عاصم حمزہ کسائی یعقوب خلف
۱۰	ان یشأ یسکن الریح (شوریٰ)	//	//

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۱۱	یرسل الریاح بشرا (فرقان)	نافع بصری شامی عاصم حمزہ کسائی ابوجعفر یعقوب خلف	مکی
۱۲	ومن آیاتہ ان یرسل الریاح (روم اول)	کلهم العشر	×
۱۳	اذ ارسلنا علیهم الریح العقیم (ذاریات)	×	کلهم العشر
۱۴	قاصفا من الریح (اسراء)	ابوجعفر	کلهم السبعة ویعقوب وخلف
۱۵	ولسلیمان الریح عاصفة (انبیاء)	〃	〃
۱۶	او تهوی به الریح (حج)	خُلف لِاَبی جعفر	خُلف لِاَبی جعفر
۱۷	ولسلیمان الریح غدوها (سبا)	〃	〃
۱۸	فسخرنا له الریح (ص)	〃	〃

تنبیہ : ولم یذکر الناظم موقع سورت الحج لابی جعفر اختصاراً فکانہ وافق لاصلہ۔

قولہ مَنَاءَ اُدْ مَعَا یعنی ابوجعفر نے نَاٰی بجانبہ کو یہاں اور فصلت میں دونوں جگہ مَنَاءَ بروزن جاء پڑھا ہے جب کہ باقی نے اصل کے مطابق نَاٰیَ بروزن رَاٰی پڑھا ہے۔

قولہ خلاف فلک مع تفجر لنا الحِفَ حُمِلَا یعنی یعقوب پڑھتے ہیں لا یَلْبَثُوْنَ خِلَافَکَ مثل خلف کے اور ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق خَلْفَکَ ہے۔

قولہ مع تفجر لنا یعنی یعقوب نے ہی پڑھا ہے حتی تَفْجُرَ لَنَا بفتح التا وسکون فا وضم جیم (مخففاً) مثل خلف کے، اور ابوجعفر نے اصل کے مطابق تُفَجِّرَ لَنَا باب تفعیل سے پڑھا ہے اور یاد رہے کہ فَتُفَجِّرَ الانهار باتفاق مشدد ہے۔ اسی لئے ناظم نے تفجر کے ساتھ لَنَا بڑھایا۔

یاءاتِ اضافت : ایک ہے۔ رَبِّیَ اِذًا لَاَمْسَکْتُمْ۔ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ : دو ہیں۔ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ۔ فهو المهتد ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالتین میں باقی رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْكَهْف

١٤٨/ وَتَزْوَرُ حِزْ وَاكْسِرْ بِوَرِقِ كَثَمُرِهِ
بِضَمَّيْ طُوًى فَتْحًا اِتَّلْ يَا ثَمُرُ اِذْ حَلَا

١٤٩/ وَمَدُّ لَكِنَّا اَلَا طِبْ نُسَيِّرُ الْـ
جِبَالَ كَحَفْصٍ الْحَقُّ بِالْخَفْضِ حِلَّلَا

ت اور حِزْ نے تَزْوَرُ پڑھا۔ اور کسرہ پڑھ۔ بِوَرِقِ میں رُوَیس کے لئے جیسا کہ ثُمُرِہ رویس کے دلو ضموں کے ساتھ ہے۔ اور اُتَّل اور یَا کے دو فتحے ہیں۔ (اسی طرح) لَہٗ ثَمَر میں اِذْ اور حَلَا کے لئے۔ اور تیرے لیے مد لٰکِنَّا میں اَلَا اور طِبْ کے لئے ہے۔ اور حَلَّلَا کے لئے نُسَیِّرُ الْجِبَالَ حفص کے مانند ہے اور اَلْحَقُّ جر کے ساتھ ہے۔

ف قولہ وتزور حز: یعقوب نے تَزْوَرُّ عن کھفھم سکونِ زاء، حذفِ الف اور تشدیدِ راء سے پڑھا ہے۔ جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔ جب کہ ابوجعفر اصل کے موافق تَزَّاوَرُ اور خلف تَزَاوَرُ پڑھتے ہیں۔

قولہ واکسر بورق کثمرہ بضمّی طوی: یعنی رویس نے پڑھا ہے۔ بِوَرِقِکُم راء کے کسرہ کے ساتھ۔ جب کہ ابوجعفر بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔ اور خلف و روح اصل کے موافق راء کو ساکن پڑھتے ہیں۔

قولہ کثمرہ: ناظم تشبیہ دے رہے ہیں بورقکم کو بثمرہ کے ساتھ۔ مقصد یہ ہے کہ یہ دونوں لفظ رویس کے لئے ہیں۔ تاکہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ بورقکم کا تعلق ماقبل حِزْ سے ہے۔ ورنہ بہتر یہ تھا کہ قرآنی لفظ بِثَمَرِہٖ فرماتے۔ بہر حال مطلب یہ ہے کہ رویس نے وَاُحِیْطَ بِثَمَرِہٖ میں لفظ ثمر کو دو ضموں کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی اصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے موافق یہی ہے۔

قولہ فتحا اتل یا ابوجعفر اور روح بِثَمَرِہٖ بفتحتین پڑھتے ہیں۔

قولہ ثمرا ذحلا یعنی اِذْ اور حلا، ابوجعفر و یعقوب نے وکان لہ ثمر کو بفتحتین پڑھا ہے جیساکہ ماقبل میں بھی فتحتین کا ذکر آیا ہے، اسی لئے دوبارہ ذکر ضروری نہیں سمجھا۔ اور خلف کے لئے اصل کے موافق بضمتین ہے۔

حاصل یہ کہ ابوجعفر اور روح نے دو کلموں میں خلافِ اصل بفتحتین اور خلف نے دونوں کلموں کو موافقِ اصل بضمتین پڑھا۔ رویس نے اصل کے خلاف بِثَمَرِہٖ کو بضمتین اور لَہٗ ثَمَرٌ کو بفتحتین پڑھا۔

قولہ وَمُدَّ لٰکِنَّا الاطب یعنی ابوجعفر اور رویس لٰکِنَّا کو وصل میں مثل شامی کے باثباتِ الف پڑھتے ہیں۔ اور باقی اصل کے موافق بحذفِ الف پڑھتے ہیں۔ اور وقف میں تمام قراء نے باثباتِ الف پڑھا ہے۔ اسی لئے ناظم نے اعتماداً علیٰ الشہرت وصل کی قید نہیں لگائی۔

قولہ نسیر الجبال کحفص یعنی حُلًّا کے مرموز یعقوب نے اصل کے خلاف ویوم نسیر الجبال کو روایت حفص کی طرح پڑھا ہے۔ جیساکہ باقی دو بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ الحق بالخفض حُلّا یعقوب نے ھنالک الولایۃ للّٰہ الحق میں الحق کو اصل کے خلاف ابوجعفر اور خلف کی طرح مجرور پڑھا ہے۔

150 وَکُنْتُ افْتَحْ اَشْهَدْنَا وَحَامِیَۃٍ وَضَمْ ۔ مَتیٰ قُبُلًا اِذْ یَا نَقُوْلُ فَکَمِّلَا

ت اور کُنْتَ کو مفتوح پڑھ۔ اور اَشْہَدْنَا پڑھ۔ اور حَامِیَۃٍ اور قُبُلًا ضمتین کے ساتھ ابوجعفر کے لئے ہے اور فَکَمِّلَا نے نقول کو یا کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف قولہ کنت افتح ۔ اِذْ کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے وَمَا کُنْتَ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ بفتح تا۔ باقی تمام قراء صیغہ واحد متکلم پڑھتے ہیں، ابوجعفر منفرد ہیں۔

قولہ اشهدنا نیز ابوجعفر نے مَا اَشْهَدْنَا ھُمْ جمع متکلم پڑھا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی تمام قراء مَا اَشْهَدْتُّھُمْ پڑھتے ہیں۔

قولہ حامیۃ یعنی ابوجعفر نے پڑھا فی عین حامیۃ جب کہ خلف بھی اصل کے موافق یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔ اور یعقوب اصل کے مطابق حَمِئَۃٍ ہی پڑھتے ہیں۔
قولہ وضمتی قبلا یعنی نیز ابوجعفر نے پڑھا اَوْ یَاتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا دو ضموں کے ساتھ۔ اور خلف کے لیے بھی یہی ہے البتہ یعقوب اپنی اصل کے موافق بکسر قاف وفتح باء پڑھتے ہیں۔
قولہ یا نقول فکملا خلف نے اصل کے خلاف وَیَوْمَ یَقُوْلُ صیغہ غائب پڑھا ہے۔ اور باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

۱۵۱/۴ زَكِيَّةً يَسْمُوا كُلَّ يُبْدِلْ خِفَّ حُطْ جَزَاءً كَحَفْصٍ ضَمُّ سَدَّيْنِ حُوِّلَا

۱۵۲/۵ كَسَدًّا هُنَا اُتُونِ بِالْمَدِّ فَاخِرٌ وَعَنْهُ فَمَا اسْطَاعُوا يُخَفَّفُ فَاقْبَلَا

ت یَسْمُوا نے زَكِيَّةً پڑھا۔ اور حُطْ نے يُبْدِلْ کو ہر جگہ تخفیف سے پڑھا ہے اور جَزَاءً الْحُسْنٰى کو حفص کی طرح پڑھا ہے۔ اور یہاں سَدَّيْن کو مثل سَدًّا کے ضم سین کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور فاخر نے آتُوْنِیْ کو مد کے ساتھ پڑھا ہے، اور فاخر ہی سے فَمَا اسْطَاعُوا کو مخفف حالت میں قبول کر۔

ف قولہ زكيۃ يسموا روح نے اصل کے خلاف نَفْسًا زَكِيَّةً پڑھا ہے۔ جب کہ خلف بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں اور ابوجعفر ورویس اصل کے موافق زاکیہ زای کے بعد الف پڑھتے ہیں۔
قولہ کل یبدل یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف اَنْ يُبْدِلَهُمَا یہاں اَنْ يُبْدِلَهُ (تحریم) اَنْ يُبْدِلَهُمَا یہاں اور اَنْ يُبْدِلَنَا دونوں) ہر جگہ تخفیف پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔ ابوجعفر کے لئے بالتشدید تبدیل سے ہے۔
قولہ جزاء کحفص یعقوب نے فَلَهُ جَزَاءَنِ الْحُسْنٰى کو مثل حفص پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر نے جَزَاءُ الْحُسْنٰى بغیر تنوین پڑھا ہے۔
قولہ ضم سدین حولا کسدا ھنا یعنی یعقوب نے اس سورت میں سَدَّيْنِ اور سَدًّا دونوں کو ضم سین سے پڑھا ہے اور یٰسین والے لفظوں میں اصل کے موافق بالضم پڑھتے ہیں۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے سُدَّيْنِ تو ضمہ کے ساتھ ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَدًّا فتحہ کے ساتھ ہے۔

اور ھُنَا کی قید سے لیٰسین کے دونوں لفظوں سے احتراز مقصود ہے کیونکہ وہاں سب اصل کے موافق ہیں یعنی خلف کے لئے فتحہ، ابوجعفر ویعقوب کے لئے ضمہ ہے۔

قولہ اٰتُوْنِ بالمد فاخر یعنی خلف نے پڑھا ہے۔ قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ عنہ فما اسْطَاعُوا ضمیر کا مرجع خلف ہے یعنی خلف نے اصل کے خلاف فما اسطاعوا کو بتخفیف طاء پڑھا ہے اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

یاءاتِ اضافت : نو ہیں۔ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ۔ رَبِّیْٓ اَحَدًا (دوجگہ) رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ۔ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ۔ سب کو ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ مَعِیَ صَبْرًا (تین جگہ) سب نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زوائد سات ہیں۔ الْمُھْتَدِ۔ اَنْ یَّھْدِیَنِ۔ اَنْ یُّؤْتِیَنِ۔ اِنْ تَرَنِ۔ مَا کُنَّا نَبْغِ۔ اَنْ تُعَلِّمَنِ۔ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ سب نے حالین میں پڑھا ہے۔

(الشیخ سمنودی)

ومن سُوْرَۃُ مَرْیَمَ علیہا السلام اِلٰی سُوْرَۃُ فُرْقَانْ

۵۳/۱
یَرِثْ رَفْعُ حُذْ وَاضْمُمْ عُتِیًّا وَبَابَہٗ
خَلَقْتُکَ فِدْ وَالْھَمْزُ فِیْ لِاَھَبَ اَلَا

ت یرث میں حُز کا رفع ہے۔ فِدْ کے لئے عُتِیًّا اور اس کے باب کو ضمہ پڑھ اور خلقتک پڑھ۔ اور لِاَھَبَ میں اَلَا کے لئے ہمزہ ہے۔

ف قولہ یَرِثُ رفع حُزْ یعقوب کے لئے یرثنی ویرث دونوں فعلوں میں اصل کے خلاف رفع ہے اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَاضْمُمْ عُتِيًّا وَبَابَهٗ خلف نے عتیاً ، بکیاً ، صلیاً اور جثیاً کو حرفِ اوّل کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ باقی اصل کے موافق بالضم پڑھتے ہیں ۔

قولہ خَلَقْتُكَ فَدْ اور خلف نے باقی دو کی طرح خَلَقْنَاكَ صیغہ واحد متکلم پڑھا ہے ۔

قولہ وَالْهَمْزُ فِي لِاَهَبَ اَلَا ابوجعفر نے لِاَهَبَ ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے اور یعقوب کے لئے اصل کے موافق لِيَهَبَ بالیا ہے ۔

۱۵۴/۲ وَنَسْيًا بِكَسْرٍ فُزْ وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرَاخْ
فِضًا يَعْلُ تَسَّاقَطْ فَذَكِّرْ حُلًى حَلَا

۱۵۵/۳ وَشَدِّدْ فَتًى قَوْلُ انْصِبَا حُزْ وَاَنَّ فَالْ
سِرًا يَحْلُ نُوْرِثْ شُدَّ طِبْ يَذْكُرُ اعْتَلَى

ت فُزْ نے نِسْيًا کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور يَعْلُ کے لئے مَنْ تَحْتَهَا میں کسرہ اور جر پڑھ ۔ اور حَلَا کے لئے تَسَّاقَطْ کو مذکر پڑھ اور فَتًى کے لئے مشدد پڑھ ۔ حُزْ کے لئے قَوْلُ کو منصوب پڑھ ۔ اور يَحْلُ کے لئے وَاَنَّ کو مکسور پڑھ ۔ طِبْ کے لئے نُوْرِثْ کو مشدد پڑھ ۔ اور اِعْتَلَى نے يَذْكُرُ کو مشدد پڑھا ۔

ف قولہ وَنِسْيًا بِكَسْرٍ فُزْ یعنی خلف نے وَكُنْتُ نِسْيًا بکسر نون پڑھا ہے اور باقی کے لئے بھی یہی ہے ۔

قولہ وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرَاخْفِضًا يَعْلُ روح نے وَمِنْ کو بکسر میم اور تحتہا کو مجرور پڑھا ہے ۔ اور ابوجعفر اور خلف کے لئے بھی یہی ہے ، جب کہ رویس کے لئے اصل کے موافق مَنْ تَحْتَهَا ہے ۔

قولہ تَسَّاقَطْ فَذَكِّرْ حُلًى حَلَا یعقوب نے منفرداً پڑھا يَسَّاقَطْ یاء تذکیر کے ساتھ اور ابوجعفر نے تَسَّاقَطْ پڑھا ہے ۔

وَشَدِّدْ فَتًى اور خلف نے اصل کے خلاف تَسَّاقَطْ بتشدید سین پڑھا ہے ۔ اور اصل کے موافق ابوجعفر نے بھی یہی پڑھا ہے ۔

قولہ قَوْلُ انْصِبَا حُزْ یعقوب نے قَوْلَ الْحَقِّ کو بنصب لام پڑھا ۔ باقی کے لئے مرفوع ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قولہ وان فاکسروا یحل روح نے وان اللہ ربی کو بکسر ہمزہ پڑھا۔ اور خلف کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔ اور ابوجعفر اور رویس کے لئے فتحہ ہے۔

قولہ نوریث شد طب یعنی رویس نے منفرداً پڑھا نُوَرِّثُ مِن عبادنا باقی سب کے لئے تخفیف ہے۔

قولہ یذکر اعتلیٰ ابوجعفر نے یَذَّکَّرُ بتشدید الذال والکاف پڑھا ہے۔ اور باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

تشدید کا مفہوم وزنِ بیت اور تشدید پر عطف سے نکلتا ہے۔

۱۵۶ وَفُزْ وَلَدًا لَا نُوحَ فَافْتَحْ یَكَادُ اَنْ
ث اِنِّی اَنَا افْتَحْ اَدُوا الْكَسْرَ حُطْ وِلَا

ت اور فز کے لئے وَلَدًا کو بفتحتین پڑھ۔ مگر نوح میں نہیں۔ آد کے لئے یکاد کو مؤنث پڑھ اور (آد کے لئے) اِنّی اَنَا کو بفتح ہمزہ پڑھ، اور کسرہ پڑھنے میں حُطْ کی اتباع ہے۔

ف قولہ وَفُزْ وَلَدًا لَا نُوحَ فَافْتَحْ یعنی نے ہر جگہ وَلَدًا بفتحتین پڑھا ہے جو چار جگہ یہاں مریم میں ہے۔ لَاُوتَیَنَّ مالا وولدا۔ وقالوا اتخذ الرحمن ولدا۔ ان یتخذ ولدا۔ اَنْ دَعَوْا للرحمن ولدا اور قل ان کان للرحمن ولدا زخرف میں۔ اطلاقی طور پر ناظم نے ان سب کو مراد لیا ہے اور لا نوح سے بتلانا چاہتے ہیں کہ خلف نے اصل کی مطابقت کرتے ہوئے، ماله وولده میں واؤ کا ضمہ اور لام کا سکون ہی پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے ہر جگہ مع نوح کے فتحتین کے ساتھ اور یعقوب کے لئے مثل خلف کے ہر جگہ فتحتین اور نوح میں بضم الواؤ وسکون لام ہے۔

قولہ یکاد انث، آد کے مرموز ابوجعفر نے یہاں اور شوریٰ میں خلافِ اصل تکاد مونث پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی اصل کے موافق تانیث ہی ہے۔

یاءات اضافت، چھ ہیں۔ من ورائی۔ سب نے ساکن پڑھا ہے۔ اجعل لی آیة۔ انی اعوذ۔ انی اخاف۔ ربی انه۔ ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ آتانی الکتاب سب نے فتحہ پڑھا ہے۔

یاء زائدہ کوئی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَۃُ طٰہٰ

قولہ انی انا فاتح اد ابوجعفر نے اَنِّیْ اَنَا بفتح ہمزہ مثل ابوعمرو بصری کے پڑھا ہے۔
قولہ وبالکسر حط اور یعقوب نے خلاف اصل اِنِّیْ بالکسر پڑھا ہے اور خلف کے لئے یہی ہے۔

۱۵۷ اَنَا اخْتَرْتُ فِدْ سَکِّنْ لِتُصْنَعَ وَاجْزِمَنْ
کَنُخْلِفُہٗ اِسْنَیٰ اَضْمِمْ سِوًی حُمْ وَطُوِّلَا

۱۵۸ فَیَسْحَتْ ضُمَّ اکْسِرْ وَبِالْقَطْعِ اَجْمِعُوْا
وَھٰذَانِ حُزْ اَنِّثْ یُخَیَّلُ یُجْتَلٰی

ت فِدْ کے لئے اَنَا اخْتَرْتُ ہے۔ اَسْنٰی کے لئے وَلْتُصْنَعْ بسکون لام وجزم عین پڑھ۔ نُخْلِفُہٗ کے مانند۔ اور حُمْ کے لئے سِوًی کو مضموم پڑھ۔ اور طُوِّلَا کے لئے فَیُسْحِتَکُمْ کو ضمہ اور کسرہ دے۔ اور حُزْ کے لئے اَجْمِعُوْا ہمزہ قطعی کے ساتھ ہے اور لھٰذان ہے اور یُجْتَلٰی کے لئے یُخَیَّلُ کو مونث پڑھ۔

ف قولہ انا اخترت فد سکن خلف نے وَاَنَا اخْتَرْنٰکَ پڑھا جب کہ باقی کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔

قولہ سکن لتصنع واجزمن اسنی کے مرموز ابوجعفر نے وَلْتُصْنَعْ بسکون لام اور بجزم عین پڑھا ہے۔ منفرد ہیں باقی بکسر لام و نصب عین پڑھتے ہیں۔

قولہ کنخلفہ جزم میں تشبیہ دے کر کہا کہ ابوجعفر نے لا نُخْلِفْہُ فا کے جزم کے ساتھ پڑھا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی کے لئے بالرفع ہے۔

قولہ اضمم سوی حم۔ یعقوب نے مکاناً سُوًی بضم سین پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر کے لئے کسرۂ سین ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وطولا فلیسحت یعنی رویس فیسحتکم کو بضم یاء و کسرحا پڑھا ہے اور خلف کے لئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر وروح کے لئے بفتح یا و حا ہے۔

قولہ وبالقطع اجمعوا حز کے مرموز یعقوب نے فاجمعوا ہمزہ قطعی کے ساتھ وکسرہ میم کے ساتھ اور باقی نے اصل کے موافق اسی طرح پڑھا ہے۔

قولہ وھذان یعنی یعقوب نے نیز ھذان کو بالالف پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ انث یخیل یخیلی یعنی یا کے مرموز روح یخیل الیہ کو بتاء التانیث پڑھتے ہیں اور منفرد ہیں۔ باقی کے لئے تذکیر ہے۔

۱۵۹/۸ وَفُزْ لَا تَخَافُ ارْفَعْ وَاِثْرِی اکْسِرِ اسْکِنَنْ
کَذَا اضْمُمْ حَمَلْنَا وَاکْسِرَا شُدْدُ طِمی وَلَا

ت فز کے لئے لا تخاف میں رفع پڑھ۔ طمی کے لئے اثری کے ہمزہ کو کسرہ اور ثاء کو ساکن پڑھ۔ اسی طرح حملنا کی میم کو مضموم اور میم مشدد کو مکسور پڑھ۔

ف قولہ وفز لا تخاف ارفع خلف کے لئے اصل کے خلاف لا تخاف پڑھ یعنی الف کے ساتھ خاء کے بعد اور فاء مرفوع۔ باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ واثری اکسر اسکنن۔ طمی کے مرموز رویس کے لئے ھم اولاء علی اثری میں اثری کو بکسر ہمزہ وسکون ثاء پڑھ۔ رویس کی اس انفرادی روایت سے معلوم ہوا کہ باقی اصل کے موافق اثری بفتحتین پڑھتے ہیں۔

قولہ کذا اضمم یعنی رویس ہی کے لئے حملنا بضم حا وتشدید میم مکسورہ پڑھ جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر نے یہی پڑھا ہے۔ باقی حملنا اصل کے موافق پڑھتے ہیں۔

۱۶۰/۸ لَنُحْرِقَ سَکِّنْ خَفِّفَ اِعْلَمْهُ وَافْتَحَنْ
وَضُمَّ بَدَا نَنْفُخْ بِیَا حُلْ مُجَهَّلَا

ت اعلمہ کے لئے لنحرق کو ساکن الحاء اور مخفف الراء پڑھ۔ اور بدا کے لئے نون کو مفتوح اور راء کو ضمہ پڑھ۔ اور حل کے لئے ننفخ کو یا کے ساتھ مجہول پڑھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ لنحرق سکن آلخ یعنی ابوجعفر نے منفرداً اصل کے خلاف لَنُحْرِقَنَّهٗ کو ساکن الحاء اور تخفیف راء پڑھا ہے۔ اس کے بعد اُن کے دونوں راوی مختلف الروایت ہو گئے ہیں۔ بِجَا کے مرموز ابن وردان نون کا فتحہ اور راء کا ضمہ لَنَحْرُقَنَّهٗ پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے راوی ابنِ جماز سے خاموش ہیں کیونکہ وہ اصل کے موافق نون کا ضمہ اور راء کا کسرہ لَنُحْرِقَنَّهٗ پڑھتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اصل میں یہ لفظ باب تفعیل سے تھا ابوجعفر نے اس کو بروایت ابن وردان باب نصر سے اور بروایت ابنِ جماز باب افعال سے پڑھا ہے۔ ناظم کی یہ عبارت نشر و طیبہ کے موافق اور تحبیر و تقریب کے خلاف ہے۔

قولہ ننفخ بیا حُل یعنی یعقوب نے یوم يُنْفَخُ یاء مضمومہ اور فتح فا کے ساتھ مضارع مجہول پڑھا ہے۔ اس طرح باقی کے ساتھ متفق ہو گئے ہیں۔

٩/١٦١ وَيُقْضٰى بِنُوْنٍ سَمِّ وَانْصِبْ كَوَحْيِهٖ
لِيَعْقُوْبِهِمْ وَافْتَحْ وَاِنَّكَ لَا تَجْلٰى

ت اور یعقوب کے لئے يُقْضٰى کو نون کے ساتھ معروف پڑھ اور اس کی یا کو منصوب پڑھ۔ جیسا کہ وَحْيُهٗ کی یاء۔ اور اِتَجْلٰى کے لئے وَاَنَّكَ کو مفتوح پڑھ۔

ف قولہ ويقضى آلخ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّقْضِيَ اِلَيْكَ وَحْيَهٗ پڑھا ہے، صیغہ جمع متکلم معروف نون کے ساتھ اور آخر میں اَنْ کی وجہ سے یا منصوب ہے۔ جس طرح سے وَحْيَهٗ کی یاء مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعقوب منفرد ہیں۔

قولہ وافتح وانك لا تجلى۔ ابوجعفر نے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَاُ بفتح ہمزہ پڑھا ہے اور باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

١٠/١٦٢ وَزَهْرَةَ فَتْحُ الْهَا حُلًا يَاتِهِمْ بَدَا
وَطِبْ نُوْنَ يُحْصِنَ اَنِّثًا اُدْ وَجَهِّلَا

١١/١٦٣ مَعَ الْيَاءِ نَقْدِرْ حُزْ حَرَامٌ فَشَا وَاَنْ
نِشَا جَهِّلًا نَطْوِي السَّمَا اُرْفَعِ الْعُلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت اور حلاو کے لئے زُھرۃَ میں ھا کا فتحہ ہے۔ اور مَیلا کے لئے یا تُہُمو ہے
اور طِبْ کے لئے لِنُحْصِنَکُمْ نون کے ساتھ ہے۔ اور اُدُ کے لئے اس کو مونث
پڑھو۔ اور حزُ کے لئے نَقْدِرُ کو یاء کے ساتھ صیغہ مجہول پڑھو۔ اور فَتَشَا کے لئے حَرَامٌ ہے
اور العُلاء کے لئے نَطْوِی کو مونث اور السَّمَاءُ کو مرفوع پڑھو۔

ف قولہ وزھرۃ فتح الھا حلا یعنی یعقوب نے زَھَرَۃَ الحیاۃ الدنیا بفتح ھا پڑھا ہے
اور منفرد ہیں باقی کے لئے ھا کا سکون ہے۔

قولہ یاتِہِم بَدَا ابن وردان سے اولم یاتہم یاء تذکیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ خلف
کے لئے بھی یہی ہے باقی تاء تانیث پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت: تیرہ ہیں۔ اِنِّیْ آنَسْتُ۔ لَعَلِّیْ آتِیْکُمْ۔ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ۔ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ
لِذِکْرِیْ اِنَّ السَّاعَۃَ۔ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ۔ عَیْنِیْ اِذْ تَمْشِیْ۔ لِنَفْسِیْ اِذْهَبْ۔ فِیْ ذِکْرِیْ اِذْهَبَا
وَلَا بِرَاْسِیْ اِنِّیْ۔ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی ان سب کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔ وَلِیَ فِیْهَا مَآرِبُ
اَخِیْ اشْدُدْ ان دونوں کو ثلاثہ نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ: دو ہیں۔ بالوادِ المقدس۔ یعقوب کے لئے وقف بالیاء ہے۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ
ابوجعفر نے وصل میں مفتوح، وقف میں ساکن پڑھا ہے، اور یعقوب نے حالین میں اسکان کے ساتھ
ثابت لکھا ہے۔

سُورَۃُ الْاَنْبِیَاءِ علیھم السلام

قولہ وطب نون یحصن آلخ یعنی رویس نے مثل شعبہ کے لِنُحْصِنَکُمْ پڑھا اور ابوجعفر
نے تاء تانیث کے ساتھ مثل حفص کے لِتُحْصِنَکُمْ پڑھا ہے۔ باقی کے لئے اصل کے
موافق لِیُحْصِنَکُمْ بالیاء ہے۔

قولہ وجھلا آلخ یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ اَلَّنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ یاء مضمومہ اور دال مفتوحہ
کے ساتھ صیغہ مجہول۔ یعقوب منفرد ہیں، باقی کے لئے نَقْدِرَ جمع متکلم معروف ہے۔

قولہ حرامٌ فتشا خلف نے خلافِ اصل حرام پڑھا ہے، اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وانت جھلہ آلخ یعنی العلا کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ تَطْوٰی السَّمَآءُ بضم تا مضارع صیغہ مونث، و فتح واؤ، علی البناء للمجہول۔ اور السَّمَآءُ کو مرفوع، نائب فاعل ہونے کی وجہ سے۔ اس قراءت میں ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی کے لئے نَطْوِی السَّمَآءَ۔

١٢/١٦٤ وَيَا رَبِّ ضُمَّ اهْمِزْ مَعًا رَبَأَتْ اَلَى
لِيَقْطَعْ لِيَقْضُوا اَسْكِنُوا اللَّامَ يَا اَلَا

ت آلَیٰ کے لئے یَا رَبِّ کو ضمہ پڑھ، اور دونوں جگہ رَبَأَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھ۔ یَا اور اَلَا کے لئے لِیَقْطَعْ اور لِیَقْضُوا میں لام کو ساکن پڑھو

ف قولہ وَیَا رَبِّ ضُمَّ اهْمِزْ یعنی اَلَیٰ کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے رَبُّ احْكُمْ بالحق ضم با کے ساتھ۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی نے بکسر با پڑھا ہے۔

یاءات اضافت، چار ہیں مَعِیَ سب نے ساکن پڑھا ہے۔ اِنِّی اِلٰهٌ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔ مَسَّنِیَ الضُّرُّ۔ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ سب نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ، تین ہیں۔ فَاعْبُدُوْنِ دو جگہ۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔

www.kitabosunnat.com

سورۃ الحج

قولہ مَعًا رَبَأَتْ اَلَیٰ ابوجعفر نے پڑھا ہے اهْتَزَّتْ وَرَبَأَتْ یہاں اور فصلت میں دونوں جگہ با کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی نے رَبَتْ بغیر ہمزہ پڑھا ہے۔

قولہ لِیَقْطَعْ لِیَقْضُوا آلخ یَا اور اَلَا کے مرموز رویس اور ابوجعفر نے ثُمَّ لْیَقْطَعْ اور ثُمَّ لْیَقْضُوا دونوں میں لام کو ساکن پڑھا ہے، خلف کے لئے بھی یہی ہے جب کہ رویس کے لئے اصل کے مطابق لام مکسور ہے۔

١٣/١٦٥ وَلُؤْلُؤًا اِنْصِبْ ذِیْ وَاَنِّثْ یَنَالُ فِیْ
هِمَا وَمُعَاجِزِیْنَ بِالْمَدِّ حُلِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت اور حُلِّلَہ کے لئے لُؤْلُؤًا کو اس سورت میں منصوب پڑھ۔ اور یَنَالُ کو دونوں جگہ مونث پڑھ۔ اور مُعَاجِزِیْنَ بالمد ہے۔

ف قولہ ولؤلؤا انصب ذی۔ اس شعر میں تمام الفاظ یعقوب کے لئے ہیں۔ فرماتے ہیں یعقوب نے اس سورت میں لؤلؤاً منصوب پڑھا ہے۔ لفظ ذِی اسم اشارہ ہے سورت حج کی طرف اشارہ ہے۔

لہٰذا سورۃ فاطر والا لؤلؤٍا نکل گیا جس کو یعقوب نے اصل کے مطابق مجرور پڑھا ہے۔ جب کہ ابو جعفر کے لئے اصل کے مطابق دونوں جگہ منصوب اور خلف کے لئے دونوں جگہ مجرور ہے۔

قولہ انث ینال فیہما یعنی یعقوب ہی نے لن ینال اللہ اور ولکن ینالہ التقوی دونوں جگہ تَنَالُ مونث پڑھا۔ یعقوب منفرد ہیں باقی سب بالتذکیر پڑھتے ہیں۔

قولہ ومعاجزین بالمد اور یعقوب نے معاجزین الف مدہ اور تخفیف جیم کے ساتھ پڑھا ہے، باقی بھی معاجزین ہی پڑھتے ہیں۔

اور یہ لفظ تین جگہ ہے، ایک اس سورت میں اور دو دفعہ سورت سبا میں، اطلاقاً سب مراد ہیں۔

۱۴/۱۶۶ وَيَدْعُونَ الْاُخْرٰى فَتْحُ سِيْنًا حِمًى وَتُنْـ
ـبِتُ افْتَحْ بِضَمٍّ حِلْ هَيْهَاتَ اِذْ كِلَا

۱۵/۱۶۷ فَلِلتَّا اكْسِرَنْ وَالْفَتْحُ وَالضَّمُّ تَهْجُرُو
نَ تَتْرًا اِهِلْ وَحُلًى بِلَا

ت حِمًی کے لئے یَدْعُوْنَ ہے دوسرا لفظ۔ اور سِیْنَا بالفتح ہے۔ اور حِلْ کے لئے تُنْبِتُ کو فتحہ دے، ضمہ کے ساتھ۔ اور اِذْ کے لئے دونوں ھَیْھَاتَ میں تا کو مکسور پڑھ۔ نیز تَھْجُرُوْنَ میں فتحہ اور ضمہ ہے۔ اور اِھِلْ کے لئے تَتْرًا میں تنوین ہے اور حُلًی کے لئے بغیر تنوین ہے۔

ف قولہ ویدعون الاخری۔ یعنی یعقوب نے تدعون کی بجائے یدعون غیب پڑھا ہے جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے۔ الاخری سے اشارہ کیا کہ پہلا یدعون مراد نہیں۔ اس میں سب اصل کے مطابق ہیں۔ یعنی ابو جعفر کے لئے خطاب اور باقی کے لئے غیب ہے۔ اور یہاں یعقوب منفرد ہیں باقی سب خطاب پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءاتِ اضافت : ایک ہے بَیْتِی للطائفین ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔
یاءاتِ زائدہ : تین ہیں نَکِیْرِ یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ وَالْبَادِ ابوجعفر نے
وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صرف یعقوب وقف میں
پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

قولہ سِینا حِمّیٰ یعقوب نے اصل کے خلاف سَیْنَاء بفتح السین پڑھا ہے جب کہ خلف
کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے سِیْنَاء بکسر السین ہے۔
قولہ وتنبت افتح بضم یحل روح نے تَنبت بفتح التاء وضم الیاء پڑھا ہے باقی دو
بھی یہی پڑھتے ہیں، جب کہ رویس اصل کے مطابق تُنْبِتُ افعال سے ہی پڑھتے ہیں۔
قولہ هَيْهَاتَ اُذْ کلا فلتا اکسرن یعنی ابوجعفر نے دونوں هَیْهَاتَ کو بکسر التاء پڑھا
ہے۔ ابوجعفر کے اس انفراد سے باقی کے لئے فتح تا ثابت ہوا۔
قولہ والفتح والضم تهجرون۔ اُھل کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے تَهْجرون
بفتح تا، وضم جیم اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔
قولہ وتنوین تترا آلخ یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف تترا کو بالتنوین پڑھا ہے جب کہ
یعقوب نے اصل کے خلاف بغیر تنوین پڑھا ہے، اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق ایسے
ہی ہے اور صرف خلف کے لئے امالہ ہے۔

۱۶/۱۶۸ وَاَنَّهُمْ افْتَحْ فِدْ وَقَالَ مَعًا فَتًى   وَخَفِّفْ فَرَضْنَا اَنْ مَعًا وَارْفَعِ الْوِلَا

۱۷/۱۶۹ حِلًا اشْدُدْ هُمَا بَعْدَ النُّصِبْنَ غَضِبَ فَحُتْ   نُ ضَادًا وَبَعْدَ الْخَفْضِ فِي اللّٰهِ اَوْصِلَا

ت اور فِدْ کے لئے اَنَّهُمْ کو مفتوح پڑھ اور دونوں جگہ فَتٰی کے لئے قَالَ ہے، اور
حَلٰہ کے لئے فَرَضْنَا مخفف پڑھ۔ اور حلٰہ کے لئے اَنْ کو بھی دونوں جگہ مخفف پڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنّ کے بعد والے لفظوں کو مرفوع پڑھ ۔ اور اَوْصِلاہ کے لئے اَنْ دونوں کو مشدد پڑھ اور اَنّ کے بعد والے لفظوں کو منصوب پڑھ ، اور غضب کو بفتح ضاد پڑھ اور غضب کے بعد والے لفظ اللہ میں جر پڑھ ۔

ف قولہ وَاِنہم افتح فِدْ خلف نے انہم بفتح ہمزہ پڑھا اور باقی کے لئے بھی فتحہ ہی ہے ۔
قولہ وقال معافتی خلف نے قال کم لبستم اور قال اِن لبستم دونوں جگہ صیغۂ ماضی پڑھا ، باقی بھی ماضی پڑھتے ہیں ۔

یاءات اضافت : ایک ہے لعلی اعمل ابوجعفر کے لئے مفتوح ۔
یاءات زائدہ : چھ ہیں ۔ بما یکذبون دو جگہ فاتقون ، ان یحضرون ، ترجعون ، رب ارجعون ، ولا تکلمون حالین میں یعقوب کے لئے اثبات ہے ۔

سُورَۃُ النُّورِ

قولہ وخفف فرضنا مرموز حلا یعقوب نے وفرضناھا بتخفیف را پڑھا ہے ۔ باقی کے لئے بھی تخفیف ہی ہے ۔
قولہ اَنْ معًا یعقوب نے اَنْ لعنت اللہ ، اَنْ غضب اللہ دونوں میں اَنْ مخفف پڑھا ہے ۔ تخفیف کا مفہوم ماقبل پر عطف سے نکلتا ہے ۔
قولہ وارفع الولا لعنت اور غضب جو اَنْ کے بعد ہیں ۔ کو یعقوب نے مرفوع پڑھا ہے ۔ اور یعقوب نے چونکہ ضاد کے فتحہ میں اصل سے موافقت کی ہے اس لئے ناظم نے اس سے تعرض نہیں کیا ۔
قولہ اشدد ھما آلخ اوصلاہ کے مرموز ابوجعفر نے دونوں جگہ اَنّ بتشدید نون پڑھا ۔ اور لعنت اور غضب کو منصوب پڑھا ، اور لفظ غضب کو بفتح ضاد پڑھا ہے اور اس کے بعد والے لفظ اللہ کو مجرور پڑھا ۔ اور یاد رہے کہ پہلی جگہ لفظ لعنت کے بعد اسم الجلالہ باتفاق مجرور ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ کہ یعقوب نے دونوں جگہ ان کو بالتخفیف اور لعنت اور غضب کو مرفوع اور اسم الجلالہ کو مجرور پڑھا ہے۔ اور غضب کو برفع الیاء پڑھنا انفراد ہے۔

ابوجعفر نے اَنَّ بالتشدید، لعنت کو نصب، غَضَبَ میں ضاد کا فتحہ، با کا نصب اور اسم الجلالہ مجرور پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

۱۷۰. وَلَا یَتَأَلَّ اِعْلَمْ وَکِبْرَهُ وَضُمَّ حُطْ
وَغَیْرِ انْصِبْ اِذْ دُرِّیٌّ اِضْمُمْ مُثَقِّلَا

۱۷۱ حِمًی فِدْ تَوَقَّدُ یَذْهَبُ اضْمُمْ بِکَسْرِاِذْ
وَیَحْسَبُ خَاطِبْ فُقْ وَحُقَّ لِیُبْدِلَا

ت اِعْلَمْ کے لئے وَلَا یَتَأَلَّ ہے۔ حُطْ کے لئے کُبْرَہ کو مضموم پڑھ۔ اِذْ کے لئے غیر کو منصوب پڑھ حِمًی، فِدْ کے لئے دُرِّیٌّ کو بضم دال پڑھ۔ یاء مشدد پڑھتے ہوئے۔ اُدْ نے تَوَقَّدَ پڑھا، اور یُذْهِبُ کو بضم یا وکسر ہا پڑھا۔ فُقْ کے لئے لَا یَحْسَبَنَّ میں خطاب پڑھ۔ اور حُقَّ کے لئے لَیُبْدِلَنَّهُمْ ہے۔

قولہ وَلَا یَتَأَلَّ اَعْلَمْ ابوجعفر نے انفراداً پڑھا ہے وَلَا یَتَأَلَّ اُولُوا الْفَضْلِ یاء مضارع کے بعد تاء مفتوحہ، اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور لام مشدد، جیساکہ تلفظ کیا ہے۔ باقی ایتلاء سے پڑھتے ہیں۔

تنبیہ۔ امام محقق ابومحمد اسماعیل بن ابراہیم قراب نے اپنی کتاب "علل القراءات" میں کہا ہے کہ یہ لفظ مصاحف میں یتل لکھا ہے اس لئے ممکن ہوگیا کہ ہر دو قراءات کو اس پر منطبق کیا جاتے (النشر للجزری ص ۲۱۸ ج ۲) اور نثر المرجان میں ہے ولا یاتل ابتلاء سے جمہور کی قراءت ہے اور ابوجعفر نے پڑھا ہے وَلَا یَتَأَلَّ۔ مگر رسم قیاسی دونوں کو شامل نہیں۔ اس لئے ولا یتل اختیار کیا گیا تاکہ دونوں کو شامل ہو سکے۔ اب گویا جمہور کی قراءت میں حذف الف بعد الیا ہے۔ خلافِ قیاس، اور ابوجعفر کی قراءت میں حذف الف بعد التاء ہے۔

قولہ وکبرہ ضم حط یعقوب نے والذی تولی کُبْرَہٗ بضم کاف پڑھا ہے۔ اور منفرد ہیں باقی کے لئے بکسر کاف ہے۔

قولہ وغیر انصب اذ ابوجعفر نے غیر اولی الاربۃ راء کے نصب کے ساتھ مثل شامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پڑھا ہے۔ باقی اصل کے موافق بالجبر پڑھتے ہیں سمنودی نے باقی کے لئے نصب لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

قولہ دُرِّیٌّ اضمم مشدّد حمی فد یعنی یعقوب اور خلف نے دُرِّیٌّ بالضم والتشدید مثل ابوجعفر کے پڑھا ہے۔

قولہ تَوَقَّدَ یعنی ابوجعفر نے تَوَقَّدَ باب تفعّل سے ماضی کا صیغہ پڑھا ہے جب کہ یعقوب کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے اور خلف کے لئے ایقاد سے مضارع مجہول واحد مونث ہے۔

قولہ یذھب ابوجعفر نے انفراداً یُذْهِبُ بالابصار بضم یا اور بکسر ہا پڑھا ہے۔

قولہ ویحسب خاطب فق خلف نے لا تحسبن بصیغہ خطاب مثل باقی کے پڑھا ہے۔

قولہ وحق لیبد لا یعقوب نے ولیبدلنھم تخفیف دال مثل ابن کثیر پڑھا ہے باقی بالتشدید پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اس سورت میں کوئی یا ء نہیں ہے۔

ومن سُورَةِ الفُرقَانِ اِلٰی سُورَةِ الرُّوم

ونحشر یا حز اذ وجھل نتخذ ۱۷۲

الا اشدد تشقق جمع ذریۃ حلا

ت حزؔ اور اِذؔ نے نحشرُ میں یا پڑھی ہے۔ اور الاؔ کے لئے نتخذ مجہول پڑھا گیا ہے۔ اور حلاؔ کے لئے تشقق کو بتشدید الشین پڑھ۔ نیز ذریتنا میں جمع ہے۔

ف قولہ ونحشر یا حز اذ یعنی یعقوب اور ابوجعفر نے ویوم یحشرھم یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق بالیا ء ہی ہے۔

قولہ وجھل نتخذ الا ابوجعفر نے پڑھا ہے اَنْ نُتَّخَذَ مِنْ دونک من اولیاء بصیغہ مجہول۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ اشدد تشقق یعنی حلاؔ کے مرموز یعقوب نے ویوم تشّقق یہاں اور سورۃ قاف میں بتشدید شین پڑھا ہے جب کہ اصل کی موافقت میں ابوجعفر کے لئے بھی تشدید ہے اور خلف کے لئے تخفیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ جمع ذریتہ حلا یعقوب نے وذریاتنا جمع پڑھا ہے، جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی جمع ہے، اور خلف کے لئے واحد ہے۔

۱۴۳ وَيَأْمُرُ خَاطِبُ فِدْ يَضِيقُ وَعَطْفُهُ انْ
صِبْنَ وَأَتْبَاعُكَ حِلَا خَلُقٌ أُوصِلَا

اور فِدْ کے لئے یامر کو خطاب سے پڑھ۔ اور حلا کے لئے یضیق اور اس کے معطوف کو منصوب پڑھ۔ اور حلا ہی کے لئے اَتْبَاعُكَ ہے اور اُوصلا کے لئے خَلُق ہے۔

ف : قولہ ویامر خاطب فِد خلف نے لِمَا تَأْمُرُنَا بالخطاب پڑھا ہے۔ اور باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

یاءاتِ اضافت : دو ہیں یالیتنی اتخذت۔ سب نے ساکن پڑھا ہے۔ ان قومی اتخذوا ۔ ابوجعفر نے اور روح نے مفتوح پڑھا ہے۔

سُورَةُ الشُّعَرَآءِ

قولہ یضیق وعطفہ انصبن۔ حلا کے مرموز یعقوب نے ویضیق صدری ولا ینطلق دونوں فعلوں کو منصوب پڑھا ہے۔ یعقوب منفرد ہیں باقی سب مرفوع پڑھتے ہیں۔
قولہ واتباعك حلا یعقوب نے وَاَتْبَاعُكَ جمع اور رفع کے ساتھ پڑھا ہے یعقوب منفرد ہیں باقی سب وَاتَّبَعَكَ پڑھتے ہیں۔
قولہ خَلُقُ اُوصلا یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے اِنْ هٰذَا اِلَّا خَلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ بفتح خا و سکون لام جیسا کہ تلفظ سے بتلایا ہے۔ جب کہ اصل کے موافق یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔ اور خلف کے لئے بضم خا و لام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٨ ۱۴۴/۳ نَزَّلَ شُدَّ بَعْدُ النَّصْبَ وَلِنُوْنَ سَبَا شِهَا
بِ حُزْ مَكُثَ افْتَحْ يَا وَ اَلَا اتْلُ طِبْ اَلَا

ت اور حُزْ کے لئے نَزَّلَ کو مشدد پڑھ اور بعد والے لفظوں کو منصوب پڑھ۔ اور (حُزْ کے لئے ہی) منون پڑھ سَبَاً اور بشہابٍ کو۔ اور یا کے لئے مَكُثَ کو مفتوح پڑھ۔ اور طِبْ اور اَلَا کے لئے اَلَا یَسْجُدُوْا پڑھ۔

ف قولہ نزّل شدّ الخ یعنی حُز کے مرموز یعقوب نے پڑھا ہے نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ ۔ مطلب یہ کہ نزّل کو بتشدید زای اور اس کے بعد الرُّوْحَ اور الامین دونوں کو منصوب پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔ ابوجعفر کے لئے نَزَلَ مخفف اور بعد کے لفظ مرفوع ہیں۔

یاءاتِ اضافت : تیرہ ہیں۔ اَنِّیْ اَخَافُ ۔ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ بِعِبَادِیْ اِنَّکُمْ ۔ عَدُوٌّ لِّیْ اِلَّا وَاغْفِرْ لِاَبِیْ اِنَّہٗ ۔ اَجْرِیَ اِلَّا پانچ جگہ ۔ رَبِّیْ اَعْلَمُ ۔ سب کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔ اِنَّ مَعِیَ ۔ وَمَنْ مَّعِیَ کو سب نے ساکن پڑھا۔

یاءاتِ زائدہ : سولہ ہیں۔ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ۔ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۔ سَیَهْدِیْنِ ۔ یَهْدِیْنِ ۔ یَسْقِیْنِ یَشْفِیْنِ ۔ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۔ کَذَّبُوْنِ ۔ وَاَطِیْعُوْنِ آٹھ جگہ یعقوب نے ان سب کو حالین میں پڑھا ہے۔

www.kitabosunnat.com

سُوْرَةُ النَّمْلِ

قولہ ولنون سَبَا شِهَاب حُز یعنی یعقوب نے پڑھا مِنْ سَبَاٍ یہاں اور لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ سورۂ سبا میں تنوین کے ساتھ۔ باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ شہابٍ یعقوب نے شہابٍ کو تنوین کے ساتھ پڑھا۔ جب کہ اصل کے موافق خلف کے لئے بھی اسی طرح ہے اور ابوجعفر کے لئے بغیر تنوین ہے۔

قولہ مکث افتح یا یعنی روح نے مکث کو مثل عاصم کے بفتح کاف پڑھا ہے۔ باقی ضمہ پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَاَلَا اتل طب الا یعنی اَلَا کے مرموز ابوجعفر اور طب کے مرموز رویس نے اَلَا یَسْجُدُوا تخفیف لام کسائی کی قرأت کے مثل پڑھا ہے۔ اور تخفیف تلفظ سے معلوم ہوئی کیونکہ وزن بیت تخفیف کے ساتھ ہے۔ وقف وابتدا میں وہی حکم ہے جو شاطبیہ میں کسائی کے لئے ہے۔ اور خلف وروح کے لئے بتشدید لام ہے۔

۱۷۵/۴ وَاِنَّا وَاِنَّ افْتَحْ حُلًا وَطُوًى خِطَا
بُ يَذَّكَّرُوا اَدْرَكْ اَلَا هَادِ وَالُولَا

۱۷۶/۵ فَتًى يُصْدِرَ افْتَحْ ضَمَّ اِدْ وَاضْمُمِ اكْسِرَنْ
حُلًا وَيُصَدِّقْ فِدْ فَذَانِكَ يُعْتَلَا

ت اور حُلا کے لئے اَنَّا اور اَنَّ کو فتحہ پڑھ۔ اور طوی کے لئے یذکّرون میں خطاب ہے۔ اور اَلَا کے لئے اَدْرَكَ ہے۔ اور فتی کے لئے هَادِ ہے۔ اور بعد والا لفظ بھی۔ اور اِدْ کے لئے یصدر میں فتحہ اور ضمہ پڑھ۔ اور حُلا کے لئے ضمہ اور کسرہ پڑھ۔ اور فِدْ کے لئے یصدق ہے۔ اور یُعتلا کے لئے فَذَانِكَ ہے۔

ف قولہ وانا وان افتح حلا یعقوب پڑھتے ہیں اَنَّا دَمَّرنٰهُم اور اَنَّ النَّاس كانوا بفتح ہمزہ، دونوں جگہ۔ اور ابوجعفرؒ کے لئے اصل کے موافق دونوں جگہ کسرہ ہے۔ اور خلف کے لئے فتحہ ہے۔

قولہ وطوی خطاب یذکرو رویس نے قَلِيلًا مَّا تَذَّكَّرُوْنَ بالخطاب پڑھا ہے اور اصل کے موافق ذال کو مشدد ہی پڑھتے ہیں۔ اور باقی دو اماموں کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور روح کے لئے بالغیب ہے۔

قولہ اَدْرَكَ الا ابوجعفر نے بَلْ اَدْرَكَ پڑھا ہے۔ جب کہ اصل کے موافق یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔ اور خلف کے لئے بَلِ ادّٰرَكَ ہے۔

قولہ هَادِ وَالُولَا فتی یعنی خلف نے پڑھا ہے وَمَا اَنْتَ بِهَادِي مثل جمہور قراء کے اور اس کے مابعد لفظ الْعُمْيِ کو مجرور پڑھا ہے۔ اور اطلاقاً خلف کے لئے سورت روم میں بھی یہی ہے۔ اور الولا سے بعد والے لفظ الْعُمْيِ کا مجرور ہونا بتلایا۔ جو کہ هَادِي کی قرأت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہرت سے نکلتا ہے۔ حاصل یہ کہ خلف نے اصل کے خلاف مثل جمہور کے بِهَادِ الْعُمْيِ پڑھا ہے دونوں سورتوں میں جبکہ امام حمزہ دونوں سورتوں منفرداً تَهْدِي عُمْيَ پڑھتے ہیں۔

اور وقف کا مسئلہ اس طرح ہے کہ یہاں باجماع وقف بِهَادِيْ بالیاء ہے۔ اور روم میں صرف یعقوب کے لئے وقف بالیاء ہے۔ اور ابوجعفر و خلف کے لئے بالحذف ہے۔

نوٹ: واضح ہو کہ سمنودی نے سورۂ روم میں خلف کے لئے وقفاً اثبات یاء کہا ہے جو صحیح نہیں۔

یاءات اضافت، پانچ ہیں۔ الی آنَسْتُ ابوجعفر نے اس کو مفتوح پڑھا ہے۔ اوزعنی ان اشکر۔ وَمَالِيَ لَا اریٰ۔ سب نے ان کو ساکن ہی پڑھا ہے۔ الی القی۔ لیبلونی أ أشکر ابوجعفر نے فتح پڑھا۔

یاءات زائدہ، پانچ ہیں۔ اتمدونن بمال ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ اور خلف نے حالین میں حذف کیا ہے۔ آتانِ اللّٰہ ابوجعفر نے وصل میں باقی رکھتے ہوئے یا کو مفتوح پڑھا ہے اور وقف میں حذف کیا ہے۔ اور رویس نے وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا۔ اور روح نے وصل میں حذف کیا اور وقف میں ثابت رکھا ہے۔ اور خلف نے حالین میں حذف کیا ہے۔ وَادِ النمل یعقوب نے یاء کو وقف میں ثابت رکھا ہے۔ حتیٰ تشہدون یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا بھادی العمی۔ تفصیل گذر چکی ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَص

قولہ یصدر افتح ضم دا یعنی ابوجعفر نے یصدر کو بفتح الیاء وضم الدال پڑھا۔
قولہ واضمم اکسرن حلا اور یعقوب نے بضم الیا وکسر الدال۔ جب کہ خلف کے لئے ایسے ہی ہے۔

قولہ ویصدق فدا یعنی خلف نے پڑھا ہے رِدْءًا يُصَدِّقْنِيْ بجزم القاف، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ باقی کے لئے رفع ہے۔

قولہ فذانک یعتلا یعنی روح نے فَذَانِكَ کے نون کو بالتخفیف پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے، جب کہ رویس کے لئے اصل کے موافق تشدید ہے اور باقی کے لئے اصل کے موافق تخفیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

١٧٧ وَيُجْبٰى فَأَنِّثْ طِبْ وَسَمِّ خُسِفْ وَنَشْـ
أَةً حَافِظٌ وَانْصِبْ مَوَدَّةً يُجْتَلٰى

١٧٨ وَنَوِّنْهُ وَانْصِبْ بَيْنَكُمْ فِي فَصَاحَةٍ
وَمَعْ وَيَقُولُ النُّونُ وَلْ كَسْرَهُ انْقُلَا

ت اور یجبٰی کو طِبْ کیلئے مونث پڑھ۔ اور حافظ کے لئے خُسِفَ کو معروف پڑھ اور نَشْـأَة پڑھ۔ اور یُجتلٰی کے لئے مَوَدَّةً کو منصوب پڑھ۔ اور فصاحت کے لئے اس کو مُنوّن پڑھ اور بَیْنَکُمْ کو منصوب پڑھ۔ اور انقلا کے لئے ویقولُ میں نون کے ساتھ وَلْ میں اس کا کسرہ پڑھ۔

ف قولہ ویجبی فانث طب یعنی رویس نے تُجْبٰی الیہ تاء تانیث کے ساتھ پڑھا ہے اور ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے، جب کہ باقی کے لئے تذکیر ہے۔

قولہ وسمّ خُسِف یعقوب نے لَخَسَفَ بنا کو معروف پڑھا۔ جب کہ باقی کے لئے مجہول ہے۔

یاءاتِ اضافت: بارہ ہیں۔ ربی ان یھدینی۔ انی ارید۔ ستجدنی ان شاء اللہ۔ انی آنست۔ لعلی آتیکم۔ انی انا اللہ۔ انی اخاف۔ ربی اعلم۔ لعلی اطلع۔ عندی اولم یعلم۔ ربی اعلم۔ تمام کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔ معیَ ردْاً سب نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ:۔ ان یقتلونِ۔ ان یکذبونِ۔ دونوں کو حالین میں یعقوب نے ثابت رکھا ہے۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

قولہ ونشأۃ حافظ یعنی یعقوب نے النشأۃ کو یہاں، نجم، اور واقعہ میں باسکان الشین بغیر الف پڑھا ہے، اطلاق سے تینوں کی تعمیم مقصود ہے۔ اور باقی کے لئے اسی طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وانصب مودۃ یجتلا روح نے مَوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ تا کے نصب بغیر تنوین کے اور نون کے جر کے ساتھ پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ ترک تنوین چونکہ اصل کے موافق ہے اسلئے ذکر نہیں کیا۔

قولہ ونونہ وانصب بینکم فی فصاحۃ یعنی خلف نے مَوَدَّۃً کو اصل کے خلاف منون پڑھا اور بَیْنَکُمْ کو نصب پڑھا۔ اور تا رکا منصوب ہونا اصل کے موافق ہے لہٰذا قرارت ہوئی مَوَدَّۃً بَیْنَکُمْ۔ اور ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے۔ اور رویس کے لئے اصل کے موافق بالرفع بغیر تنوین اور بینکم بالجر ہے۔ پس کل تین قراءتیں ہیں۔

قولہ ومع ویقول النون یعنی اُنْقُلا کے مرموز ابوجعفر کے لئے وَنَقُولُ ذُوقُوا ہے۔ جمع متکلم جب کہ یعقوب کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے بالغیب ہے۔

قولہ ولِ کسرہ انقلا ابوجعفر نے ولیتمتعوا بکسر لام پڑھا ہے۔ یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔ اور خلف کے لئے لام ساکن ہے۔

یاءات اضافت، تین ہیں الی ربی انہ۔ ابوجعفر کے لئے مفتوح ہے۔ یاعبادی الذین ابوجعفر نے وصل میں مفتوح پڑھا ہے اور وقف میں ساکن۔ باقی نے وصل میں حذف کیا ہے۔ ان ارضی واسعۃ سب کے لئے ساکن ہے۔

یاءات زائدہ، ایک ہے فاعبدون یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے۔

سُورۃ الرُّوم ولُقمان علیہ السلام والسّجدۃ

وَطِبْ یَرْجِعُوا خَاطِبْ لِتَرْبُوا وَضُمَّ حُزْ ۱۷۹/۱

یُذِیقَهُمْ نُونٌ یُعِی کِسْفًا اِنْقُلا

ت اور طِبْ کے لئے یرجعون کو خطاب سے پڑھ۔ اور حُزْ کے لئے لِتَرْبُوا ہے اور تا کو ضمہ پڑھ۔ اور یعی کے لئے یُذِیقَهُمْ میں نون ہے اور انقلا کے لئے کِسْفًا ہے۔

ف قولہ وَطِبْ یرجعوا خاطب یعنی رویس نے ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ روح کے لئے اصل کے موافق یاء غیب ہی ہے۔ باقی کے لئے خطاب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یعقوب یہاں بھی اصل کے موافق صیغہ معروف پڑھتے ہیں جیسا کہ سورتِ بقرہ شعر نمبر ۲ میں گذرا ہے۔

قولہ لتربوا وضم حز خطاب پر عطف ہے یعنی یعقوب نے لتربوا فی اموال الناس بتاء خطاب مع ضمہ تا مثل نافع کے پڑھا ہے اور آخر میں واؤ ساکن ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے اور خلف کے لئے یاء غیب اور نصب واؤ ہے۔

قولہ ید یقھم نون یعی ردوح کے لئے لنذیقھم بالنون ہے اور باقی کے لئے اصل کے موافق بالیاء ہے۔

قولہ کسفا انعلاہ ابوجعفر نے کِسْفاً باسکانِ سین پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ باقی کے لئے بفتح سین ہے۔ یاد رہے کہ یہ اختلاف صرف اسی سورت کے لئے مراد ہے باقی جگہ سب اصول کے موافق ہیں۔

۱۸۰ وَضَعْفًا بِضَمِّہٖ رَحْمَۃٌ نَصْبُ فُزْ وَیَۃٌ
تَخِذْ حُزْ تَصَعِّرْ اِذْ حَمِیْ نِعْمَۃٌ حَلَا

ت فُز نے ضَعْفًا ضمہ کے ساتھ اور رَحْمَۃً کو نصب پڑھا ہے۔ اور حُز نے وَیَتَّخِذَ کو بھی نصب پڑھا ہے۔ اور اِذْ اور حَمِی نے تُصَعِّرْ پڑھا۔ اور حَلا نے نِعْمَۃً پڑھا ہے۔

ف قولہ وضعفا آلخ یعنی خلف نے اصل کے خلاف لفظ ضعف کو آیت میں تینوں جگہ بضم ضاد پڑھا ہے، باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

یہاں سورۃ روم ختم ہوئی۔ اس میں یاء اضافت نہیں البتہ ایک یاء زائدہ ہے۔ بھادی العمی جس کو سورۃ نمل میں بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ لُقْمَانَ علیہ السلام

قولہ رحمۃ نصب حُز خلف نے ورحمۃ للمحسنین کو نصب پڑھا ہے، جب کہ باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ ویتخذ حز۔ یہ بھی اوپر کے نصب کے عنوان پر عطف ہے یعنی یعقوب نے ویتخذھا کو منصوب پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی نصب اور ابوجعفر کے لئے مرفوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ تَصَعِّرْ اِذ حمی ابوجعفر اور یعقوب نے وَلَا تُصَعِّرْ بتشدید عین پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے وَلَا تُصَاعِرْ بالالف ہے۔

قولہ نِعْمَةً حلا یعقوب نے وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَةً تا ر تانیث پڑھی ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے نِعَمَهٗ بفتح عین اور ھا ر ضمیر پڑھی ہے

سورتِ لقمان ختم ہوئی۔ اس میں کوئی یا ر اضافت اور یا ر زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

۱۸۱ وَاُدْ خَلْقَهُ الْاِسْكَانُ اُخْفِيْ حِمًى وَفَتْـ
حُهُ مَعْ لِمَا فُصِّلْ وَبِالْكَسْرِ طِبْ وِلَا

ت اور اُدؔ نے خَلْقَهُ کو بسکون لام پڑھا ہے۔ اور حِمًی نے اُخْفِيْ کو بسکون یا ر پڑھا ہے۔ فُصِّلْ نے اُخْفِيَ کو بفتح یا اور ساتھ ہی لِمَا کو بفتح لام پڑھا ہے اور طِبْ نے بکسر لام پڑھا ہے۔

ف قولہ وَاُدْ خلقہ آلخ ابوجعفر نے خلقہ بسکونِ لام پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے بھی ایسے ہی ہے اور خلف نے بفتح لام پڑھا ہے۔ آگے اسکان پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں

قولہ اخفی حِمًی یعنی یعقوب نے مَا اُخْفِيَ کی یا ر کو ساکن پڑھا ہے۔

قولہ وفتحہ مع لما فصل یعنی خلف نے اُخْفِيَ کو بفتح یا ر اور لِمَا کو لَمَّا بفتح لام و تشدید میم پڑھا ہے۔ جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وبالکسر طب یعنی رویس نے لِمَا کو بکسر لام و تخفیف میم پڑھا ہے۔

اس سورت میں یا ر اضافت و یا ر زائدہ نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْاَحْزَابِ وَسَبَاْ وَفَاطِرٍ

۱۸۲/۱ مَعًا یَعْمَلُوْا خَاطِبْ حُلاً وَالظُّنُوْنَ قِفْ
مَعَ اخْتَیْهِ مَدًّا فُقْ وَیَسَّاءَلُوْا طِلاَ

ت حُلاً کے لئے دونوں یعملون کو خطاب سے پڑھ۔ فُقْ کے لئے الظنون اور اس کے دو ساتھی لفظوں کو وقف میں الفِ مدہ کے ساتھ پڑھ۔ اور طِلاَ نے یَسَّاءلون پڑھا ہے۔

ف قولہ معًا یعملوا یعقوب نے بما یعملون خبیرا اور بما یعملون بصیرا کے دونوں فعلوں کو بصیغۂ خطاب پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی خطاب ہے۔

قولہ والظنون آلخ خلف نے الظنون اور الرسول اور السبیل تینوں کو وقف میں الف مدہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور وصل میں اصل کے مطابق بغیر الف پڑھتے ہیں جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق حالین میں الف کا اثبات اور یعقوب کے لئے حالین میں الف کا حذف ہے۔

قولہ ویساءلوا طلا رویس نے یَسَّاءلُون بتشدید سین مع الف بعد سین پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ رویس منفرد ہیں۔

۱۸۳/۲ وَسَادَاتِنَا اجْمَعْ بِیِّنَاتٍ حَوَی وَعَا
لِمِ قُلْ فِتًی وَارْفَعْ طِمًا وَکَذَا حُلاَ

۱۸۴/۳ اَلِیْمٌ وَمِنْسَاتَہٗ حَمَی الْهَمْزَ فَاتِحًا
تَبَیَّنَتِ الضَّمَّانِ وَالْکَسْرُ طُوِّلاَ

۱۸۵/۴ کَذَا اِنْ تَوَلَّیْتُمْ وَفُقْ مَسْکَنِ اکْسِرَنْ
نُجَازِی اکْسِرَنْ بِالنُّوْنِ بَعْدُ انْصِبَنْ حُلاَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۶/۹ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ مَا عَدَ رَبُّنَا اف

ثُمَّ ارْفَعْ أُذِنَ فُزِّعْ يُسَمَّى حِمِيِّ كِلَا

ت اور حویٰ کے لئے سادَاتِنا جمع پڑھ اور بیّنات کو بھی۔ اور فتیٰ کے لئے عالِمِ پڑھ اور طمّیٰ کے لئے اس کو مرفوع پڑھ۔ اسی طرح حلیٰ کے لئے اَلیمٌ (مرفوع) ہے۔ اور حِمیٰ نے مِنسَاْتَهٗ ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور طوٗل کے لئے تَبَیَّنَتْ میں دو ضمّے اور کسرہ ہے۔ اور یہی صورت اُن کے لئے اِنْ تَوَلَّیْتُمْ میں بھی ہے۔ اور فوزؔ کے لئے مسکن بکسر کاف ہے۔ اور حلا کے لئے نُجَازِی بنون جمع متکلم پڑھ اور زای کو کسرہ دے اور اس کے بعد (الّا الکفور کو) نصب پڑھ۔ اور ایسے ہی کذلک نجزی کل کفور بھی ہے اور حِمیٰ کے لئے مَا عَدَ کو مفتوح اور رَبُّنَا کو مرفوع پڑھ اور اُذِنَ اور فُزِّعَ دونوں کو انھوں نے بصیغۂ معروف پڑھا ہے۔

ف قولہ وسادَاتِنَا اجمع یعنی حویٰ کے مرموز یعقوب نے اپنی اصل کے خلاف سادَاتِنَا کو مثل شامی کے جمع مونث سالم پڑھا ہے۔ دال کے بعد الف اور تا مکسور ہے۔ باقی اصل کے موافق سَادَتَنَا بفتح تا اور بغیر الف بعد دال پڑھتے ہیں۔

قولہ بیّنات حوی یعنی یعقوب ہی نے سورۂ فاطر میں فَهُمْ علیٰ بَیِّنَاتٍ جمع کے ساتھ پڑھا ہے اور اصل کے تقابل سے واضح ہے کہ ابو جعفر بھی یہی پڑھتے ہیں اور خلف کے لئے توحید ہے اور ناظم صاحب اس لفظ کو یہاں اس لئے بیان کر گئے کہ جمع کا عنوان اور یعقوب کا اشتراک نظم میں آسان ہوا تھا۔ اس لئے کہ اس کو سورۂ فاطر میں بیان کرنا چاہیئے تھا نہ کہ احزاب میں۔

سورۃ الاحزاب ختم ہوئی۔ اس میں کوئی یا اضافت یا زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ سَبَأٍ

قولہ وعالِمِ قل فتیٰ یعنی خلف نے عَالِمِ الغیب عین کے بعد الف کے ساتھ بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وارفع طما یعنی رویس کے لئے عالمُ مرفوع ہے۔ جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے، اور خلف اور روح دونوں کے لئے مجرور ہے۔

قولہ وهکذا حلا الیم۔ لفظ کذا سے تشبیہہ مقصود ہے لفظ الیم کے عالم کے ساتھ مرفوع ہونے میں۔ یعنی یعقوب نے لهم عذاب من رجز الیم یہاں اور جاثیہ میں الیمُ کو برفع میم پڑھا ہے۔ جب کہ باقی اپنی اصل کے موافق مجرور پڑھتے ہیں۔

قولہ ومنسأته سمی الهمز فاتحا یعنی یعقوب نے منسأته کو بہمزۂ مفتوحہ بعد سین پڑھا ہے۔ اور اصل کے تقابل سے واضح ہے کہ خلف کے لئے بھی اسی طرح ہے، اور ابوجعفر کے لئے ہمزہ کو الف سے بدلا گیا ہے۔

قولہ تبیّنت الضمان والکسر طولا یعنی رویس نے تا اور با کے ضموں کے ساتھ انفرادی طور پر تُبُیِّنَتِ الجنّ بصیغۂ ماضی مجہول پڑھا ہے۔ باقی سب اصل کے موافق صیغۂ معروف تین فتحات متوالیات کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

قولہ کذا ان تولیتم، یعنی رویس نے سورت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں تُوُلِّیتُم بھی اسی طرح ماضی مجہول دو ضموں اور کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہاں بھی رویس منفرد ہیں۔ باقی سب صیغۂ معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ وفق مسکن اکسرن یعنی خلف نے مَسْکِنِهِمْ بکسر کاف بلا الف مثل کسائی کے مفرد پڑھا ہے باقی کے لئے مَسَاکِنِهِمْ جمع ہے۔

قولہ نجازی اکسرن بالنون بعد الضم حلا یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف نُجَازِي نون کے ساتھ بکسر زای صیغۂ معروف پڑھا ہے اور اس کے بعد الکفورَ کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ البتہ ابوجعفر کے لئے بالیا و فتح زای صیغہ مجہول اور الکفور نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

قولہ وکذلک نجزی کل یعنی یعقوب ہی نے سورۃ فاطر میں وکذلک نجزی بالنون و کسر زای، اور اس کے بعد لفظ کلَّ کو منصوب پڑھا ہے، جب کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ باعد ربنا افتح ارفع یہ تمام بیان یعقوب کے لئے ہے اور افتح ارفع میں لف ونشر غیر مرتب ہے۔ اور کلام میں تقدیم و تاخیر نظم کی ضرورت سے ہے۔ یعنی یعقوب نے ربُّنا کو مرفوع اور باعَدَ کو بالالف و تخفیف عین و فتح دال پڑھا ہے۔ یعقوب کے اس انفراد سے معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ باقی کے رَبَّنَا منصوب علی النداء اور بَاعِدْ بکسر عین و سکون دال صیغۂ امر ہے۔

قولہ اذن فزع یسمی حمی کلا یعنی یعقوب نے اَذِنَ بفتح ہمزہ صیغۂ ماضی معروف پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے ماضی مجہول اُذِنَ ہے۔

نیز یعقوب نے اذا فَزَّعَ بفتح فاوزای، شامی کی طرح صیغۂ معروف پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے ماضی مجہول ہے۔

۱۸۷ وَفِي الْغُرْفَةِ اجْمَعْ فُزِّتَنَاوُشْ وَاوُ حُمْ
وَغَيْرُ اخْفِضَنْ تَذْهَبُ فَضُمَّ اكْسِرَنْ اِلَا

۱۸۸ لَهُ نَفْسُكَ انْصِبْ يُنْقَصُ افْتَحْ وَضُمَّ حُزْ
وَفِي السَّيِّئُ اكْسِرْ هَمْزَهُ فَتَبَجَّلَا ۔

ت اور اَلْغُرُفَةِ میں فُزْ کے لئے جمع پڑھ۔ اور حُمْ کے لئے تَنَاوُشُ میں واو ہے۔ اور اَلَا کے لئے غَيْرِ کو مجرور پڑھ، اور تَذْهَبَ کو بضم تاؤ کسرھا پڑھ اور نَفْسَكَ کو اُن کیلئے منصوب پڑھ۔ اور حُزْ کے لئے يُنْقَصُ میں فتحہ اور ضمہ پڑھ۔ اور فَتَبَجَّلَا کے لئے اَلسَّيِّئِ میں ہمزہ کو کسرہ دے۔

ف قولہ وفی غرفات اجمع یعنی خلف نے وھم فی الغرفات جمع پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ تناوش واو حم یعنی یعقوب نے اَلتَّنَاوُشُ واو کے ساتھ پڑھا ہے، جبکہ ابوجعفر کیلئے بھی اصل کے موافق یہی ہے، البتہ خلف کیلئے اصل کے موافق ہمزہ ہے۔ سورت سبا ختم ہوئی۔

یاءات اضافت: تین ہیں۔ عِبَادِيَ الشَّكُورُ سب کیلئے مفتوح ہے۔ اَجْرِيَ اِلَّا۔ اِلَى رَبِّي اِنَّهُ۔ ابوجعفر کیلئے مفتوح ہے

یاءاتِ زائدہ: دو ہیں، کالجواب۔ ونکیر یعقوب نے دونوں کو حالین میں پڑھا ہے۔

سورۃ فاطر

قولہ وغیر اخفضن الخ یہ ابوجعفر کے لئے وجوہ کا بیان ہے یعنی انھوں نے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللّٰهِ میں غیر کو مجرور پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔ اور یعقوب رفع پڑھتے ہیں۔ نیز ابوجعفر نے پڑھا ہے فَلَا تُذْهِبْ نَفْسَكَ۔ بضم تاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دکسرِ ھا، اور مفعولیت کی بنا پر نفسک کو منصوب۔ ابوجعفر اس میں منفرد ہیں۔
قولہ ینقص افتح وضم حز یعنی یعقوب نے منفرداً ینقص صیغۂ معروف بفتح یا و ضم قاف پڑھا ہے۔ باقی صیغۂ مجہول پڑھتے ہیں۔
قولہ وفی السیئ اکسر یعنی خلف نے اصل کے خلاف السیئ کو بکسرِ ہمزہ پڑھا ہے مثل باقین کے۔
واضح ہو کہ مراد ومکر السیئ ہے کیونکہ وہی مختلف فیہ ہے، ولا یحیق المکر السیئ مرفوع مراد نہیں۔ شہرت کی بنا پر ناظم نے اطلاق سے کام لیا ہے۔
سورۂ فاطر ختم ہوئی۔ اس میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے البتہ یاءِ زائدہ نکیر میں ہے جس کو یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔

سُورَۃُ یٰسٓ وَالصَّافَّاتِ

۱۸۹ اَئِنْ فَافْتَحَنْ خَفِّفْ ذُکِّرْتُمْ وَصَیْحَۃً
وَوَاحِدَۃً کَانَتْ مَعًا فَارْفَعِ الْعُلَا

ت الْعُلَا کے لئے اَئِنْ کو مفتوح پڑھ، اور ذُکِّرْتُمْ کو مخفف، اور کَانَتْ کے ساتھ دونوں جگہ صَیْحَۃً اور وَاحِدَۃً کو مرفوع پڑھ۔

ف قولہ اَئِنْ فَافْتَحَنْ الخ اس تمام شعر میں الْعُلَا کے مرموز ابوجعفر کے لئے تین انفرادی اختلافات کا بیان ہے جو اس طرح ہیں کہ اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ میں اَئِنْ کے دوسرے ہمزہ کو انہوں نے مفتوح پڑھا۔ ذُکِّرْتُمْ کو بتخفیف کاف پڑھا اور لفظ کَانَتْ کے ساتھ آنے والے دونوں جگہ لفظ صَیْحَۃً اور وَاحِدَۃً کو مرفوع پڑھا ہے یعنی ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون اور ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم جمیع لدینا۔ کانت کی قید سے یہ مقصد ہے کہ باقی صیحۃ واحدۃ ہر جگہ باتفاق منصوب ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے:-

۱۔ ما ینظرون الا صیحۃ واحدۃ تاخذھم (یٰسٓ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا۔ (صٓ)
۳۔ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا (قمر)

۱۹۰ وَنَصْبُ الْقَمَرِ اِذْ طَابَ ذُرِّيَّةً اجْمَعَنْ
حِمًى يَخْصِمُونَ اسْكِنْ اِلَا اكْسِرْ فِتًى حَلَا

۱۹۱ وَشَدِّدْ فُنْشًا وَاقْصُرْ اِبًا فَاكِهِيْنَ فَا
كِهُونَ ضَمَّ بَا جُبُلًا حَلَا الَّلامَ ثَقِّلَا

۱۹۲ يُهِنْ نَنْكُسِ افْتَحْ ضُمَّ خَفِّفْ فِدَاوَحُظْ
لِيُنْذِرَ خَاطِبْ يَقْدِرُ الْحِقْفِ حُوِّلَا

ت اور اِذْ۔ طَابَ کے لئے اَلْقَمَرُ پر نصب ہے۔ حِمًی کے لئے ذُرِّيَّة کو جمع پڑھ۔ اِلَا کے یَخِصِّمُوْن میں خا کو ساکن پڑھ۔ اور فتیً، حَلَا کے لئے خا کو مکسور پڑھ۔ اور فُنْشًا کے لئے صاد مشدد پڑھ۔ اور اِبا کے لئے فَاکِهِيْن اور فَاکِهُوْن کو قصر کے ساتھ پڑھ۔ اور حَلَا کے لئے جُبُلًا کی با کو ضمہ پڑھ۔ اور یُهِنْ کے لئے لام کو مشدد پڑھ۔ اور فدا کے لئے نَنْکُس میں پہلے نون کو فتحہ اور کاف کو ضمہ دے اور اس کو مخفف پڑھ۔ اور حُظ کے لئے لِيُنْذِرَ کو خطاب سے پڑھ اور حُوِّلَا کے لئے احقاف میں یَقْدِرُ ہے۔

ف قولہ ونصبُ القمر اذ طاب یعنی ابوجعفر اور رویس نے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ کو بالنصب پڑھا ہے۔ (باضماء عاملہ علی شریطۃ التفسیر) اور اصل کے موافق خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ البتہ روح کے لئے اصل کے موافق بالرفع ہے۔

شیخ عبدالفتاح قاضی نے ناظم پر ایراد کرتے ہوئے فرمایا کہ ناظم کو وَالْقَمَر واؤ کے ساتھ کہنا چاہیئے تھا تاکہ اَن تُدرِكَ الْقَمَر نکل جاتا۔ جس کا نصب متفق علیہ ہے۔ جواب میں بجز اس کے کوئی توجیہہ نہ ہوگی کہ ناظم نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے قید لگانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قولہ ذریۃ اجمعن حمی یعقوب نے حَمَلْنَا ذُرِّيَّاتِهِمْ بالالف والتاء المکسورہ جمع پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یہی ہے اور خلف کے لئے بالقصر ہے۔ (اصل کے لئے شاطبیہ سورت اعراف دیکھو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ یخصمون اسکن الا ابوجعفر نے یخصمون باسکان خا پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ ابوجعفر صاد کو مشدد پڑھنے میں اصل کے موافق ہیں اس لئے اس کو بیان نہیں کیا۔ یعنی یَخِصِّمُوْنَ۔
قولہ اکسر حلا فتی یعقوب اور خلف کے لئے بکسر خا ہے، اصل کے خلاف مگر یعقوب کے لئے اصل کے موافق صاد مشدد ہی ہے۔
قولہ وشدد فشا خلف نے اصل کے خلاف صاد کو مشدد پڑھا ہے۔ حاصل یہ کہ ابوجعفر نے اسکان اور تشدید کے ساتھ اور یعقوب و خلف نے کسرہ و تشدید کے ساتھ پڑھا ہے، مثل عاصم کے۔
قولہ واقصر ابًا فاکھون فاکھین۔ ابوجعفر (بابائے قرارت) کے لئے فاکھین اور فاکھون جہاں بھی ہوں بغیر الف کے پڑھو، جو یہاں، دخان، طور اور تطفیف میں ہے اور اس انفراد سے معلوم ہوا کہ باقی کے لئے بالالف ہیں۔
قولہ ضم یا جبلا حلا یعقوب نے ولقد اضل منکم جُبُلًا بضم یا پڑھا ہے۔
قولہ اللام ثقلا یمی روح نے بتشدید لام جُبُلًّا پڑھا جو انفرادی وجہ ہے۔ اور اصل سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے بکسر جیم و باء و تشدید لام ہے اور رویس و خلف کے لئے بضمتین مع تخفیف ہے۔
قولہ ننکس افتح ضم خفف فدا خلف نے ننکسہ نون اوّل کے فتح و ضمّ کاف کے ساتھ پڑھا ہے اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔
قولہ وحط لینذر خاطب یعقوب نے لِیُنذِر من کان حیا اور لینذر الذین کے فعلوں کو بالخطاب مثل ابوجعفر کے اور خلف نے غیبت کے ساتھ پڑھا ہے۔
قولہ یقدر الحقف حولا یعقوب نے سورۃ احقاف میں بقادر کو یَقْدِرُ مضارع سے تبدیل کیا ہے۔
قولہ وطاب ھنا۔ (جیسا کہ آئندہ شعر میں ہے) اور رویس نے اسی ترجمہ تحویل کے ساتھ اس سورت میں بھی یقدر ہی پڑھا ہے۔ گویا رویس نے یہاں اور احقاف دونوں جگہ مضارع پڑھا ہے اور روح نے صرف احقاف میں۔ اور اس انفرادی قرارت سے معلوم ہوا کہ باقی کے لئے بقادر اسم فاعل ہے۔
یاءات اضافت، تین ہیں۔ ومالی لا اعبد۔ انی اذا۔ انی آمنت۔ تینوں کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءاتِ زائدہ ، تین ہیں ۔ ولا ینقذونِ ۔ فاسمعونِ ۔ یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے ۔ اِن یردنِ الرحمن ابوجعفر نے وصل میں مفتوح پڑھتے ہوئے ثابت رکھا ہے ، یعنی اِن یُرِدْنِیَ الرحمٰنُ ، اور وقف میں ساکن کیا ہے ، اور یعقوب نے وصل میں حذف اور وقف میں ثابت رکھا ہے ۔

سُورَةُ الصَّافَّاتِ

۹۹۳ وَطَابَ هُنَا وَاحْذِفْ لِتَنْوِينِ زِينَةٍ
فَتًى وَاسْكِنَنْ اَوْ اُدْ وَكَالْبَزِّ اِوْصَلَا
۹۹۴ تَنَاصَرُوا شَدِّدْ تَا تَلَظّٰى طُوًى يَزِفْ
فُ فَافْتَحْ فَتًى وَاللّٰهُ رَبُّ انْصِبَنْ حَلَا
۹۹۵ وَرَبُّ وَاِلْيَاسِينَ كَالْبَصْرِ اُدْ وَكَا
مَدِيْنِي حَلَا وَصْلُ اصْطَفٰى اَصْلُهُ اعْتَلٰى

اور طاب نے یہاں (لیس میں) یہی پڑھا ہے ۔ اور فتی کے لئے زِینَۃِ کی تنوین کو حذف کر اور اُد کے لئے وَ کو ساکن پڑھ ۔ اور بزّی کی طرح وصل میں پڑھا ہے اُد نے تَنَاصَرُوْنَ کو ۔ اور طوٰی کے لئے تَلَظّٰی کی تا کو مشدد پڑھ ۔ اور فتی کے لئے یَزِفُوْنَ کو فتح یا پڑھ ۔ اور حلا کے لئے اللّٰہ ، رَبَّکُم ، اور وَرَبَّ کو منصوب پڑھ ۔ اور اُد کے لئے اِلْیَاسِیْنَ کو بصری کی طرح پڑھ ۔ اور حلا کے لئے مثل نافع مدنی کے ہے ۔ اور اَصْلُہ کے لئے اَصْطَفٰی میں ہمزہ وصلیہ عالی شان ہوا ہے ۔

قولہ وطاب ھنا تشریح گذر چکی ہے ۔

قولہ واحذف لتنوین زینۃ فتی خلف نے زِینَۃِ کی تنوین کو حذف کیا ہے اور بزینۃ الکواکب پڑھا جیسا کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ واسکن اَوْ اد ابوجعفر نے یہاں اور واقعہ میں اَوَ اٰبآ ؤُنا الاَوَّلُوْنَ کی واؤ کو ساکن پڑھا ہے اور اپنی اصل کے خلاف ایک روایت کے اعتبار سے کیا ہے، کیونکہ قالون کے لئے سکون اور ورش کے لئے فتحہ ہے۔ باقی اصل کے موافق بفتح واو پڑھتے ہیں۔

قولہ وکالبزا وصلا الخ یعنی ابوجعفر نے مالکم لا تناصرون وصل میں بتشدید تا پڑھا ہے مثل بزی کے کہنے سے اسی طرف اشارہ ہے۔

قولہ واشددتا تلظی طوی یعنی رویس نے بھی وصل میں نارًا تلظی کو بزی کی طرح تا مشددہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

قولہ یزفّ فافتح فتی خلف یَزِفُّوْنَ بفتح یا پڑھتے ہیں اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ واللّٰہ رب انصبن حلا ورب یعنی یعقوب نے پڑھا اَللّٰہَ رَبَّکُمْ وَرَبَّ تینوں کو منصوب مثل حفص کے، جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے تینوں پر رفع ہے۔

قولہ والیاسین کالبصر اُدْ ابوجعفر نے پڑھا ہے سلام علی الیاسین بکسر ہمزہ وحذف الف وسکون لام۔ جو کہ مابعد کے ساتھ موصول ہے، کیونکہ اِل یاسین کلمہ واحدہ ہے۔ مثل ابوعمرو بصری وغیرہ کے۔

قولہ کالمدینی حلا یعنی یعقوب نے آلِ یاسین پڑھا ہے۔ بفتح ہمزہ ممدودہ وکسر لام۔ گویا لفظ آل ایک کلمہ ہے اور یاسین دوسرا کلمہ ہے جیسا کہ نافع مدنی کی قرأت بھی اسی طرح ہے۔ اس قرأت پر لفظ آل پر اضطراراً یا اختیاراً وقف جائز ہے۔

قولہ وصل اصطفیٰ اصلہ ابوجعفر نے اصطفی البنات ہمزۂ وصل مکسورہ کے ساتھ پڑھا ہے جو درج کلام میں ساقط ہوگا۔ اور حالتِ ابتداء میں مکسورہ پڑھا جائے گا۔ یہ قرارت منفرد ہے باقی کے لئے ہمزۂ قطعی مفتوحہ ہے۔

یاءاتِ اضافت ، انی اری فی المنام ۔ انی اذبحک ۔ ستجدنی ان شاء ۔

یاءاتِ زائدہ ، لتردینِ ۔ سیھدینِ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من سُورَةِ صٓ اِلٰی سُورَةِ الاَحقَافِ

۱/۱۹۶ لِيَدَّبَّرُوا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ تُصُبِ صَا
دُهُ اضْمُمْ أَلَا وَافْتَحْهُ وَالنُّونَ حُمِّلَا

ت اور اَلا کے لئے لِیَدَّبَّرُوا کو تا، خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اور فا کلمہ (یعنی دال) خفیف ہے۔
اور نُصُبِ کی صاد کو مضموم پڑھ اور حُمِّلَا کے لئے اُس کی صاد اور نون کو مفتوح پڑھ۔

ف یعنی ابوجعفر نے لِیَدَّبَّرُوا آیَاتِہٖ میں فعل کو بصیغۂ خطاب اور فا کلمہ (دال) کو مخفف پڑھا ہے لِتَدَبَّرُوا۔

قولہ نُصُبِ صادہ اضمم یعنی ابوجعفر ہی نے بِنُصُبٍ کو بضم صاد پڑھا جب کہ نون کو اصل کے موافق ضمہ کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں اس لئے ضمِ نون کو بیان نہیں کیا۔

قولہ وافتحہ یعنی یعقوب نے نون اور صاد دونوں کو مفتوح پڑھا ہے یعنی بِنَصَبٍ۔ اور اصل سے معلوم ہوا کہ خلف کے لئے اصل کے موافق بضم نون واسکان صاد ہے۔

۲/۱۹۷ وَحُزْ يُوعَدُوا خَاطِبْ وَاِذْ كَسْرُ اِنَّمَا
أَمَنْ شَدِّ إِعْلَمْ فِدْ عِبَادَهْ اُوْصِلَا

ت اور حُز کے لئے یُوعَدُونَ کو خطاب پڑھ۔ اور اَذ کے لئے اِنَّمَا میں کسرہ ہے۔ اور اِعْلَم اور فِدْ کے لئے اَمَنْ کو مشدد پڑھ۔ اور اُوصِلَا کے لئے عِبَادَہٗ ہے۔

ف قولہ وحُز یوعدوا خاطب یعنی یعقوب نے اس سورت میں ھٰذَا مَا تُوعَدُونَ بصیغۂ خطاب پڑھا ہے، جب کہ باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق خطاب ہی ہے، لہٰذا تینوں کے لئے خطاب ہوا۔

اور ہم نے اس سورت کی قید اس لئے لگائی کہ سورت قٓ میں تُوعَدُونَ تینوں کے لئے اصل کے موافق باتفاق خطاب کے ساتھ ہے۔

قولہ واذ کسر انما یعنی ابوجعفر کے لئے اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ میں انما بکسر ہمزہ ہے۔ (وحی یا بقول کی تاویل پر) باقی دو کے لئے بالفتح ہے، پس کسرہ پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں، اور یاد رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر اِنَّمَآ اَنَا مُنذِر باتفاق بکسر ہمزہ ہے۔ یہاں سورت صاد پوری ہوگئی۔

یاءاتِ اضافت، ولی نعجۃ۔ ما کان لی من علمٍ دونوں کو سب نے ساکن پڑھا ہے۔ انی احببت۔ من بعدی انک۔ لعنتی الی۔ ابوجعفر نے تینوں کو مفتوح پڑھا ہے مسّنی الشیطن۔ سب کے لئے مفتوح ہے۔

یاءاتِ زائدہ، دو ہیں۔ یذوقوا عذاب۔ فحق عقاب یعقوب نے دونوں کو حالتین میں ثابت رکھا ہے۔

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ

قولہ امن شدد اعلم فد یعنی ابوجعفر اور خلف نے اَمَّنْ ھو قانت کو بتشدید میم (اصول کے خلاف) پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب اصل کے موافق بتشدید ہی پڑھتے ہیں، پس تینوں متفق ہوتے۔

قولہ عبادہ اوصلا یعنی ابوجعفر عبادہ بالجمع پڑھتے ہیں جب کہ اصل کے موافق خلف کے لئے بھی بالجمع ہی ہے۔ اور یعقوب نے اصل کے مطابق مفرد پڑھا ہے۔

198/3 وَقُلْ حَسْرَتَایَ اِعْلَمْ وَفَتْحُ جَنَا وَسَكْ

كِنِ الْخُلْفَ بِنْ يَدْعُوا تِلْ اُوْ اَنْ وَقَلْبُ لَا

199/4 تُنَوِّنْهُ وَاقْطَعْ اَدْخِلُوا حُمْ سَيُدْخَلُوْ

نَ جَهِّلْ اَلَا طِبْ اَنَّنَا يَنْفَعُ الْعُلَا

ت اور اِعْلَمْ کے لئے حسرتای ہے، جنا کے لئے یا کا فتحہ اور بن کے لئے ساکن کر خلف کے ساتھ۔ اور اُتْلُ کے لئے یدعون ہے۔

اور حم کے لئے اَوْ اَنْ ہے۔ اور قلب کو تنوین نہ دے۔ اور اَدْخِلُوا کو ہمزہ قطعی کے ساتھ پڑھ۔ اور اَلَا اور طِبْ کے لئے سیدخلون کو مجہول پڑھ۔ اور العلا کے لئے ینفع

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو مؤنث پڑھا۔

ف قولہ وقل حسرتا ای اعلم وفتح جنی وسکن الخلف بن یعنی ابو جعفر نے یاحسرتیٰ کو یاحسرتای پڑھا ہے، یاء متکلم کے ساتھ۔ اس کے بعد ان کے راویوں میں اختلاف ہے۔ ابن جماز کے لئے یاء متکلم مفتوح اور ابن وردان کے لئے مفتوح یا ساکن دونوں طرح ہے۔ بہر حال ابو جعفر منفرد ہیں باقین کے لئے یاحسرتیٰ ہے۔ یہاں سورۃ زمر ختم ہوئی۔

یاءات اضافت : انی امرت۔ انی اخاف۔ تامرونی اعبد۔ ابو جعفر نے ان کو مفتوح پڑھا ہے۔ ان ارادنی اللہ سب کے لئے مفتوح ہے۔ یاعبادی الذین اسرفوا ابو جعفر نے وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ : یاعباد فاتقون رویس نے حالین میں دونوں یاؤں کو ثابت رکھا ہے اور روح نے صرف فاتقون کی یاء کو۔ باقین حالین میں دونوں یاؤں کو حذف کرتے ہیں۔ فبشر عباد الذین وصل میں سب حذف کرتے ہیں، اور وقف میں صرف یعقوب ثابت رکھتے ہیں۔

سُورَۃُ غَافِرٍ

قولہ یدعوا تل یعنی ابو جعفر نے والذین یدعون کو یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ اور خلف و یعقوب بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ اَوْ اَنْ یعنی حم کے مرموز یعقوب نے اَوْ اَنْ یظہر پڑھا اور واؤ کے پہلے ہمزہ کا اضافہ کیا واؤ ساکن ہے جس کی طرف تلفظ سے اشارہ ہے۔ اور اصل کے مطابق خلف کے لئے بھی یہی ہے جب کہ ابو جعفر کے لئے واؤ سے پہلے ہمزہ نہیں ہے۔

قولہ وقلب لا تنوینہ یعنی یعقوب ہی نے قلبِ کلِّ متکبرٍ میں لفظ قلب کو بغیر تنوین کے پڑھا۔ اور باقین کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

قولہ واقطع ادخلوا حم یعنی یعقوب نے پڑھا ہے ویوم تقوم الساعۃ اَدْخِلُوا ہمزہ قطعی کے ساتھ۔ جب کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قولہ سید خلون جهنم داخرین یعنی سیدخلون کو ابوجعفر اور رویس نے صیغۂ مجہول پڑھا ہے۔ باقین معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ انتا ینفع العلاو ابوجعفر نے یوم لا ینفع الظالمین کو بتا رتانیث پڑھا ہے۔ اور اصل کے مطابق یعقوب کے لئے بھی تانیث ہی ہے۔ البتہ خلف کے لئے تذکیر ہے۔ یہاں سورۃ غافر ختم ہوئی۔

یاءاتِ اضافت : انی اخاف ان یبدل۔ انی اخاف علیکم۔ مثل یوم الاحزاب۔ انی اخاف علیکم یوم التناد۔ لعلی ابلغ۔ ما لی ادعوکم۔ امری الی اللّٰہ۔ ابوجعفر کے لئے مفتوح ہیں۔ ذرونی اقتل۔ ادعونی استجب۔ سب کے لئے ساکن ہیں۔

یاءاتِ زائدہ : التلاق۔ التناد ابن وردان نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ اتبعونِ اھدکم ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ فکیف کان عقاب۔ یعقوب کے لئے حالین میں اثبات ہے۔

سُورَةُ فُصِّلَت

۲۸۷ سَوَاءٌ اِئْتِ اخْفِضْ حُزْ وَنَحْسَاتِ كَسْرُحَا

وَنَحْشُرُ اَعْدَا الْيَا اِتْلُ وَارْفَعْ مُجَهَّلَا

۲۸۸ وَبِالنُّوْنِ سَمِّ حُمْ يُبَشِّرُ فِيْ حِمًى

وَيُرْسِلُ يُوْحِي انْصِبْ اَلَا اعْنِدْ حُوِّلَا

ت اِئْتِ نے سواءٌ (بالرفع) پڑھا۔ اور حُزْ کے لئے مجرور پڑھ۔ اِتْلُ کے لئے نَحِسَاتٍ حا کے کسرہ کے ساتھ ہے اور نَحْشُرُ اَعْدَاءُ میں (بجائے نون) یار (مضمومہ) ہے دراں حالیکہ وہ مجہول ہے، اور (اَعْدَاءُ) کو (رفع) پڑھ۔ اور حُمْ کے لئے نون کے ساتھ صیغۂ معروف پڑھ۔ اور فی اور حِمًی کے لئے یُبَشِّرُ ہے۔ اور اَلَا کے لئے یُرْسِلَ اور یُوحِیَ کو منصوب پڑھ۔ اور حُوِّلَا کے لئے عِنْدَ ہے۔

ف قولہ سواء اِئْتِ ابوجعفر نے سواءٌ للسائلین رفع کے ساتھ پڑھا جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ اخفض حزا اور یعقوب کے لئے سواء مجرور پڑھ۔ اور خلف اصل کے مطابق منصوب ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ ونحسات کسرحا ابوجعفر نے نحسات کو بکسر حا پڑھا۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے جب کہ یعقوب کے لئے اصل کے موافق سکونِ حا ہے۔

قولہ ونحشر اعدا الیا اتل وارفع مجملا ابوجعفر نے نحشر کو یاء غیب کے ساتھ مجہول پڑھا اور اعداء نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور اصل کے موافق خلف کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وبالنون سمی حمہ یعقوب نے نون مفتوحہ اور شین مضمومہ کے ساتھ صیغہ جمع متکلم معروف پڑھا ہے۔ جب کہ اعداء کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھا ہے۔ ناظم نے اس سے تعرض نہیں کیا کیونکہ بدیہی ہے۔ یہاں سورۃ فصلت ختم ہوئی۔

یاءاتِ اضافت : أین شرکائی سب کے لئے ساکن ہے۔ الی ربی ان لی۔ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

سُورَةُ الشُّورٰی

قولہ یبشر فی حمی یعنی خلف اور یعقوب نے ذالک الذی یبشر میں یُبَشِّرُ کو بتشدید الشین پڑھا ہے جیساکہ تلفظ سے تشدید مفہوم ہے۔ اور تشدید کو ضمہ یا اور کسرِ شین لازم ہے اس لئے دونوں قیدوں سے تعرض نہیں کیا اور اصل کے موافق ادرابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے۔

تنبیہ :۔ سورتِ آلِ عمران میں ناظم نے کہا ہے یُبَشِّرُ کُلَّا فِدْ جس سے معلوم ہو چکا ہے کہ خلف نے تمام قرآن میں یُبَشِّرُ کو بالتشدید پڑھا ہے، پھر یہاں دوبارہ اس لیے بات دہرائی گئی کہ یعقوب کے ذکر سے تخصیص کا شبہ نہ ہو۔

قولہ ویرسل یوحی انصب الا یعنی ابوجعفر نے أو یرسل رسولا فیوحی دونوں فعلوں کو منصوب پڑھا ہے۔ اور باقی دو کے لئے بھی یہی ہے۔ یہاں سورت شوریٰ ختم ہوئی۔

یاءِ زائدہ : الجوار ابوجعفر نے وصل میں یا پڑھی ہے اور یعقوب نے دونوں حالتوں میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

قولہ عندحٰولا یعقوب نے پڑھا الذین ھم عند الرحمٰن جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے
ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔اور خلف عِبَاد پڑھتے ہیں۔

۲۰۲ وَجِئْنَاكُمْ سَقْفًا كَبَصْرٍ اِذَا اَوْحِزْ
كَحَفْصٍ نُقَيِّضْ يَا وَاَسْوِرَةٌ حِلًا

ت اِذَا نے جِئْنَاكُم پڑھا۔اور سُقُفًا پڑھا، ابوعمرو وبصری کی طرح۔اور حزٔ نے حفص کی طرح
پڑھا ہے۔حلا نے نقیّض بالیا اور اَسْوِرَة پڑھا ہے۔

ف قولہ وجئناکم یعنی ابوجعفر نے پڑھا قُل اَوَلَو جِئْنَاكُم۔باقی کے لئے بھی یہی ہے۔
قولہ سقفا کبصر اذا اور ابوجعفر نے سُقُفًا مِن فِضَّة ابوعمرو وبصری کی طرح پڑھا ہے
قولہ وحزکحفص یعقوب نے اصل کے خلاف سَقْفًا حفص کی طرح پڑھا ہے۔
قولہ نقیض یا یعنی یعقوب نے انفرادی طور پر يُقَيِّضْ لَه شيطانا یاد غیب کے ساتھ پڑھا
ہے۔
قولہ وَاَسْوِرَة حلا اور یعقوب نے وَاَسْوِرَة پڑھا ہے۔اور ابوجعفر اور خلف نے اصل کے
موافق اَسَاوِرَة۔

۲۰۳ وَفِي سُلُفًا فَتْحَانِ ضُمَّ يَصِدُّوْنَ
وَيَلْقَوا كَسَالِ الطُّورِ بِالْفَتْحِ اُصِّلَا

ت اور فُق کے لئے سُلُفًا میں دو فتحے ہیں اور يَصِدُّون بضم صاد ہے۔اور اُصِّلَا کے
لئے حتی یلاقوا اس سورت میں مثل سورت سائل (معارج) کے۔اور طور میں حرف
مضارع کا مختصر (یعنی یلقوا) اصل قرار دیا گیا ہے۔

ف قولہ۔وفی سُلُفًا فتحان یعنی خلف نے پڑھا ہے فجعلنا ھم سَلَفًا بفتح السین واللام
اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ ضم یصدفق یعنی خلف نے پڑھا ہے اذا قومک منہ یصدون ضم صاد جبکہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یہی ہے اور یعقوب کے لئے کسرۂ صاد ہے۔

قولہ ویلقوا کسال الطور بالفتح اصلا یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ حتی یلقوا۔ اس سورت میں، طور میں اور سال (معارج) میں بفتح حرف مضارع، جس سے بحسب لغت عربیہ لام کا سکون، حذف الف بعد لام، اور فتح قاف لازم آیا۔ بہرحال اس قرأت میں ابوجعفر منفرد ہیں۔

۹/۲۰۴ وَطِبْ یَرْجِعُونَ النَّصْبُ فِی قِیلِهِ فَشَا
وَتَغْلِیْ فَذَکِّرْ طُلْ وَضَمُّ اعْتِلُوا حَلَا

۱۰/۲۰۵ وَبِالْکَسْرِ اِذْ اٰیَاتُ اکْسِرْ مَعًا حِمًی
وَبِالرَّفْعِ فُزْ خَاطِبْ یُؤْمِنُوا طُلَا

اور طِبْ نے یَرْجِعُوْنَ پڑھا۔ فَشَا کے لئے قِیْلِهٖ میں نصب ہے۔ اور طُلْ کے لئے تَغْلِیْ کو مذکر پڑھ۔ اور حَلَا کے لئے فَاعْتِلُوْا کو بضم تاء پڑھ۔ اور اِذْ کے لئے بکسر تاء حِمًی کے لئے اٰیَاتٌ کو دونوں جگہ کسرہ کے ساتھ پڑھ۔ اور فُزْ کے لئے رفع کے ساتھ اور طُلَا کے لئے یُؤْمِنُوْنَ خطاب کے ساتھ ہے۔

ف قولہ۔ وطب یرجعون یعنی رویس نے والیہ یرجعون کو یاء غیب سے پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے جب کہ روح اصل کے موافق بالخطاب ہی پڑھتے ہیں۔

تنبیہ: یاد رہے کہ دونوں راوی اپنے شیخ یعقوب کے اصول کے مطابق صیغۂ معروف یعنی علامت مضارع کا فتحہ اور جیم کا کسرہ پڑھتے ہیں۔

قولہ النصب فی قیلہ فشا یعنی خلف نے وقیلہ بنصب لام پڑھا ہے۔ اور باقین کے لئے بھی یہی ہے۔ یہاں پر سورت زخرف ختم ہوئی۔

یاءات زائدہ: سَیَهْدِیْنِ۔ اطیعونِ یعقوب نے دونوں کو حالین میں ثابت رکھا ہے واتبعونِ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الدُّخَانِ

قولہ ۔ وتغلی فذکر ظل یعنی رویس نے پڑھا ہے ۔ وَیَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ یاء تذکیر کے ساتھ ۔ باقی کے لئے اصل کے موافق تاء تانیث ہے ۔

قولہ وضمُّ اعتِلوا حلا یعقوب نے فَاعتُلُوہُ بضم تاء پڑھا ہے ۔

قولہ وبالکسراذ ابوجعفر نے بکسرِ تا فَاعتِلُوہُ پڑھا ہے ۔

یاءات زائدہ :

اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۔ فَاعْتَزِلُوْنِ ۔ یعقوب نے حالین میں یاءات کو ثابت رکھا ہے ۔

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

قولہ آیاتٌ اکسر معاً حمیٌ ۔ وبالرفع فوز یعنی آیاتٌ لقوم یوقنون اور آیاتٌ لقوم یعقلون ہیں دونوں آیات کو یعقوب نے بکسرِ تاء اور خلف نے برفع تا پڑھا ہے ۔

قولہ خاطبا یؤمنوا طلا رویس نے وآیاتِہٖ تؤمِنُوْنَ بتاء خطاب پڑھا ہے ۔ جیسا کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے ۔ اور ابوجعفر وروح کے لئے غیب ہے ۔

۲۰۹/۱۱ لِنَجْزِیَ بِیَا جَهِّلْ اَلَا کُلُّ ثَانِیًا
بِنَصْبٍ حَوٰی وَالسَّاعَةَ الرَّفْعُ فُصِّلَا

ت اَلَا کے لئے لنجزی کو یا کے ساتھ مجہول پڑھ ۔ لفظ کل دوسرے کو حوی نے نصب کے ساتھ پڑھا ہے ۔ فُصِّلَا کے لئے والسَّاعةُ مرفوع ہے ۔

ف قولہ لنجزی بیا جھل الا ابوجعفر نے لِنَجْزِیَ کو لِیُجْزٰی مضارع مجہول یاء غیب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پڑھا ہے۔ ابوجعفر کی اس انفرادی قرآت سے معلوم ہوا کہ باقین کے لئے اصل کے مطابق صیغہ معروف جمع متکلم ہے۔

قولہ کل ثانیا بنصب حوی یعنی یعقوب نے کل امۃ تدعی میں لفظ کل کو منصوب پڑھا ہے۔ ثانیا کی قید سے اشارہ ہے کہ پہلا لفظ کل بالاتفاق منصوب ہے۔ بہرحال یعقوب منفرد ہیں باقی کے لئے رفع ہی ہے۔

قولہ والساعۃ الرفع فصلا خلف نے اصل کے خلاف والساعۃ کو مرفوع پڑھا ہے اور باقین کے لئے بھی یہی ہے۔

تنبیہ :

یاد رہے کہ والساعۃ میں واؤ جزء کلمہ قرآنی ہے۔

ومن سورۃ الاحقاف الی سورۃ الرحمٰن (عزوجل)

۱/۲۰۷ وحز فصلہ کرھا یری والولا کعا
صم تقطعوا املی اسکن الیاء حللا

ت اور حمزہ نے فصلہ پڑھا ہے۔ اور کرھا کو عاصم کی طرح پڑھ اور یری اور اس کے بعد والے لفظ لا مساکنہم کو بھی۔ اور حللا ہی کے لئے تقطعوا ہے اور املی کی یاء کو ساکن پڑھ۔

ف قولہ وحز الخ یعنی یعقوب نے وحملہ وفصلہ پڑھا ہے۔ اور حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا کو بضم الکاف اور لا یری الا مساکنہم تینوں لفظوں کو مثل امام عاصم کے پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قولہ تقطعوا اور یعقوب ہی نے تقطعوا کو مخفف پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔

قولہ واملی یعقوب نے وامْلی کو بسکون یاء پڑھا ہے اور ضم ہمزہ اور کسرۂ لام میں اصل کے موافق ہیں اس کو بیان نہیں کیا۔

۲۰۸/۲ وَنَبْلُوا کَذَا طِبْ یُؤْمِنُوا وَالثَّلَاثَ خَا
طِبًا حُزْ سَیُؤْتِیهِ بِنُونٍ یَلِی وَلَا

ت طِبْ نے نبلوا کو اسی طرح پڑھا۔ اور حُزْ نے لیؤمنوا اور اس کے مابعد تین فعلوں کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور قریب ہی سیؤتیہ کو یلی نے نون کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف قولہ ونبلوا کذا طب یعنی رویس نے ونبلوا کو باسکان واؤ پڑھا ہے۔ جب کہ وہ نون پڑھنے میں اصل کے موافق ہیں، اور منفرد ہیں، باقی سب بنصب واؤ پڑھتے ہیں۔ اور کذا سے نبلوا کو تشبیہ دینا ہے۔ سکونِ واؤ میں لفظ املی کے اسکان یاء کے ساتھ۔

سورۃ الفتح

قولہ یؤمنوا الخ یعنی یعقوب کے لئے لیؤمنوا اور اس کے بعد والے تین فعلوں کو خطاب سے پڑھا ہے۔ لِتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ

قولہ سنؤتیہ یعنی روح نے فسنؤتیہ نون جمع متکلم کے ساتھ پڑھا ہے ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے باقی کے لئے یاء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۱/۳ وَحُطْ يَعْمَلُوا خَاطِبْ وَفَتْحًا تَقَدَّمُوا
حَوَى حُجُرَاتِ الْفَتْحُ فِي الْجِيمِ اُعْمِلَا

ت اور حُطْ کے لئے یعملون میں خطاب پڑھ۔ اور حوی نے لا تقدموا میں دو فتحے پڑھے۔ اور اُعْمِلَا کے لئے الحجرات کے جیم میں فتحہ ہے۔

ف قولہ وحط یعملوا خاطب یعقوب نے وکان اللہ بما یعملون کو تاء خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

قولہ وفتحا تقدموا حوی یعقوب نے منفرداً لا تقدموا کو تاء اور دال کے فتحوں کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور قاف کے فتحہ کو بیان نہیں کیا گیا کیونکہ وہ باتفاق ہے۔
قولہ حجرات الفتح اُبو جعفر نے انفراداً الحجرات کو بفتح الجیم پڑھا ہے۔

۲۱۰/۴ وَاِخْوَتِكُمْ حِرْزٌ وَنُونٌ يَقُولُ اُدْ
وَقَوْمٌ اِنْصِبًا حِفْظًا وَوَاتَّبَعَتْ حَلَا

ت اور حِرْز نے اِخوتکم پڑھا اور اُدْ نے یقول کو نون کے ساتھ۔ اور حِفظاً نے قَوْمَ کو منصوب پڑھا۔ اور حلا کے لئے وَاتَّبَعْتُهُمْ ہے۔

ف قولہ واخوتکم حرز یعقوب نے منفرداً بین اخوتکم پڑھا ہے، باقی بین اخویکم پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوۡرَةُ قٓ

قولہ ۔ ونون یقول اُدۡ یعنی ابوجعفر نے یوم نقول نون عظمت کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے ۔

یہاں پر سورت قٓ ختم ہوئی ۔

یاءاتے زوائد :

وعیدِ دونوں ، یعقوب نے حالین میں یاء زائدہ پڑھی ہے ۔ یوم ینادِ یعقوب نے بالیاء وقف کیا ہے ۔ المنادِ من مکان ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء کو پڑھا ہے ۔

سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰتِ

قوم وقوم انصا حفظا یعقوب نے وقوم نوح کو منصوب پڑھا ہے ۔ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے میم کا جزم ہے ۔

سُوۡرَةُ الطُّوۡرِ

قولہ واتبعت حلا یعقوب نے وَاتۡبَعۡنٰهُمۡ پڑھا ، جب کہ اصل کے لئے وَاتۡبَعۡنٰهُمۡ تھا ۔

وَلَبۡدُ ارۡفَعَنۡ وَالصَّادُ فِي بِمُصَيۡطِرٍ ۵/۲۱۱

مَعَ الۡجَمۡعِ فُذۡ وَالۡخَبۡرُ كَذَّبَ ثُقۡلَا

اور (حلا ہی کے لئے وَاتۡبَعَتۡهُمۡ کے) بعد والے لفظ ذریاتهم کو مرفوع پڑھا اور فذ کے لئے بمصیطر (حاشیہ) میں ، ساتھ ہی مصیطرون (طور) میں صاد پڑھا ت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔ اور اَلحِبر نے کَذَبَ مشدد پڑھا ہے۔

ف قولہ، وَبُعَدُّ ار فَعَنَّ اوپر والے شعر کی قرأت کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یعقوب نے وَاتَّبَعَتْهُمْ کے بعد ذُرِّیَاتُهُم کو فاعلیت کی بنا پر مرفوع پڑھا ہے۔ اور ذُرِّیَاتْ جمع اصل کے مطابق ہے۔ باقی کے لئے توحید اور رفع ہے۔

قولہ۔ وَالصَّادَ الخ خلف نے اصل کے خلاف یہاں مصیطرون میں اور، بمصیطرٍ غاشیہ میں صاد خالص پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

سُورَةُ النَّجمِ

قولہ، وَالحِبرُ کَذَبَ تَعَلا ابوجعفر نے مَا کَذَّبَ کو بتشدید ذال پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بالتخفیف ہے۔

۱۱۲ کَتَا اللَّاتَ طِل تَمْرُوْنَهُ حُمُ وَمُسْتَقِرٌ
رٰاخُفِضَ إِذَا سَتَعْلَمُوا الغَيْبُ فُضِّلَا

ت مثل اَللَّاتَ کی تاء کے طِل کے لئے۔ حُمُ کے لئے تَمْرُوْنَه ہے۔ اِذَا کے لئے مُسْتَقِرٌ کو مجرور پڑھ۔ اور فُضِّلَا کے لئے سَتَعْلَمُوْن میں غیب ہے۔

ف کَتَا اللَّاتَ طِل یعنی رویس نے اَللَّاتَّ بتشدید تا پڑھا ہے۔ تشدید کا مفہوم کاف تشبیہ سے پیدا ہوا کیونکہ اس سے اوپر کَذَّبَ میں تشدید کا ذکر ہوا ہے۔ رویس منفرد ہیں۔

قولہ تَمْرُوْنَه حُمُ یعقوب نے اَفَتَمْرُوْنَه پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے اَفَتُمَارُوْنَه ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

قولہ ومستقر اخفض اذا ابوجعفر نے پڑھا ہے وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ، مجرور۔ اور ابوجعفر منفرد ہیں باقی کے لئے رفع ہے۔

یہاں علامہ جزری کا کلام اطلاق پر مبنی ہے، دوسرا لفظ عذاب مستقر مراد نہیں ہے۔ جو باتفاق مرفوع ہے۔

قولہ سیعلموا الغیب فضلا خلف نے سیعلمون غدًا یاء غیب کے ساتھ پڑھا۔ باقی کے لئے یہی ہے۔

یاءاتِ زائدہ:

الداع دونوں، ابوجعفر نے صرف وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء پڑھی ہے۔ نُذُرِ چھ جگہ یعقوب نے حالین میں یاء پڑھی ہے۔

مِن سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ اِلٰی سُوْرَةِ الْاِمْتِحَانِ

۲۱۳ فِشَا الْمُنْشَآتُ افْتَحْ نُحَاسُ طِوَى وَحُو

رُعِيْنُ فِشَا وَاخْفِضْ اَلَاشُرْبُ فُصِّلَا

۲۱۴ بِفَتْحٍ فُرُوْحٌ اضْمُمْ طِوًى وَحِمًى اُخِذْ

وَبَعْدُ لِحَفْصٍ اُنْظُرُوْا اضْمُمْ وَصِلْ فُلَا

ت فشا کے لئے المنشآت میں شین کو فتح پڑھ۔ طوی کے لئے نحاس مرفوع ہے فشا کے لئے وحور عین مرفوع ہے۔ اور الا کے لئے مجرور۔ فصلا کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شُرُبَ بفتح الشین ہے۔ طوی کے لئے "خُرُوْج" کو بضم را ، پڑھا۔ حمصی نے وقد اخذ اور اس کے بعد (میثاقکم) حفص کی طرح پڑھا ہے۔ اُنظُرُوْنا کو خلاد نے ہمزۂ وصل کے ساتھ بضمِ ظا ، پڑھا ہے۔

ف قولہ فنشا المنشآت افتح خلف نے المُنشَآت کو شین کے فتحہ کے ساتھ پڑھا باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ نحاس طوی رویس نے ونحاس کو مرفوع پڑھا۔ الملاق سے رفع کی طرف اشارہ ہے ، ابوجعفر و خلف کے لئے بھی یہی ہے ، اور روح کے لئے بالجر ہے۔ سورۃ الرحمٰن ختم ہوئی۔

یاء زائدہ کا :

الجوار وقف میں یعقوب کے لئے اثبات ہے۔

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ

قولہ۔ وحور عین فنشا واخفض آلا خلف نے وحورٌ عینٌ دونوں کو مرفوع اور ابوجعفر نے دونوں کو مجرور پڑھا۔ یعقوب کے لئے بھی رفع ہی ہے۔

قولہ۔ شرب فصلا بفتح خلف نے شَرب الهیم بفتح شین پڑھا۔ یعقوب کے لئے بھی فتحہ ہی ہے۔ لیکن ابوجعفر کے لئے ضمہ ہے۔

فروح اضمم طوی رویس نے فَرُوح کو بضم را ، منفرداً ، اور باقی نے بفتح را ، پڑھا ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ

قولہ وجمی اخذ وبعد کحفص یعقوب نے وقد اخذ کو ماضی معروف اور اس کے بعد میثاقکم کو منصوب مثل حفص کے پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ انظروا اضمم وصل فلاد خلف نے انظرونا میں ضمہ ظا اور ہمزہ وصل مضموم پڑھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

۲۱۵/۳ وَيُؤْخَذُ اَنِّثْ اُدْ حِمًى نَزِّلَ اشْدُدْ اِذْ
وَخَاطِبْ يَكُونُوا طِبْ وَاٰتَاكُمْ حَلَا

ت اور اُدْ اور حِمًى دونوں کے لئے يُؤْخَذُ کو مونث پڑھ۔ اور اِذْ کے لئے نَزَّلَ کو مشدد پڑھ اور طِبْ کے لئے يَكُونُوا کو بصیغۂ خطاب پڑھ اور حَلَا کے لئے وَاٰتَاكُمْ ہے

ف قولہ وَيُؤْخَذُ اَنِّثْ اُدْ حِمًى یعنی ابوجعفر اور یعقوب دونوں نے اصل کے خلاف لا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ تاء تانیث کے ساتھ مثل ابن عامر کے مونث پڑھا ہے اور خلف کے لئے اصل کے مطابق یاء تذکیر ہی ہے۔

قولہ نَزِّلَ اشْدُدْ اِذْ یعنی ابوجعفر نے وَمَا نَزَّلَ کو بالتشدید پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وَخَاطِبْ يَكُونُوا طِبْ رویس نے پڑھا ہے (منفرداً) وَلَا تَكُونُوا تاء خطاب کے ساتھ باقی کے لئے اصل کے مطابق یاء غیب ہے۔

قولہ وَاٰتَاكُمْ حَلَا یعقوب نے بِمَا اٰتَاكُمْ الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ اصل میں قصر تھا۔ باقی کے لئے بھی مد ہی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

۲۱۶/۴ وَيَظَّاهَرُوْ كَالشَّامِ اَنِّثْ مَعًا يَكُو
نُ دُوْلَةٌ اُدْ رَفْعٌ وَاَكْثَرُ حُصِّلَا

ت اور اُدْ کے لئے يَظَّاهَرُوْنَ (دونوں) مثل شامی کے ہیں۔ اور مونث پڑھ دونوں جگہ لفظ يَكُوْنُ کو۔ اور دُوْلَةٌ مرفوع ہے۔ اور حُصِّلَا کے لئے وَاَكْثَرُ (مرفوع) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف ویَظَّاھَرُوْ آلخ یاد رہے کہ شروع شعر سے لفظ رَفَعَ تک تین کلمات بیان ہوئے ہیں۔ یَظَّاھَرُوْ۔ یَکُوْنُ۔ اور دُوْلَۃً اور تینوں ابوجعفر کیلئے ہیں۔

قولہ ویظّاھروْ کالشام یعنی ابوجعفر نے یظّاھرون کو دونوں جگہ شامی کی طرح بفتح یا و ھا، تشدید ظا اور الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور یعقوب کے لئے یَظَّھَّرُوْنَ ہے۔

قولہ۔ اَنِّثْ معًا یکون ابوجعفر نے مایکون من نجوی (مجادلہ) اور کیلا یکون دولۃ (حشر) دونوں کو تا، تانیث کے ساتھ پڑھا ہے۔ باقی کے لئے تذکیر ہے۔

قولہ۔ دُوْلَۃٌ اُدْرفع یعنی ابوجعفر نے دُوْلَۃٌ کو مرفوع پڑھا ہے۔ باقی کے لئے اصل کے مطابق نصب ہے۔

تنبیہ:۔ لفظ دُوْلَۃً سورۂ حشر میں ہے۔ لیکن اس کو مجادلہ میں اس لئے بیان کیا کہ اس سے پہلے فعل یکون کی تانیث بیان کی، فعل کی تانیث کا سمجھنا، دولۃٌ کے فاعل ہونے پر موقوف تھا۔ لہٰذا اس کو بھی ساتھ ہی بیان کیا، گویا تکون تامہ ہے۔

قولہ۔ واکثر حصلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے وَلَآ اَکْثَرُ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ، رفع کے ساتھ۔ بہرحال یعقوب منفرد ہیں۔

تنبیہ: واکثر کا رفع یا تو اطلاق سے یا اوپر والے رفع کے ذیل میں ہونے سے ماخوذ ہے۔

٥/٢١٧ وَفُزْ یَتَنَاجَوْ یَنْتَجُوا مَعَ تَنْتَجُوا
طُوًی یُخْرِبُوا خِفُّهٗ مَعَ جُدُرٍ حَلَا

ت اور فُزْ نے یَتَنَاجَوْن پڑھا ہے۔ اور طُوًی نے وینتجون۔ ساتھ ہی تنتجوا پڑھا ہے۔ اور حَلَا نے یُخْرِبُوْن کو مخفف پڑھا ہے۔ نیز جُدُرٍ پڑھا ہے۔

ف قولہ وفز یتناجو یعنی خلف نے اصل کے خلاف ویتناجون پڑھا ہے۔ مثل حفص کے۔

قولہ۔ ینتجو مع تنتجو طوًی یعنی رویس نے مثل حمزہ کے یَنْتَجُوْن پڑھا ہے نیز رویس نے (منفرداً) فلا تتناجوا کو فلا تنتجوا پڑھا ہے (باسکان النون وتقدیمہا علی التاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منتم الجیم بلا الف) اور باقین اصل کے موافق ہیں۔

(تمت سورۃ المجادلۃ)

یاء اضافت:

وَرُسُلِیَ اِنَّ اللّٰہ ۔ ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ

قولہ یخربو خففہ مع جدر حلاد یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ یخربون بیوتھم بتخفیف را۔ باقین کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ۔ مع جُدُرٍ یعنی یعقوب ہی نے پڑھا ہے من وراءِ جُدُرٍ۔ بضمتین۔ اور باقین کے لئے بھی اصل کے مطابق یہی ہے۔

(تمت سورۃ الحشر)

یاء اضافت:

صرف ایک ہے اِنِّی اَخَافُ ابوجعفر نے وصل میں فتحہ پڑھا ہے۔

مِنْ سُوْرَۃِ الْاِمْتِحَانِ اِلٰی سُوْرَۃِ الْجِنِّ

۲۱۸/۱ ویُفصل مع انصار حا و کحفصھم

لووا ثقل اُد والخف یسری اکن حلا

اور یُفصَلُ اور انصار کو حاوی نے حفص کی طرح پڑھا ہے اور اُد نے لَوَوْا کو مشدد اور یسری نے مخفف پڑھا ہے اور حلا نے اَکُنْ پڑھا ہے۔ ت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ۔ یُفصَلُ مع انصار حاءِ کحفصہم یعنی یعقوب نے یُفصَلُ بینکم کو بالفتح والاسکان وکسر الصاد، فصل سے پڑھا ہے حفص کی طرح۔

نوٹ: چار قرائتیں ہیں۔ یُفصِلُ، یَفصِلُ، یُفَصِّلُ، یُفَصَّلُ۔ یُفصَلُ اول عاصم کے لئے۔ ثانی سما کے لئے، ثالث حمزہ، کسائی کے لئے اور رابع شامی کے لئے۔

معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یُفصَلُ بضم یاء و سکون فاء و فتح صاد علی البناء للمجہول ہے۔ اور خلف کے لئے اصل کے موافق یُفَصِّلُ بضم یاء و فتح فاء و بتشدید صاد مکسورہ ہے۔

(تمت سورۃ الامتحان)

سُوْرَةُ الصَّفِّ

قولہ۔ مع انصار حاءِ یعنی یعقوب ہی نے پڑھا ہے۔ کونوا انصار اللّٰہ بلا تنوین بلفظ انصار، مثل حفص کے، جب کہ خلف نے بھی اصل کے موافق یہی پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر نے اصل کے موافق اَنْصَارًا لِّلّٰہ پڑھا ہے۔

(تمت سورۃ الصف)

یاءات اضافت:

دو ہیں۔ من بعدی اسمہ ابوجعفر اور یعقوب نے فتح پڑھا ہے۔ من انصاری الی اللّٰہ ابوجعفر نے یاء کو مفتوح پڑھا ہے۔

نوٹ: سورۃ الجمعہ میں اصل کے خلاف کچھ نہیں۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ

قولہ لووا ثقل اُد ابوجعفر نے لَوَّوْا بتشدید واؤ پڑھا ہے، جب کہ اصل یعنی نافع کے لئے لَوَوْا بالتخفیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ والمخفف لیسری یعنی روح نے مثل نافع کے لَوَوْا بالتخفیف پڑھا ہے۔
معلوم ہوا کہ خلف اور رویس کے لئے اصل کے موافق لَوَّوْا بالتشدید ہی ہے۔
قولہ اَکُنْ حلا یعنی یعقوب اصل کے خلاف وَاَکُوْنَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ پڑھتے ہیں۔
(جب کہ ابو عمرو بصری کے لئے وَاَکُوْنَ ہے)
اور باقین کے لئے بھی وَاَکُنْ ہی ہے۔

(تمت سورۃ المنافقین)

سُوْرَةُ التَّغَابُن

۲/۲۱۹ وَيَجْمَعُكُمْ نُوْنُ حِمًى گ وُجْدِ كَسْرُ يَا
تَفَاوُتِ فِدْ تَدْعُوْنَ فِي تَدَّعُوْا حَلَا

ت اور یَجْمَعُکُمْ میں حِمًی کے لئے نون ہے۔ اور یا کے لئے وُجْدِ بکسر واؤ ہے فِدْ کے لئے تَفَاوُت ہے۔ حلا کے لئے تَدَّعُوْنَ کے بجائے تَدْعُوْنَ ہے۔

ف قولہ وَيَجْمَعُكُمْ نُوْنُ حِمًى گ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف منفرداً وَيَوْمَ نَجْمَعُكُمْ پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے یَجْمَعُکُمْ بالیاء ہے۔

(تمت سورۃ التغابن)

سُوْرَةُ الطَّلَاق

قولہ وُجْدِ كَسْرُ يَا یعنی روح نے اصل کے خلاف منفرداً مِنْ وِجْدِكُمْ بکسر واؤ پڑھا ہے۔ اور باقین کے لئے اصل کے موافق ضمہ واؤ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نوٹ :

شعر میں لفظ یا حرف ندا ہے اور منادی طالب یا ولدی وغیرہ مقدر ہے۔
وجد میں لغتہً واؤ کا ضمہ، فتحہ، کسرہ سب صحیح ہے۔
(سورۃ طلاق ختم ہوئی۔ سورۃ تحریم میں کوئی تخلف من الاصل نہیں ہے۔

سُورَةُ المُلْكِ

قولہ تفاوت فیہ یعنی خلف نے اصل کے خلاف لفظ تفاوت کو الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ جیسا کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ تدعون فی تدعوا حلہ یعنی یعقوب نے (منفرداً) اصل کے خلاف تدعون پڑھا ہے، جب کہ باقی کے لئے تدّعون بتشدید دال ہے۔

(تمت سورۃ الملک)

یاءات اضافت :

إنْ أهْلَكَنِيَ اللّٰه سب نے مفتوح پڑھا ہے۔ وَمَنْ مَعِيَ أوْ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ :

نذیر۔ نکیر۔ یعقوب نے حالین میں یاء کا اثبات کیا ہے۔
(سورت نون میں کوئی اختلاف من الاصل نہیں ہے)

سُورَةُ الحَاقَّةِ

وَحُطْ يُؤْمِنُوا يَذَّكَّرُوا يَسْأَلْ اُضْمُمَا ٣/٢٢٠
اَلاَ وَشْهَادَاتِ خَطِيئَتْ جُمِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت اور حفظ نے یُؤمنون اور یذّکّرون پڑھا ہے۔ الا کے لئے یُسئال کو بضم یا پڑھ۔ حمّاد کے لئے شہادات اور خطیئت جمع پڑھے گئے ہیں۔

ف قولہ وحط یؤمنوا یذکروا یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف قلیلاً مّا یؤمنون اور قلیلاً مّا یذکرون دونوں کو یاء غیب سے پڑھا ہے۔

(تمت سورۃ الحاقۃ)

قولہ یسئال اضمما الا یعنی سورۃ معارج میں ولا یسئل کو ابوجعفر نے بضم یاء مضارع مجہول پڑھا ہے۔ باقین کے لئے اصل کے موافق بفتح یاء مضارع معروف ہے۔

قولہ وشہادات خطیئت حمّاد یعقوب نے بشہاداتہم کو جمع پڑھا ہے باقی اصل کے موافق واحد پڑھتے ہیں۔

(تمت سورۃ المعارج)

قولہ خطیئت حمّاد یعقوب نے مما خطیئاتہم (نوح) جمع پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی اصل کے موافق جمع ہی ہے۔

یاءاتِ اضافت:

دعائی الا۔ انی اعلنت میں ابوجعفر نے یا کو فتحہ پڑھا ہے۔ اور بیتی کی یاء کو سب نے ساکن پڑھا ہے۔

یاء زائدہ: واطیعون یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے۔

مِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ اِلٰی سُوْرَةِ الْمُرْسَلٰتِ

۲۲۱/۱ وأنّہ تعالٰی کان لمّا افتحا ابّ
تقوّل تقوّل حز وقل انّما الا

ت اور اَبْ کے لئے أنّہ کو لفظ تعالٰی اور لفظ کان اور لفظ لمّا کے ساتھ بفتح ہمزہ پڑھ۔ اور حمزہ کے لئے بجائے تقوّل کے تقوّل ہے۔ اور الا نے قل انّما پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ف قولہ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی الخ یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ وَاَنَّہٗ کو تَعَالٰی کے ساتھ (وانہ تعالی جد ربنا) اور کَانَ کے ساتھ (وانہ کان یقول ۔ وانہ کان رجال) اور لَمَّا کے ساتھ (وانہ لما قام عبد اللّٰہ) چاروں جگہ بفتح ہمزہ پڑھا ہے ۔ اور باقی ہر جگہ اصل کے موافق ہیں ۔

اور خلف کے لئے یہی ہے ۔ جب کہ یعقوب تمام کلمات بکسر الہمزہ پڑھتے ہیں ۔ اور یاد رہے کہ وَاَنَّ المساجد سب کے لئے باتفاق بفتح ہمزہ ہے ۔

قولہ تَقُولَ تَقَوَّلَ حز یعقوب نے ان لن تقول الانس والجن کو تَقَوَّلَ بفتح قاف وتشدید واؤ، تَقَوَّلَ کا مضارع پڑھا ہے ، اور منفرد ہیں ۔

نوٹ :

یَسْلُکْہُ یاء غیب کے ساتھ یعقوب کے لئے ، ہمزہ کے آخر میں گذر چکا ہے ۔

قولہ قُلْ اِنَّمَا الا ابوجعفر نے قُلْ اِنَّمَا ، بجائے ماضی ، صیغہ امر پڑھا ہے ۔

۲۲۲ وَقَالَ فَتًى یَعْلَمْ فَضُمَّ طَوًا وَحَا

مَ رُوطًا وَرَبُّ اخْفِضْ حَوٰى الرِّجْزِ اِذْ حَلَا

۲۲۳ فَضُمَّ وَاِذْ اَدْبَرْ حَلَى وَاِذَا دَبَرْ

وَیَذْکُرُ اَدْ یُمْنٰى حَلَى وَسَلَا سِلَا

۲۲۴ لَدَى الْوَقْفِ فَاقْصُرْ طُلْ قَوَارِیرًا وَّلَا

فَنَوِّنْ فَتًى وَالْقَصْرُ فِي الْوَقْفِ طِبْ وَلَا

ت اور فتیٰ نے قَالَ پڑھا ہے ۔ اور طوًا کے لئے لِیُعْلَمَ ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور حام نے وَطًا پڑھا ہے ۔ اور حوٰی کے لئے رَبِّ کو مجرور پڑھ ۔ اور اِذْ حَلَا کے لئے اَلرُّجْزَ کو ضمہ راء کے ساتھ پڑھ ۔ اور حَلٰی نے اِذَا دْبَرَ پڑھا ہے ۔ اور اَدْ نے اِذَا دَبَرَ اور اُدْ نے یَذْکُرُوْنَ پڑھا ہے ۔ اور حلٰی کے لئے یُمْنٰی ہے ۔ اور طُلْ کے لئے سَلَا سِلَا کو وقف میں حذفِ الف کے ساتھ پڑھ ۔ اور فتیٰ کے لئے پہلے قواریرا کو تنوین کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ۔ اور طِبْ کے لئے اس کو وقف میں قصر (حذفِ الف) کے ساتھ پڑھ۔

ف قولہ وَقَالَ فَتیٰ یعنی خلف نے پڑھا ہے۔ قَالَ اِنَّمَا اَدْعُوا، بصیغۂ ماضی اور اصل کے مطابق یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ یَعْلَمَ فَتُمَّ طَرًا رُوَیس نے پڑھا ہے لِیُعْلَمَ اَنْ قَدْ، بضمِ یاء مضارع مجہول رویس کی اس منفرد وجہ سے معلوم ہوا کہ باقی سب کے لئے مضارع لغتر پایا ہے۔ صیغۂ معروف

(تمّت سورۃ الجن)

یاءِ اضافت، ایک ہے رَبِّی اَمَدًا جس کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ علیہ الصلوٰۃ والسلام

قولہ وَحَامَ وِطَاءً یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ هِیَ اَشَدُّ وَطْئًا بفتح واؤ، واسکانِ طاء۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وَرَبُّ اخفصن حوٰی یعنی یعقوب نے پڑھا ہے رَبِّ الْمَشْرِقِ اور خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے رفع ہے۔

(تمّت سورۃ المزّمّل)

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ علیہ الصلوٰۃ والسلام

قولہ والرجز اذحلا قصم یعنی ابوجعفر اور یعقوب نے وَالرُّجْزَ بضمِ راء پڑھا ہے۔ اور اصل کے مطابق خلف کے لئے کسرہ ہے۔

قولہ وَاِذْ اَدْبَرَ حکی یعنی یعقوب نے پڑھا ہے اِذْ اَدْبَرَ باسکانِ ذال وہمزۂ مفتوحہ واسکانِ دال۔ اور اصل کے مطابق خلف کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وَاِذَا دَبَرَ .... اَذْ ابوجعفر نے پڑھا ہے اِذَا دَبَرَ ذال کے بعد الف، اور دال مفتوحہ۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَيَذْكُرُوْنَ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے وَمَا يَذْكُرُوْنَ ، یاءِ غیبت کے ساتھ۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

(تمّت سورۃ المدثر)

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

قولہ يُمْنٰى حلا یعنی یعقوب نے پڑھا مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى یاءِ تذکیر کے ساتھ۔ باقی کے لئے تاءِ تانیث ہے۔

(تمّت سورۃ القیامۃ)

سُوْرَةُ الْاِنْسَانِ

قولہ وسلاسلا لدی الوقف فاقصر طل رویس نے سَلٰسِلَا کو وقف میں بغیر الف پڑھا ہے۔ اور وصل میں اصل کے موافق ہیں۔

اور باقی سب حالین میں اصل کے موافق ہیں۔

قولہ قواریرا اولا فنون فتی یعنی خلف نے پڑھا کانت قواریرًا تنوین کے ساتھ وصل میں اور وقف میں تنوین کو الف سے بدلتے ہوئے الف کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔

نوٹ :۔ قواریر میں اول کی قید اس لئے لگائی کہ ثانی قواریر کو خلف اصل کے موافق پڑھتے ہیں۔

قولہ والقصر فی الوقف طب یعنی رویس نے پہلے قواریرا پر قصر کے ساتھ وقف کیا اور وصل میں اصل کے موافق ہیں یعنی بترک تنوین پڑھتے ہیں۔

اور ابوجعفر اور روح حالین میں اصل کے موافق ہیں۔ اور دوسرے قواریرا میں یہ سب حضرات اپنی اپنی اصل پر قائم ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توضیح:۔ خلاصہ یہ کہ ابوجعفر نے دونوں کو وصل میں تنوین کے ساتھ پڑھا اور وقف میں الف پڑھا۔ مثل نافع کے۔

یعقوب نے دونوں کو مثل ابوعمرو کے وصل میں بغیر تنوین کے پڑھا اور وقف میں رویس نے دونوں کو بلا الف پڑھا گویا ابوعمرو کی اول میں مخالفت کی۔ اور ثانی میں موافقت کی۔ اور روح نے مثل ابوعمرو کے اول پر الف کے ساتھ اور دوسرے پر قصر کے ساتھ وقف کیا۔

خلف نے پہلے لفظ کو اصل کے خلاف وصل میں تنوین کے ساتھ اور ثانی کو اصل کے موافق ترک تنوین سے پڑھا۔ اور وقف میں پہلے کو اصل کے خلاف الف کے ساتھ اور ثانی کو بلا الف اصل کے موافق پڑھا۔

۵/۲۲۵ وَعَالِيهُمُ انْصِبْ فُزْ وَاِسْتَبْرَقٌ اخْفِضَنْ
اَلَا وَيَشَاؤُنَ الْخِطَابُ حِمٌ وِلَا

ت اور فُزْ کے لئے عَالِيَهُمْ کو یاء کے نصب کے ساتھ پڑھ۔ اور اِسْتَبْرَقٍ کو اَلَا کے لئے مجرور پڑھ۔ اور يَشَآؤُنَ میں حِمٌ کے لئے خطاب ہے۔

ف قولہ وعالیھم انصب فز خلف نے اصل کے خلاف عَالِيَهُم بنصب یا پڑھا اور یا کے زبر کے ساتھ ھاء کا ضمہ لازم آگیا اور یعقوب نے بھی اصل کے موافق یہی پڑھا ہے۔ البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق عَالِيْهِمْ باسکان یا پڑھا، جسکے ساتھ ھاء کا کسرہ لزوماً ہوا۔

قولہ واستبرق اخفضن الا ابوجعفر نے وَاِسْتَبْرَقٍ کو مجرور پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے کہ لفظ خُضْرٍ میں حضرات ثلاثہ اپنی اپنی اصل پر ہیں۔ یعنی ابوجعفر اور یعقوب کے لئے رفع، خلف کے لئے جر۔

قولہ وَيشاؤن الخطاب حِمٌ یعقوب نے وَمَا تَشَاؤُنَ بالخطاب پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ سُوْرَةِ الْمُرْسَلَاتِ اِلیٰ سُوْرَةِ الْغَاشِیَۃِ

۲۲۶ وَحُزْ اُقِّتَتْ هَمْزًا وَبَالْوَاوِ خِفُّ اُدُ
وَضُمَّ جِمَالَاتُ افْتَحِ انْطَلِقُوْا طُلیٰ

۲۲۷ بِشَانٍ وَقَصْرُ لَابِثِيْنَ يَدٌ وَمُدْ
دِفُقْ رَبُّ وَالرَّحْمٰنُ بِالْخَفْضِ حُمِّلَا

ت اور حُزْ کے لئے اُقِّتَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھ اور اُدُ نے واؤ کے ساتھ مع تخفیفِ قاف پڑھا ہے۔ اور طلا کے لئے جِمَالَاتُ کو ضمہ دے۔ اور اِنْطَلِقُوْا دوسرے لفظ میں لام کا فتحہ پڑھ، اور یَدٌ کے لئے لَابِثِیْنَ میں قصر (حذفِ الف) ہے۔ اور دُفُقْ کے لئے مد (اثباتِ الف) پڑھ۔ اور حُمِّلَا کے لئے رَبِّ اور اَلرَّحْمٰن دونوں لفظ جر کے ساتھ پڑھے گئے ہیں۔

ف قولہ وَحُزْ اُقِّتَتْ هَمْزًا یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوتے بجائے وُقِّتَتْ کے اُقِّتَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وبالواو خِفُّ ادا اور ابوجعفر نے واؤ اور تخفیف قاف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور اپنی قرأت میں منفرد ہیں

قولہ وضمّ جمالات افتح انطلقوا طلہ بشان اس عبارت میں رویس کے لئے دو کلموں کا اختلاف بیان کرنا ہے کہ رویس نے لفظ جمالات کو اصل کے مطابق جمع پڑھا ہے۔ مگر انفرادی طور پر جیم کو ضمہ پڑھا ہے جبکہ روح اور ابوجعفر اصل کے مطابق جمع اور بکسر جیم پڑھتے ہیں اور خلف اصل کے مطابق بکسرالجیم واحد پڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری بات روُیس کے لئے یہ بتائی ہے کہ انہوں نے انطلقوا الیٰ ظلٍ (دوسرے لفظ کو) بفتح لام صیغۂ ماضی پڑھا ہے اور منفرد ہیں۔ ثانی کی قید سے اول نکل گیا، جو باتفاق بکسرِ لام ہے۔

(تمت سورۃ المرسلات)

سُوْرَةُ النَّبَاِ

قولہ وقصرلا بثين يد ومدّ فتی یعنی رَوح نے لفظ لٰبثین کو بغیر الف کے روایت کیا ہے۔ جب کہ امام خلف اصل کے خلاف اس لفظ کو باثبات الف پڑھتے ہیں۔ اور امام ابو جعفر اور رویس کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ رب والرحمن بالخفض حُمِّلا یعنی یعقوب نے ربّ السموات والارض وما بینھما الرحمٰن میں رب اور الرحمٰن کو اصل کے خلاف مجرور پڑھا ہے۔

اور ابوجعفر اصل کے مطابق دونوں کو مرفوع، جب کہ خلف اصل کے مطابق اول کو مجرور اور ثانی کو مرفوع پڑھتے ہیں

(تمت سورۃ النبأ)

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

۲۲۸ تَزَکّٰی حَلَا اشْدُدْ نَاخِرَۃٍ طِبْ وَنُوْنَ مُنْ

ذِرْ قُتِّلَتْ شَدِّدْ اَلَا سُعِّرَتْ طَلَا

حَلَا کے لئے تزکّٰی کو تشدید زا پڑھ۔ طِبْ کے لئے ناخرۃ ہے اَلَا کے لئے منذرُ نون تنوین کے ساتھ ہے اور قُتِّلَتْ کو مشدد پڑھ۔ طَلَا نے سُعِّرَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھا ہے۔

قولہ تزکی حلا یعقوب نے تزّکی بتشدید زاء پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی

ف یہی ہے اور خلف کے لئے تخفیف ہے۔

قولہ ناخرۃ طب رویس نے عظاماً ناخرۃ الف کے ساتھ بعد النون روایت کیا ہے جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے اور خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق یہی ہے۔ باقی کے لئے اصل کے مطابق بغیر الف ہے۔

قولہ وتنون منذرٌ ثنلت شد دالا ابوجعفر کے لئے دو لفظ بیان کئے ہیں اول یہ کہ مُنذِرٌ مَّن یَخشٰہا کو نون تنوین کے ساتھ پڑھا ہے اور منفرد ہیں۔

(تمت سورۃ النازعات)

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

دوسرے یہ کہ ابوجعفر نے قُتِّلَت بتشدید تا پڑھا ہے۔ باقی کے لئے اصل کے مطابق بتخفیف تا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہے۔

قولہ سُعِّرَت طلا رویس نے بتشدید عین پڑھا ہے اور تشدید عطف سے اور تلفظ سے ظاہر ہے۔

ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے مطابق تشدید عین ہی ہے اور روح اور خلف کے لئے تخفیف ہے۔

۴/۲۲۹ وَحُز نُشِّرَت خَفِّف وَضَادُ ظَنِينٍ يَا
تُكَذِّبُ غَيبًا اُد وَتَعرِفُ جَهِّلَا

۵/۲۳۰ وَنَضرَةَ حُز اُد وَاثِّل يُصَلَّى وَاخِرًا
تُرُوج لِحَفصٍ يُؤثِرُوا خَاطِبًا حِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حمزہ کے لئے نُشِرَتْ مخفف پڑھا اور یا نے ظِنِیْنٍ کو ضاد کے ساتھ پڑھا ہے
ت ادُ نے تکذِبُون کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے۔ اور حمزہ اور ادُ نے تُعرَف کو مجہول
اور نضرۃُ مرفوع پڑھا ہے۔ اور اُتَلْ نے یَصْلیٰ کو اور بروج کے آخری لفظ کو حفص کی طرح پڑھا
ہے۔ اور حلا نے تُؤثِرُوْنَ خطاب کا صیغہ پڑھا ہے۔

قولہ وَحمُ نُشِرت خفّف یعنی یعقوب نے نُشِرَتْ بتخفیف شین پڑھا ہے۔ جب
ف کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے تشدید ہے۔

ناظم نے لفظ سُجِّرَتْ کا اختلاف بیان نہیں کیا کیونکہ اصل کے مطابق ابوجعفر و خلف بالتشدید
اور یعقوب بالتخفیف پڑھتے ہیں۔

قولہ وَضَا دُ ظنین یا رورح نے اصل سے خلاف بضنین بالضاد پڑھا ہے اور ابوجعفر
خلف کے لئے بھی یہی ہے، رویس کے لئے اصل کے مطابق بالظا ہے۔

(تمّت سورۃ التکویر)

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

قولہ یکذب غیبا اد ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ کَلَّا بَلْ یُکَذِّبُوْنَ یاءِ غیبت کے ساتھ
اور منفرد ہیں۔

(تمّت سورۃ الانفطار)

سُوْرَةُ التَّطْفِيْفِ

قولہ تعرف جَهِلا ونضرۃ حمزاُدُ یعقوب اور ابوجعفر نے پڑھا ہے، تُعْرَفُ فِی
وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةُ۔ یعنی فعل مجہول، اور نضرۃ نائب فاعل ہونے کے باعث مرفوع ہے
لفظ نضرۃ کا رفع، اطلاق سے ظاہر ہے۔ دونوں منفرد ہیں۔

(تمت سورۃ التطفیف)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ وَالْبُرُوجِ

قولہ وَاتْلُ يَصْلٰى وَاٰخِرُ الْبُرُوجِ لِحَفْصٍ یعنی ابو جعفر نے وَيُصَلّٰى سَعِيْرًا (بضم یا و اسکان صاد و تخفیف لام) اور لوح مَحْفُوظٍ ظاء کو مجرور پڑھا ہے۔ یعنی دونوں لفظوں کو حفص کی طرح پڑھتے ہیں اور باقی کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

(تمت السورتان)

سُورَةُ الْاَعْلٰى

قولہ يُؤْثِرُوا خاطبا حلا یعقوب نے اصل کے خلاف بل تُؤْثِرُوْنَ خطاب سے پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

من سُورَةِ الْغَاشِيَةِ اِلٰى آخِرِ الْقُرْاٰنِ

۲۲۱ وَيُسْمَعُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْكُوفِ يَا اَخِي
وَاِيَابَهُمْ شُدِّدْ فَقَدَّرَ اَعْمِلَا

ت اور يَا اَخِي نے يُسْمَعُ کو مع اُس لفظ کے جو اُس کے بعد ہے کوفیین کی طرح پڑھا ہے اور اَعْمِلَا کے لئے اِيَابَهُمْ اور فَقَدَّرَ مشدد پڑھ۔

ف قولہ ويسمع مع ما بعده كالكوف يا اخي یعنی یا اور اخی کے مرموزین، روح اور ابو جعفر نے اصل کے خلاف، لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً پڑھا ہے، کوفیین کی طرح جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق اسی طرح ہے۔ لیکن رُویس نے اصل کے مطابق لَا يُسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةٌ ہی پڑھا ہے۔ یعنی فعل مضارع غائب مجہول اور لاغیۃ نائب فاعل مرفوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قولہ وَ اِیابھم مشدد الخ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے اِنَّ اِلَینا اِیَّابَھُم بتشدید یا۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی سب بتخفیف یا پڑھتے ہیں

(تمت سورۃ الغاشیۃ)

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

قولہ فقدّر اَعملا ابوجعفر نے فَقَدَّرَ علیہ رزقہ پڑھا ہے۔ مثل ابن عامر شامی کے بتشدید دال۔ باقی کے لئے اصل کے موافق بتخفیف دال ہے۔

تشدید کا مفہوم یا تو سیاق سے، یا تلفظ سے نکل رہا ہے۔

۲۲۲ تَحَٰضُّوْنَ فَامُدُّدْ اُدْ یُعَذِّبُ یُوْثِقُ اُفْ

نَحْنُ فَكُّ اِطْعَامٌ كَحَفْصٍ حُلا وحُلا

ت اُدْ کے لئے تَحٰضُّوْنَ میں الف مدہ پڑھ۔ یُعَذِّبُ اور یُوْثِقُ میں فتحہ پڑھ۔ فَكُّ اور اِطْعَامٌ کو مثل حفص کے پڑھ۔ حُلا کے لئے۔

ف قولہ تَحٰضُّوْنَ فَامُدُّدْ اُدْ ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ ولا تَحَاضُّوْنَ حا کے بعد الف، تفاعل سے، اور مدلازم کلمی مثقل ہونے کی وجہ سے طول کیا ہے۔

اور اصل سے معلوم ہوا کہ خلف بھی۔ یہی پڑھتے ہیں، البتہ یعقوب کے لئے اصل کے موافق یَحُضُّوْنَ ہے۔ بیاء الغیب، بلاالف، بضم الحاء۔

قولہ یعذب یوثق افتحا الخ یعنی یعقوب نے لَا یُعَذَّبُ وَلَا یُوْثَقُ بفتح الذال والثاء، مضارع مجہول پڑھا ہے، مثل کسائی کے۔ اور باقی دونوں اصل کے مطابق مضارع معروف پڑھتے ہیں۔

(تمت سورۃ الفجر)

یاءات زائدہ چار ہیں۔ یَسْرِ اثبات یا کیا ہے ابوجعفر نے وصل میں، اور یعقوب نے حالین میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکرمن، اھانن میں بھی ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے دونوں حالتوں میں یاء کا اثبات کیا ہے۔

بالواد یعقوب نے دونوں حالتوں میں اثبات سے پڑھا ہے۔

سُورَةُ الْبَلَدِ

قولہ فکُّ اِطعامُ کحفص حلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ فکّ رفع کے ساتھ۔ رقبۃٍ جر کے ساتھ اطعامُ بکسر ہمزہ، اور الف کے ساتھ بعد دال کے اور میم مرفوع منوّن، کحفص سے، ان تمام قیود کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

اور باقی کے لیے بھی اصل کے مطابق اسی طرح ہے۔

۳۴ وَقُلْ لُبَدًا مَعْهُ الْبَرِيَّةِ شُدَّ اُدْ
وَمَطْلَعِ فَاكْسِرْ فُزْ وَجَمَّعَ ثَقَّلَا

۳۴ اَلَا يَعِلُ لِيلَافِ اتْلُ مَعْهُ اَلْاِفِهِمْ
وَكُفُوًا سُكُونُ الْفَاءِ حِصْنٌ تَكَمَّلَا

ت اور اُد کے لئے لُبَّدًا اور ساتھ ہی اَلْبَرِيَّۃ کو مشدد پڑھ۔ اور فُز کے لئے مطلع کو بکسر لام پڑھ۔ اور اَلَا اور یَعِلُ نے جَمَّعَ مشدد پڑھا ہے۔ اور اُتل نے لِیلَاف اور ساتھ ہی اِلَافِھِم پڑھا ہے۔ اور حِصْن کفوًا میں سکون فا کے ساتھ کامل ہوا ہے۔

ف قولہ وقل لُبدًا الخ یعنی ابوجعفر نے لُبَّدًا بتشدید باء پڑھا ہے جمع لَابِد بمعنی مجتمع۔ ابوجعفر کے انفراد سے معلوم ہوا کہ باقی کے لئے تخفیف باء ہے۔ جمع لُبدۃ بمعنی کثیر قولہ معہ البریۃ شداد۔ یعنی ابوجعفر نے سورۃ البینۃ میں البریۃ کے دونوں لفظوں کو بتشدید یا پڑھا ہے۔ اور باقی دد کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں کلامِ ناظم میں سورتوں کی ترتیب نہیں قائم رہی، دراصل لفظ لُبَدًا میں تشدید یا کو بیان کرنا تھا۔ اور تشدید ہی لفظ بَرِیۃ میں بھی ابوجعفر کے لئے آگے چل کر بیان کرنا چاہتے تھے مگر اختصار کے لئے لبدا کی تشدید میں بریۃ کے ایک ہی امام (ابوجعفر) کے لئے اشتراک کی بنا پر سورت بینۃ کے لفظوں کو یہاں ہی بیان کر دیا ہے۔

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ

قولہ ومطلع فاکسِرْ فتیً یعنی خلف نے پڑھا ہے حتیٰ مطلع بکسر لام، مثل کسائی کے۔ جب کہ باقی بفتح لام پڑھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ

قولہ وَجَمَّعَ ثِقْلًا اِلاَّ یَحُلُّ یعنی ابوجعفر اور روح نے پڑھا ہے جَمَّعَ بتشدید میم اور خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق یہی ہے۔ البتہ رویس نے جَمَعَ بالتخفیف پڑھا ہے۔

سُوْرَۃُ الْقُرَیْشْ

قولہ لِیْلَافِ اُتْل مَعَہٗ اِلَافِھِمْ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے لِیْلَافِ قُرَیْشٍ اِلَافِھِمْ، لِیْلَافِ بغیر ہمزہ کے یاء ساکنہ کے ساتھ بروزن میکال۔ اسی طرح دوسرے لفظ کو بغیر یاء ساکنہ کے اِلَافِھِمْ پڑھا ہے۔ دونوں قراءتوں میں منفرد ہیں۔

نوٹ:۔ ماعون اور کوثر میں اصل کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ البتہ سورۃ کافرون میں ایک یاء اضافت ہے۔ وَلِیَ دِیْن۔ جس کو سب نے ساکن پڑھا ہے اور ایک یاء زائدہ ہے۔ دِیْنِ، جس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے۔
اسی طرح سورت نصر اور تبت میں بھی کوئی مخالفت عن الاصل نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

قولہ وَكُفْوًا سکونُ الفاءِ حِصْنٌ۔ یعنی یعقوب نے پڑھا ہے کُفْوًا بسکونِ فاء، جیسا کہ تلفظ کے لئے اصل کے موافق یہی ہے۔ اور ابو جعفر کے لئے بضم فاء اصل کے موافق ہے
قولہ تکملا اشارہ ہے کہ یہاں پہنچ کر ہمارا یہ قصیدہ ختم ہوا جس میں قراء ثلاثہ اور ان کے رُوات کی مخالفت عن الاصل کو بیان کرنا مقصود رہا ہے۔

۲۲۵/۱ وَتَمَّ نِظَامُ الدُّرَّةِ احْسِبْ بِعَدِّهَا
وَعَامَ اَضَا حَجِّيْ فَاَحْسِنْ تَقَوُّلَا

ت دُرّہ کی نظم مکمل ہو گئی۔ تو اس دُرّہ کے اعداد سے حساب کر۔ اور یہ سال اَضَا حَجِّيْ کا سال ہے پس بات کہنے میں اچھا پہلو اختیار کر۔

ف یعنی اس قصیدۂ لامیہ کا نام اَلدُّرَّةُ ہے۔ اور اس نام کے حرفوں سے، قصیدہ کے مجموعی اشعار کی تعداد کا اظہار ہوتا ہے۔ جُمَل کے حساب سے حرفوں کے عدد اس طرح ہیں۔ الف کا ایک، لام کے تیس ۳۰، دال کے چار ۴، راء کے دو سو ۲۰۰، ھاء کے پانچ۔ میزان کل دو سو چالیس ہوئے۔ گویا یہ قصیدہ دو سو چالیس اشعار پر مشتمل ہے۔
قولہ دعام اَضَا حَجِّيْ۔ یعنی یہ سال کہ جس میں، میں نے اس قصیدہ کو نظم کیا، اس کے اعداد، اَضَا حَجِّيْ حروف کے اعداد سے ظاہر ہیں۔ یعنی الف کا ایک، ضاد کے آٹھ سو، الف کا ایک، حا کے آٹھ، جیم کے تین اور یا کے دس۔ میزان ۸۲۳، گویا ۸۲۳ھ میں قصیدہ مرتب ہوا۔ اَضَاءَ کا ہمزہ ثانیہ تخفیفاً حذف ہو گیا یعنی میرا حج روشن ہوا۔ مطلب یہ کہ اس سال میں نے حج بھی کیا اور بطور فالِ نیک یہ لفظ فرمایا، حدیث شریف میں بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفاؤل بالخیر تنزلہ ـــــ نیک فال لیا کرتا تاکہ تو خیر کو پالے۔

۲/۲۳۶ غَرِیْبَۃٌ اَوْطَانٍ بِنَجْدٍ نَظَمْتُہَا
وَعُظْمُ اشْتِغَالِ الْبَالِ وَافٍ وَکَیْفَ لَا

لغات:۔ غریبۃ، صفت ہے یا خبر ہے۔ القصیدۃ کی، بمعنی پردیسی، مسافرانہ زندگی اشارہ ہے کہ وطن سے دور مسافرانہ زندگی میں یہ قصیدہ نظم ہوا ہے۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناظم رحمہ اللہ کے ساتھ قراءت کی متعلقہ کتب بھی نہ تھیں، یا ایک دو ہوں گی، اونٹ کی پشت پر یہ قصیدہ مرتب ہوا۔ فللہ درّہ
اوطان وطن کی جمع، نجد عرب کا بالائی علاقہ، اور نشیبی علاقہ تِہَامَہ کہلاتا ہے۔ اس تِہَامَہ کے بعد جو علاقہ بالائی شروع ہوتا ہے، اور عراق تک چلا گیا ہے، یہ سب نجد ہے۔
البال قلب، دل وافٍ بھرپور
ت یہ قصیدہ غریب الدیار ہے، میں نے نجد میں اس کو اس حال میں نظم کیا ہے کہ دل اور ذہن کی مشغولی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی (یعنی اطمینان قلب میسر نہ تھا) اور یہ حالت کیوں نہ ہوتی؟

۲/۲۳۷ صُدِدْتُ عَنِ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَزَوْرِیِ الْ
مَقَامَ الشَّرِیْفِ الْمُصْطَفٰی اَشْرَفِ الْمَلَا

ت مجھے بیت اللہ الحرام سے اور مقام شریف مصطفوی جو تمام شرف والے مقامات سے زیادہ عزت والا مقام ہے ـــــ سے روک دیا گیا۔ صُدِدْتُ روک دیا گیا زَوْر زیارت

۲/۲۳۸ وَطَوَّقَنِی الْاَعْرَابُ بِاللَّیْلِ غَفْلَۃً
فَمَا تَرَکُوْا شَیْئًا وَکِدْتُ لِاُقْتَلَا

ت مجھے دیہاتیوں نے رات کے وقت اچانک لوٹ لیا، اور کچھ بھی نہ چھوڑا، اور قریب تھا کہ قتل کر ڈالا جاؤں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طوّقتنی مجھے بے سہارا کر دیا۔ مجھ پر احاطہ کر لیا۔ الاعراب جمع اعرابی گاؤں کے رہنے والے بدّو، دیہاتی۔

۲۳۹/۵ فَادْرَكَنِي اللُّطْفُ الْخَفِيُّ وَرَدَّنِي

عُنَيْزَةُ حَتَّى جَاءَنِي مَنْ تَكَفَّلَا

ت پھر اللہ کے دستِ غیب کی مہربانی نے مجھے سنبھالا اور عُنیزہ کے قبیلے والے مجھے واپس لے گئے۔ اور ایک ایسے شخص نے مجھ سے ملاقات کی جو میرے لئے تمام بندوبست کا کفیل ہو گیا۔

ف مطلب یہ کہ ہمارے قافلے پر رات کو ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور تمام سامان لوٹ لیا ان کی یہ واردات ایسی اچانک اور خوفناک تھی کہ مال ومتاع تو لٹا ہی جان کی بھی خیر نہ رہی۔ اس غارت گری کے بعد میرا سفر جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ اور میں حج سے ناامید ہو گیا۔ کہ قریبی گاؤں کے قبیلے والے جو عنیزہ کہلاتے ہیں۔ وہ مجھے اپنے ہمراہ اپنے ڈیرے پر لے گئے۔ اور وہاں مجھے ایک ایسا صاحب خیر بھی ملا، جس نے میرے لئے سامان اور سواری کا بندوبست کیا[1]

۲۴۰/۶ بِحَمْلِي وَإِيصَالِي لِطَيْبَةَ آمِنًا

فَيَا رَبِّ بَلِّغْنِي مُرَادِي وَسَهِّلَا

---

[1] یہ واقعہ ۸۲۲ھ کا ہے، علامہ صاحب کا تمام مال واسباب لٹ گیا، حج بھی نہیں کر سکے آئندہ سال حج کے لئے مقام ینبوع میں ٹھہر گئے۔ پھر مدینہ منورہ اور اس کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اور ۸۲۳ھ میں حج کیا۔ اور عراق واپس لوٹ گئے۔ اور ۸۲۶ھ میں پھر حج کیا، اور ۸۲۷ھ میں قاہرہ گئے۔

شذرات الذہب، لابن العماد الحنبلی

ص ۲۰۵ ج ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت وہ مجھے سوار کرنے اور طیبہ شریف و حرم مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم تک امن و عافیت کے ساتھ پہنچانے کا کفیل ہو گیا۔
پس اے رب مجھے اپنی مراد پا لینے میں کامیابی عطا فرما اور سہولت نصیب کر۔

۲۴۱ وَمُنَّ بِجَمْعِ الشَّمْلِ وَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا
وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ وَمَنْ تَلَا

ت اور احسان فرما اہلِ خانہ کے ساتھ شامل ہونے کی دل جمعی کے ساتھ اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ اور بہترین مخلوق صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر رحمتیں نازل کر۔ اور اُن پر بھی جنہوں نے ان کی اتباع کی۔

الحمدللہ یہ شرح مکمل ہوئی۔ اے رب کریم تو سمیع و بصیر ہے میری لغزشوں کو معاف فرما اور اصل کتاب کی طرح یارب اس شرح کو قبول و پذیرائی عطا فرما۔ آمین ثم آمین
فراغت حاصل ہوئی۔ ۹ جمادی الاولی ۱۴۱۱ھ (۲۸ نومبر ۱۹۹۰ء)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اظہار احمد تھانوی
الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ۔ اسلام آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

تھانہ بھون کا قصبہ ضلع سہارنپور یوپی کا ایک ایسا مقام ہے جو اپنے تاریخی حوالوں اور کار ہائے نمایاں نیز شخصیات مبارک کیوجہ سے نمایاں رہا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بھی تھانہ بھون آزادی کے متوالوں اور غاصبوں کے درمیان میدان کارزار رہا۔ جس میں حضرت مولانا امداداللہ صاحب مہاجر مکہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عمائدین شامل رہے۔

اس کے بعد حکیم الامت مجدد ملت فقیہ الوقت حضرت مولانا قاری محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نوراللہ مرقدہ نے اپنے علم و عمل کی ضیا پاشیوں سے تھانہ بھون کو علم کے متوالوں اور راہِ حق کے دیوانوں کیلئے شمع محفل بنا دیا۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی مسندِ خلافت پر رونق افروز تھے۔ جب ۹ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۹۳۰ء بروز منگل، دن کے گیارہ بجے تھانہ بھون کے اس قصبے کے ایک صاحب محمد ابراہیم کے بیٹے حافظ محمد اعجاز احمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ایک بچہ تولد ہوا والد حافظ محمد اعجاز احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بچے کا نام اظہار احمد تجویز کیا۔ چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پڑھنے کے لئے بٹھائے گئے اور دس گیارہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ حفظ کے استاذ خلیفہ اعجاز احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

مدرسہ جہاں سے تعلیم کا آغاز ہوا۔ خانقاہ امدادیہ میں قائم تھا جو کہ امدادالعلوم کے نام سے مشہور تھا۔ حفظ کے بعد ابتدائی تعلیم بھی اسی مدرسہ میں شروع ہوئی۔ فارسی کا مروجہ نصاب تین سال میں مکمل کیا۔ فارسی کے استاذ مولانا محی الدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند تھے۔ جو بعد میں مفتی دارالعلوم ڈھاکہ بھی رہے۔ تیسرے سال میں فارسی کی بڑی کتابوں کے علاوہ تاریخ، سیرت مبارکہ اور حساب مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔

خوشخطی مولانا محمد عمران صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرحوم جو کہ ماہنامہ النور کے کاتب تھے۔ اُن سے سیکھی۔ ابتدائی عربی ھدایۃ النحو تک مولانا امیر احمد میرٹھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔ ادب، منطق اور فقہ کی ابتدائی کتب مولانا محمد مدثر بنگالی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ جبکہ کافیہ، فصول اکبری، نفحۃ الیمن حضرت مولانا مفتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد جمیل احمد تھانوی صاحب دامت برکاتہم سے پڑھیں اور شرح جامی، اصول الشاشی، قدوری کنزالدقائق شرح تہذیب، قطبی وغیرہ مولانا محمد شریف صاحب سے مکمل کی۔ یہ تمام کتب مدرسہ امدادالعلوم جو کہ خانقاہ امدادیہ میں قائم تھا مکمل کی ہیں۔

۱۳۶۳ھ میں مظاہرالعلوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور داخلے کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔ داخلے کا انٹرویو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رح نے لیا۔

مظاہرالعلوم میں دوران تعلیم میں پہلے سال میں شرح وقایہ، نورالانوار، تعلیم المتعلم مختصرالمعانی اور سُلم العلوم پڑھیں۔ ۱۳۶۴ھ میں ملا حسن، ھدایہ اولین، مقامات حریری، میبذی، ملا جلال میر زاھد، سراجی اور سبعہ معلقہ پڑھیں۔

۱۳۶۵ھ میں جلالین شریف، شرح عقائد، مشکوٰۃ، نخبہ اور امور عامہ پڑھیں۔ ۱۳۶۶ھ میں دورہ حدیث کیا۔ دورہ میں حضرت قاری صاحب کے اساتذہ اس طرح تھے:۔ بخاری جلد اوّل اور ابوداؤد شریف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب رح۔ بخاری جلد ثانی و ترمذی شریف حضرت مولانا عبداللطیف صاحب، مسلم شریف و طحاوی حضرت مولانا منظور احمد خان صاحب رح نسائی اور ابن ماجہ حضرت مولانا محمد اسعداللہ صاحب رح۔ اس کے علاوہ علامہ صدیق احمد صاحب کشمیری، مولانا ظریف احمد صاحب پور قاضوی رح، مولانا امیر احمد کاندھلوی صاحب رح، مولانا عبدالشکور صاحب کامل پوری رح، مولانا قاری سعید احمد اجراڑوی صاحب رح جیسے اکابرین سے بھی حضرت قاری صاحب کو شرف تلمذ رہا۔ حضرت قاری صاحب نے طحاوی اور ترمذی حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمل پوری رح سے بھی پڑھیں۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں حضرت ترک وطن کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ رمضان کی ۲۷ تاریخ کو پاکستان بنا اور اُس سے پہلے شعبان میں حضرت قاری صاحب نے مظاہرالعلوم سہارنپور سے سندِ فراغ حاصل کی تھی۔

پاکستان آمد کے بعد حضرت قاری صاحب نے مقدس مسجد دھوبی منڈی پرانی انارکلی میں امامت و خطابت کا منصب سنبھال لیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۶ء تک کے عرصہ میں مختلف رسائل اور اخبارات سے بھی منسلک رہے۔ جن میں روزنامہ انقلاب، روزنامہ زمیندار، اور ہفت روزہ چٹان شامل ہیں۔ روزنامہ انقلاب لاہور میں حضرت قاری صاحب سنڈے ایڈیشن کے ایڈیٹر رہے۔ صحافتی زندگی میں حضرت قاری صاحب کا مولانا عبدالمجید سالک رح، مولانا غلام رسول مہر اور شورش کشمیری سے گہرا تعلق رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت قاری صاحب نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۵۳ء میں منشی فاضل اور ۱۹۵۵ء میں مولوی فاضل کیا۔ یونیورسٹی اورنیٹل کالج میں عربی کے اُستاد کے طور پر بھی کام کیا۔ اس کے علاوہ ایک طویل عرصہ تک ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم اے فارسی اور ایم اے اُردو کے طالبعلم گھر آکر حضرت قاری صاحبؒ سے استفادہ کرتے رہے۔

حضرت قاری صاحبؒ نے دارالعلوم اسلامیہ چرچ روڈ پرانی انارکلی میں مدرسے کے قیام پذیر ہوتے ہی پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ وہاں حضرت قاری صاحبؒ عربی کی کتب پڑھانے پر مامور ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں قاری سراج صاحبؒ بانی مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ و مہتمم مدرسہ ہذا کی کوششوں سے امام الفن حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب نوراللہ مرقدہ دارالعلوم ٹنڈوالہ یار کو خیر باد کہہ کر دارالعلوم اسلامیہ تشریف لائے تو حضرت قاری صاحبؒ نے امام الفن حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ سے استفادہ کیا۔ اور تجوید، سبع قرآءات ثلثہ کی تکمیل کی حضرت قاری صاحب امام الفن کے زمانے میں ہی ایسے مقام پر فائز ہوئے جو اُن کے لئے طرۂ امتیاز سے کم نہیں۔ اور وہ یہ کہ تجوید سال اوّل کا پڑھانا حضرت قاری صاحب کے سپرد تھا۔ جو بلاشبہ حضرت قاری صاحبؒ کی امام الفن کے نائب اور جانشین ہونے کی واضح دلیل ہے۔

۱۹۵۸ء میں حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ نے دارالعلوم اسلامیہ سے علیحدگی اختیار فرمائی۔ اور لٹن روڈ مزنگ میں مدرسہ دارالترتیل والقرآن کے نام سے قائم فرمایا۔ اپنے اُستاد کے ساتھ ہی حضرت قاری صاحب نے بھی دارالعلوم اسلامیہ کو خیرباد کہہ دیا۔ چینیاں والی مسجد رنگ محل سے حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحبؒ تشریف لائے اور حضرت کو اپنے مدرسے میں تجوید قرأت کی تدریسی خدمات ادا کرنے کی دعوت دی جو کہ حضرت نے قبول کر لی اور مسجد چینیانوالی میں تجوید کا کام شروع کیا۔ حضرت قاری صاحب نے چینیانوالی مسجد میں ۱۹۶۲ء تک خدمات انجام دیں۔

اسی عرصہ میں حضرت قاری صاحبؒ مقدس مسجد کی امامت ترک کر کے ۱۹۶۱ء کے وسط میں جامع مسجد گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز تشریف لے آئے، جہاں حضرت کی خدمات سے آخر وقت تک استفادہ عام ہوتا رہا۔ ۱۹۶۲ء میں قاری صاحبؒ، حضرت قاری فضل کریم صاحب کی دعوت پر مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل تشریف لائے۔ حضرت کا اس مدرسے سے بہت فیض جاری ہوا۔ اور پاکستان کے دور دراز کے علاقوں کے علاوہ افغانستان تک کے لوگوں نے اس مدرسہ میں آکر حضرت قاری صاحب سے استفادہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۱ء میں شہید صدر جنرل محمد ضیاء الحق رح نے اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے اسلام آباد میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی قائم کی تو حضرت قاری صاحب رح علوم قرأت کے شعبہ کی پروفیسر شپ کیلئے پورے پاکستان سے واحد امیدوار تھے جو یونیورسٹی کے تعلیمی معیار پر پورا اترتے تھے۔ حضرت قاری صاحب رح کی عالمانہ شخصیت کا واضح پہلو یونیورسٹی کے دوران تدریس میں کھل کر سامنے آیا جہاں حضرت قاری صاحب رح علوم قرآءت کے علاوہ فقہ اور حدیث کے علوم بھی پڑھاتے رہے۔ حضرت قاری صاحب رح کی شان علمیت اور توضیح وتشریح کی قوت اس قدر زیادہ تھی کہ یہ تمام علوم بیک وقت عربی، فارسی، اور اردو میں با آسانی پڑھاتے۔ علوم قرآءت کا یہ بے تاج بادشاہ اللہ کے کلام کی خدمت کرتے ہوئے ہی رخصت ہوا۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء کو تہجد کے وقت اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۷۔ دسمبر ۱۹۹۱ء کو دن کے گیارہ بجے فیصل مسجد کے سامنے واقع سبزہ زار میں نماز جنازہ ہوئی جو کہ مولانا عبداللہ صاحب خطیب لال مسجد اسلام آباد نے پڑھائی۔ اس کے بعد میت کو لاہور لایا گیا۔ اور گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز کی بڑی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوئی جو کہ قاری محمد رفیع صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل کی اقتدا میں ادا کی گئی اور اس کے بعد علم قرآءت کے اس مجسم ذخیرے اور علوم دینیہ کے اس آفتاب کو چوک چوبرجی بہاول پور روڈ کے نزدیک لاہور کے مشہور قدیم قبرستان میانی صاحب میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت عمر تقریباً اکسٹھ برس تھی۔

www.kitabosunnat.com

حضرت قاری صاحب رح نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ جس میں "اخلاق محمدی" "علوم حدیث اور "پیغام رمضان" علوم فقہ سے متعلقہ ہیں۔ ان دو کتب کے علاوہ حضرت قاری صاحب رح نے قرآءت کے موضوع پر بیش بہا کتب تالیف فرمائیں اور متعدد کتب کو حواشی سے مزین کیا جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

جمال القرآن کا حاشیہ المعروف حواشی جدیدہ، تیسیر التجوید کا حاشیہ المعروف حواشی مفیدہ، المقدمۃ الجزریہ اور تحفۃ الاطفال کے عربی متون کے تراجم، حضرت قاری عبداللہ مکی رح کا رسالہ تعلیم الوقف اور حضرت مولانا قاری اشرف علی صاحب تھانوی رح کے منظوم رسالے "تجوید القرآن" اور "یادگار حق القرآن" کے حواشی موسوم بہ "مجموعہ نادرہ"۔ علامہ احمد الجزری رح ابن علامہ جزری رح کی تصنیف "الحواشی المفہمہ" کا اردو ترجمہ تجوید میں "خلاصۃ التجوید"۔ المقدمۃ الجزریہ کی اردو شرح "الجواہر النقیہ" علامہ شاطبی رح کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصیدے شاطبیہ کی شرح المعروف "شرح شاطبیہ" کے نام سے کی اور اس شرح کے نایاب ہونے کے بعد ایک نئی شرح "اماَنیہ شرح شاطبیہ" دو جلدوں میں دوبارہ لکھی۔ شاطبیہ کے مشکل ترین باب وقف حمزہ و ہشام کی توضیح و تحلیل کیلئے ایک کتاب بنام "توضیح المرام فی وقف حمزہ و ہشام" بزبان اردو۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجراءِ سبع کے مشہور رسالے "تنشیط الطبع فی اجراء السبع کی تصحیح و توضیح اور تشریح معہ مزید اضافہ۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدے درۃ المضیئہ کی اردو شرح المعروف شرح درۃ۔ علم رسم الخط قرآنی کے متعلق علامہ شاطبی کے قصیدے "عقیلۃ اتراب القصاید" کی شرح المعروف "شرح رائیہ" (غیر مطبوع) مگر عنقریب چھپ کر منظر عام پر آئے گی۔ "اوقات نماز کی دائمی کتاب" جو پاکستان کے چھ مرکزی شہروں کے اوقات نماز پر مشتمل ہے۔ اور "اوقاتِ نماز" بصورت کیلنڈر۔

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۴ء میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ ۱۹۶۹ء میں ملائشیا میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی عالمی مقابلہ حُسنِ قرآءت اور ۱۹۸۴ء میں سعودی عرب مکۃ المکرمہ میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی عالمی مقابلہ حُسنِ قرآءت میں بطور جج پاکستان کی نمائندگی کرنے کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ ۱۹۸۸ء میں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکومت پاکستان کی طرف سے علوم قرآءت میں اُن کی بیش بہا خدمات کے اعتراف کے طور پر تمغۂ حسن اعلیٰ کارکردگی سے بھی نوازا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قراءت اکیڈمی کی مطبوعات

★ **جمال القرآن**: کتابت، طباعت دیدہ زیب، سرورق انتہائی خوش نما۔ قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے حواشی سے مزین۔

★ **تیسیر التجوید**: تالیف ماہرِ فن حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحب بہارنپوریؒ، تجوید کے مسائل میں جامع اور مستند کتاب۔ حاشیہ میں قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے قلم سے عمدہ تشریحات۔

★ **فوائد مکیہ**: مع حاشیہ بے نظیر تعلیقات مالکیہ حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ کے نہایت علمی اور پُر مغز حواشی سے مزین۔

★ **مقدمۃ الجزری**: مع تحفۃ الاطفال، آخر میں ترتیب وار اشعار کا ترجمہ مترجم قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔

★ **الجواہر النقیہ**: شرح جزری اُردو، مکمل فنی معلومات کا خزانہ، از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔

★ **امانیہ**: شرح شاطبیہ اُردو، غیر ضروری طوالت سے خالی، آسان اور عام فہم اُردو میں اشعار کی تشریح، طلباء کے لیے نہایت مفید۔ از قاری اظہار احمد تھانوی (دو جلدوں میں مکمل)

★ **البدور الزاہرہ**: عشرہ کے اجراء کے لیے مشہورِ زمانہ کتاب، از شیخ عبدالفتاح القاضی۔

★ **مجموعۂ نادرہ**: تجوید القرآن، یادگارِ حق القرآن اور تعلیم الوقف کا نادر مجموعہ مع حواشی نادرہ از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔

★ **افضل الدرر**: شرح رائیہ عربی از حضرت قاری عبدالرحمٰن مکی الٰہ آبادیؒ، قرآءت کی مقبولِ عام کتاب۔

★ **خلاصۃ التجوید**: از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی، تجوید کے تمام مسائل کا خلاصہ اسم با مسمیٰ۔

ملنے کا پتہ

قرآءت اکیڈمی ۲۸۰۔ الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اُردو بازار لاہور ۲